بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# جِلَاءُالاذھان

شائع کردہ:

توحید والسنۃ

آن لائن لائبریری

عقیدہ لائبریری
www.aqeedeh.com

یہ کتاب عقیدہ لائبریری سے ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے.

**www.aqeedeh.com/ur/**

**E-mail: book@aqeedeh.com**

## بعض مفید اسلامی ویب سائٹس:

| | |
|---|---|
| www.aqeedeh.com | www.islamic-forum.net |
| www.sadaislam.com | www.khatm-e-nubuwwat.com |
| www.zekr.tv | www.kitabosunnat.com |
| www.kalemeh.tv | www.muhammadilibrary.com |
| www.ahlehaq.org/hq | www.islamqa.info/ur |
| www.islamhouse.com | www.quran-o-sunnah.com |
| www.eeqaz.com | www.deeneislam.com |
| www.tauheed-sunnat.com | www.nadwatululama.org |

# پیش لفظ

حامداً ومصلیاً۔حضرات اس کتاب سے میرا مقصد کسی کا دل دکھانا نہیں ہے بلکہ دعوت فکر دینا ہے۔تاکہ مسلک حق پر ہمہ وقت اعتراضات کرنے والے لوگ کچھ سوچنے پر مجبور ہو جائیں۔

اہل خانہ کو جب دشمن غافل پاتا ہے تو وہ جلدی سے ہاتھ رنگ لیتا ہے لیکن صاحب مکان بیدار ہو تو نقصان کا خطرہ نہیں ہوتا حقیقت میں یہ وہی مسائل ہیں جو آپ کتابوں میں پڑھتے اور مطالعہ کرتے چلے آئیں ہیں نے ان اعتراضات کا جامہ پہنا کر ذرا جدید رنگ میں پیش کر دیا ہے تاکہ آپ کا علمی ذوق بڑھے اور آپ کسی کے سامنے بات کرنے پر قادر ہو جائیں آپ میں استنباط واستخراج کا مادہ پیدا ہو جائے اور آپ ایک بات کو مختلف عنوانات سے پیش کر سکیں افہام وتفہیم علماء کا شیوہ ہے جاہل اسے بنظر حقارت دیکھیں گے حقائق سے ناآشنا/سے معاندانہ چال سے تعبیر کریں گے احقاق حق سے وہ کڑھتا ہے جو حق وباطل میں اختلاط چاہتا ہے تحقیقات کے سورج کو طلوع ہوتا برداشت نہیں کر سکتا وہ چاہتا ہے کہ حقیقت مخفی رہے اور نور ظلمت کے محدب پردوں میں مستور لیکن دور اخفاء اور استتا کا نہیں ہے بلکہ جلاء واظہار کا ہے جس کی دوسری کڑی جلاء الاذہان ہے اور پہلی کڑی جلاء الافہام تھی۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

# بحث مسئلہ امامت

اعتراض نمبرا:۔فرمایئے امامت اور امارت اور اخلافت میں مفہوم کے اعتبار سے کیا فرق ہے۔

اعتراض نمبر۲:۔کیا امام بھی پیغمبر کی طرح منصوص ہوتا ہے یا امام کا انتخاب کا دینی اعتبار سے ممتاز اشخاص کرتے ہیں اگر ائمہ کرام بانص قرآن منصوص ہوتے ہیں تو اس قسم کی آیت میں نشان دہی فرمایئے جس میں ائمہ کرام کی تعداد اور اشخاص کی تصریح ہو۔

اعتراض نمبر۳:۔نیز نهج البلاغه ص۸ کی اس عبارت کا کیا جواب هے .

**انه با یعنی القوم الذین با یعو ا ابو بکو و عثمانؓ ما با یفوهم علیه فلم نمکن للشاهد ان یحثاو لا للغائب ان یرد انما الشوری للمهاجرین و الانصار فان اجتمعو اعلی رجل و سموه امام کان الله رضی .**

بلاشبہ میری بیعت ان لوگوں نے کی ہے جنہوں نے ابوبکر وعثمان کے ہاتھ پر کی تھی بالکل انہی شرائط پر جن شرائط پر ان سے بیعت ہوئی پس موجود رہنے والے حضرات کو اختیار کا حق نہیں اور غائب کو رد کرنے کا مشورہ بلاشبہ مہاجرین وانصار کا حق پس اگر وہ کسی شخصیت پر متفق ہو کر اسے امام نامزد کرلیں تو اس میں اللہ کی رضا ہوتی ہے۔

جب کہ امام عالی مقام نے واضح کر دیا ہے کہ مہاجرین وانصار کے مشورے سے ہی امامت کا انعقاد ہوتا ہے۔

اعتراض نمبر۴:۔جب حیدر کرارؓ نے یہ تصریح کر دی ہے کہ امام کو منتخب کیا جاتا ہے تو فرمایئے آپ لوگ امامت منصوصہ کا اعلان کیوں کرتے پھرتے ہیں۔

اعتراض نمبر۵:۔حضرت امام عالی مقام نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ منتخب خلیفے میں خدا تعالےٰ کی رضا ہوتی ہے۔تو آپ ان خلفاء پر ناراض کیوں ہیں۔

اعتراض نمبر۶:۔اگر امامت ائمہ کرام کے لئے دربار خداوندی سے منصوص ہوتی ہے تو یہ ایک صفت ہے جس طرح نبوت کسی نبی سے غصب نہیں کی جاسکتی فرمایئے امامت کس طرح غصب ہوسکتی ہے۔

اعتراض نمبر۷:۔جب امامت غصب نہیں ہوسکتی تو فرمایئے وہ کونسی چیز تھی جسے خلفاء ثلثہ نے ان سے غصب کر لی۔

اعتراض نمبر۸:۔جب امامت منصوص ہوئی تو مغصوب نہ ہوئی جب مغصوب نہ ہوئی تو خلفاء ثلثہ پر غصب کا الزام لگانا خلاف عقل ونقل نہیں۔

اعتراض نمبر۹:۔کیا منصوص خلیفہ بھی کسی غیر منصوص خلیفے کے ہاتھ پر بیعت کر سکتا ہے۔

اعتراض نمبر۱۰:۔ اگر بیعت نہیں کرسکتا تو احتجاج طبرسی ص ۵۳ کی اس عبارت کا کیا جواب ہے ثُمَّ تَنَا وَ لَ یَدَ اَبِیْ بَکْرٍ فَبَا یَعَه' اس کے بعد حضرت علیؓ نے ابوبکرؓ کا ہاتھ اور بیعت کی۔

اعتراض نمبر۱۱:۔ اگر انہوں بطور تقیہ بیعت کی تو فرمایئے کیا حضور علیہ اسلام نے اس طرح عمل کیا۔

اعتراض نمبر۱۲:۔ اگر نہیں کیا تو کیا امام خلاف پیغمبر کوئی عمل کرسکتا ہے۔

اعتراض نمبر۱۳:۔ اگر حضرت علی مرتضیٰؓ تقیہ پر عمل کر کے ناحق خلیفہ کے ہاتھ کر لی تو سیدنا حسینؓ نے اپنے باپ اور بھائی سیدنا حسینؓ کے خلاف کیوں کیا۔

اعتراض ۱۴:۔ نیز ان حضرات میں سے حق پر کون تھا۔

اعتراض نمبر۱۵:۔ نیز دو دو حضرات نے قرآن مجید کی جس جس آیت پر عمل کیا ہے اسکی نشان دہی فرمایئے:

اعتراض نمبر۱۶:۔ امام کیوں منتخب کیے گئے اس کی علت نمائی کیا ہے۔

اعتراض نمبر۱۷:۔ اگر خدا تعالیٰ نے ان کو اس لئے منتخب فرمایا ہے کہ لوگوں کے ایمان کا تحفظ فرماسکیں تو فرمایئے امام حسن عسکری سے لے کر آج تک جب کہ تمہارے مذہب کے مطابق امام غار میں غائب ہیں تو آپ لوگوں کی رہنمائی کون کر رہا ہے۔

اعتراض نمبر۱۸:۔ اگر اس وقت بحثیت امام دنیا میں کوئی بھی موجود نہیں تو اعلاء کلمۃ الحق کی ذمہ واری کن پر عائد ہوتی ہے معصومین پر یا غیر معصومین پر تو خلفاء پر اعتراض کیسا۔

اعتراض نمبر۱۹:۔ سنا ہے کہ آپ حضرات اثابت امامت کے لئے انی جاعلک للناس اماماً سے دلیل قائم کیا کرتے تھے اگر واقعی یہ آیت امامت ابراہیمی کے لئے مثبت ہے تو فرمایئے کہ آپ ائمہ کی تعداد بارہ حضرات میں کیوں بند کرتے ہیں کیا اس لحاظ سے آپ کے امام تیرہ نہ ہوئے۔

اعتراض نمبر۲۱:۔ اگر ایک چیز ہے تو کیا آپ اس امامت کے قائل نہیں جو روز اوّل سے ہوتی اور یہ امامت وہی نہیں جو ابراہیم علیہ اسلام کو اب عطا ہو رہی ہے تو پھر دعوے وحدت کہاں گیا۔

اعتراض نمبر۲۲:۔ نیز یہ امامت تو امتحان کی کامیابی کے بدلے میں مل رہی ہے اور جو امامت اس طریقے سے حاصل ہوا سے کبسی کہا جاتا ہے حالانکہ جو امامت آپ مانتے ہیں وہ وہبی ہے جواب درکار ہے۔

اعتراض نمبر۲۳:۔ جس طرح جَاعِلٌ کا صیغہ اس آیت میں موجود ہے اسی طرح واجعلنا للمتقین میں بھی موجود ہے فرمایئے اگر جَاعِلٌ سے مزعومہ امامت مراد ہے تو واجعلنا سے ویسی امامت مراد کیوں نہیں لی جاسکتی اعتراض نمبر۲۴:۔ اگر امامت بارہ میں بند ہے تو واجعلنا للمتقین اماماً کا کیا جواب ہے جبکہ اس میں سب مسلمانوں کو امامت کی درخواست کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اعتراض نمبر۲۵:۔ اگر امام المتقین کا لقب سیدنا علیؓ سے مختص ہے تو پھر اس آیت میں عام مسلمانوں کو درخواست کی تلقین کا کیا معنی۔

اعتراض نمبر۲۶:۔ اور اگر یہ لفظ مختص نہیں تو اذان میں بالتخصیص ذکر کرنے کی وجہ کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۷:۔ اذان میں جب بارہ اماموں کی امامت آپ کے نزدیک منصوص ہے تو سب کے اسماء گرامی ذکر کیوں نہیں کیے جاتے۔

اعتراض نمبر ۲۸:۔ کیا آپ کسی برحق امام سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ انہوں نے اذان میں اس اہمیت کے ساتھ ولایت علی کا ذکر کیا ہو۔

اعتراض نمبر ۲۹:۔ کیا آئمہ کرام کا مسلک منصوصیت امامت کے متعلق یہی تھا کہ سب کے سب امام منصوص نبص القرآن ہیں۔

اعتراض نمبر ۳۰:۔ اور اگر امامت ابراہیمی اور امامت ائمہ کرام ایک نہیں تو پھر استدلال کیسا۔

اعتراض نمبر ۳۱:۔ پیش کردہ وارد ہے کہ جب ابرا علیہ اسلام نے غرض کیا کہ یا اللہ کیا میری اولاد میں سے بھی امام بنیں گے تو دربار بوبیت سے جواب ملا۔ یہ میرا وعدہ ظالموں سے نہیں یعنے ظالم امام نہ بن سکیں گے تو اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ بارہ اماموں کے علاوہ ان کی اولاد آپ کے نزدیک درجہ امامت پر فائز ہے یا نہ اگر فائز ہے تو بارہ اماموں میں حصر کی وجہ کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۳۲:۔ اور اگر وہ وصف امامت سے متصف نہیں تھے تو فرمایئے انہوں نے کونسے ظالم کا ارتکاب کیا۔

اعتراض نمبر ۳۳:۔ فرمایئے اس رتبہ امامت کو آپ نبوت کا عین سمجھتے ہیں یا غیر اگر عین سمجھتے ہیں تو جاعلک کا مفہوم کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۳۴:۔ اگر غیر ہے تو پھر ابراہیم علیہ اسلام میں آپ ایسی دو صفتوں کا اجتماع تسلیم کرتے ہیں جن کو حضور علیہ اسلام کو تسلیم نہیں کرتے۔

اعتراض نمبر ۳۵:۔ اگر دونوں صفتوں سے حضور علیہ اسلام موصوف ہیں تو وصف امامت کی تصریح دکھانے سے آپ عاجز ہیں تو ابراہیم علیہ اسلام کا رتبہ افضل الانبیاء سے زیادہ تسلیم کرنے پڑے گا۔ فرمایے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر ۳۶:۔ فرمائے جس امامت کی بشارت خالق کائنات نے سیدنا ابراہیم علیہ اسلام کو دی۔ سیدنا ابراہیم علیہ اسلام نے اسی امامت کے متعلق اپنی اولاد کے استحقاق کے سلسلے میں سوال کیا یا کسی اور امامت کے سلسلے میں اعتراض نمبر ۳۸:۔ اگر وہی امامت ان کی مراد تھی تو کیا ابراہیم علیہ اسلام کے نزدیک ان کی پوری ذریت مستحق امامت نہ ٹھری۔ اور ابراہیم علیہ اسلام کے نزدیک امامت کا حصر معین افراد میں غلط نہ ٹھرا۔

اعتراض نمبر ۳۹:۔ اگر خدانہ خواستہ دوسرے قسم کی امامت مراد تھی تو کیا ابراہیم علیہ اسلام خداوندی حکم کے سمجھنے سے قاصر نہ رہے۔ تشریح درکار ہے۔

اعتراض نمبر ۴۰:۔ امامت مطلق اور مطلق کے درمیان مفہوم کی حیثیت سے کیا فرق ہے۔

اعتراض نمبر ۴۱:۔ فرمایئے قرآنی اصطلاحات کی روشنی میں آپ کی مزعومہ امامت کا کیا مقام ہے کیا یہ لفظ گمراہ فرقے کے مقتداؤں پر بھی استعمال ہوسکتا ہے ہے یا نہ۔

اعتراض نمبر ۴۲:۔ اگر نہیں ہوسکتا تو قاتلوائمۃ الکفر (التوبہ) کا کیا جواب ہے جب کہ اس آیت میں کفار کے پیشواؤں پر ایسے خاص الخاص لقب کا استعمال کیا گیا ہے۔

اعتراض نمبر ۴۳:۔ اگر کیا گیا ہے تو تخصیص نہ رہی جواب درکار ہے۔

اعتراض نمبر۴۴:۔امام کا لقب ذوی العقول کے لئے ہوتا ہے یا غیر ذوی العقول کے لئے۔اگر ذوی العقول کے لئے ہوتا ہے تو توریث شریف کو خدا تعالےٰ نے اس لقب سے ملقب کیوں فرمایا۔

**و من قبله کتاب موسے اماماً و رحمة** (ہود)

اعتراض نمبر۴۵:۔ ذیل کی آیت میں امام کا لفظ شاہراہ پر استعمال کیا گیا ہے اگر واقعہ راستے کو بھی امام کہا جاتا ہے تو تخصیص کا تخیل قطعاً خلاف عقل ٹھرا۔

## وَاِنْ كَانَ اَصْحَابُ أَلْاَئِكَةِ لَظٰلِمِيْنَ فَا نْتَقَمْنَا مِنْهُمْ و انَّهَا لَبَا مَامٍ مُّبِيْن ْ

اور بلاشبہ بستی والے ظالم ہیں پس ہم نے ان سے انتقام لیا اور بے شک دونو بستیاں شاہراہ پر واقع ہیں۔

اعتراض نمبر۴۶:۔فرمایئے یَوْمَ فَدْعُوْ كُلُّ اُنَاسٍ بِاِ مَامِهِمْ میں جن آئمہ کرام کا تذکرہ کیا گیا ہے یہ وہی آپ کے مزعومہ معین ائمہ کرام ہیں یا ان کے علاوہ کوئی اور ہیں۔

اعتراض نمبر۴۷:۔اگر صرف بارہ امام مراد ہیں تو پھر اناس کے مفہوم کو صرف حضور علیہ اسلام کی امت سے خاص کرنا پڑے گا۔حالانکہ حشر کے دن آدم علیہ اسلام کی پوری اولاد نیز ہر طبقے کے لوگ جمع ہوں گے جن ائمہ اخیار بھی ہوں گے اور ائمہ اشرار بھی۔فرمایئے بِاِ مَا مِهِمْ سے مراد کون سے ائمہ مراد ہیں۔

اعتراض نمبر۴۸:۔آپ کے مسلکی اصول کے پیش نظر اماھم سے مراد انبیاء علیہ اسلام بھی لیے جاسکتے یا نہ۔

اعتراض نمبر۴۹:۔اگر **باما مهم** سے مراد انبیاء علیہ اسلام نہیں تو امتناعی وجوہ بیان فرمایئے۔

اعتراض نمبر۵۰:۔اور اگر انبیاء ہی مراد ہیں تو ان کو ترک کر کے بارہ امام کیوں مراد لئے جاتے ہیں۔

اعتراض نمبر۵۱:۔کیا جمیع انبیاء علیہم السلام کی امتوں کے ائمہ صرف یہی ہیں اور قیامت کے دن سب کو ان کی طرف منسوب کر کے بلایا جائے گا۔کیا اس کا ثبوت طور پر اہل سنت اور اہل تشیع کی کتابوں میں موجود ہے اگر ہے تو پیش کیجیے۔

اعتراض نمبر۵۲:۔اگر تسلیم کر لیا جائے کہ قیامت کہ روز حضرت علیؓ مرتضےؓ سے لے کر امام مہدی تک سارے ہدایت یافتہ لوگ ان کے پیچھے اٹھائے جائیں گے تو کیا اس سے جمیع انبیاء علیہم اسلام کی تہک نہیں کیوں کہ تبلیغ کر کے امت تو حضور جمع فرمائیں اور قیامت کے دن لے جائیں ائمہ کرام۔

اعتراض نمبر۵۳:۔مرٰۃ العقول شرح الفروع والاصول مطبوعہ ایران میں ہے کہ امام ام سے مشتق ہے اور ام عربی میں ماں کو کہتے ہیں ۔جناب کے نزدیک یہ تفسیر حق وصداقت پر مبنی ہے۔یا نہ،

اعتراض نمبر۵۴:۔اگر حق صداقت پر مبنی ہے تو اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔

اعتراض نمبر۵۵:۔اگر یہ تفسیر صحیح نہیں تو عدم صحت پر دلائل بیان فرمایئے۔

اعتراض نمبر۵۶:۔نیز بر تقدیر تسلیم جب سلسلہ نسب والد سے چلتا ہے تو والد کے نام سے قیامت کے دن کیوں پکارا جائے گا۔

اعتراض نمبر۵۷:۔آیت کے سیاق وسباق سے پتا چلا کہ اس آیت میں امام کا اطلاق اعمالناموں پر کیا گیا ہے فرمایئے کیا رائے ہے۔

اعتراض نمبر۵۹:۔قرآن مجید ہے **وَجَعَلْنَا هُمْ ائمه یَّھْدُوْنَ بِاَ مرِنَا ضمیر ھم کا مرجع** بیان فرمایئے۔

اعتراض نمبر۵۹:۔قرآن مجید ہے۔

## و نو ید ان نمن علی الذین استضعفو ا فی الارض و نجعلھم ائمه و نجعلھم الو ارثین و نمکن لھم فی الارمن (القصص)

ہم ارادہ کرتے ہیں کہ ہم احسان کریں ان لوگوں پر جو ضعیف بنائے گئے زمین میں اور کہ بنادیں ان کو وارث اور قدرت ان کے لئے زمین میں۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ جن حضرات اہل تشیع امام منصوص مانتے ہیں۔کیا ان کو دنیا میں سلطنت اور تمکین فی الارض (قوت) نصیب ہوئی یا نہ۔

اعتراض نمبر۶۱:۔اگر ہوئی تو یہ سراسر خلاف واقع ہے۔الا ماشاءاللہ اور اگر نہیں ہوئی۔تو ارادہ خداوندی کا کیا مطلب رہا۔

اعتراض نمبر۶۲:۔اگر اردہ الٰہی میں یہ تسلیم کر لیا جائے تو پھر احسانِ امامت توریت اور تمکین سب کی نفی ہوگی۔فرمایئے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۶۳:۔**و جعلنا ھم ائمه ید عون النار و یوم القیا مة لا ینصرون۔**

اور بنادیا ہم نے آپ کو امام جو بلاتے ہیں آگ کی طرف اور قیامت کے دن ان کی مدد کی جائے گی۔

اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کفار کے اماموں کی امامت بھی خدا ہی بتاتے ہیں۔جیسا کہ جعلنا کے صغیہ کیوں نہیں کہتے۔جب کہ جعل کا صغیہ سب آیتوں میں مذکورہ ہے۔

اعتراض نمبر۶۴:۔دیکھئے اس آیت میں قائدین ظلمت پر بھی ائمہ کا لفظ اطلاق کیا گیا ہے تو تخصیص کہاں رہی۔

**و جعلنا منھم ائمه یھدون با مرنا لما یو قتون (السجدہ)** اور بنائے ہم نے ان میں سے امام بلاتے ہیں جو لوگوں کو ہمارے امر سے جو نہی کہ انہوں نے صبر کیا اور تھے۔ہماری آیت سے یقین رکھتے۔

اس آیت میں صبر کی جزاء پر منصب امامت نہ تو مزعومہ معینہ ائمہ پر بند ہے۔اور نہ امامت وہبی ہوتی ہے۔

اعتراض نمبر۶۵:۔نیز اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جن کو بارگاہ خداوندی سے منصب عطا ہوتا ہے۔ان سے اللہ تعالٰی تبلیغ دیں اور اعلان حق کا کام لیتے ہیں اور اگر کسی امام سے یہ فرائض ادا نہ ہوں تو سمجھا جائے گا کہ یہ منصب امامت پر فائز نہیں ہے۔

فرمایئے ان حالات میں تقیہ کے تصور کی کیا حقیقت رہتی ہے۔

اعتراض نمبر٦٦:۔اعلائے کلمۃ اللہ کے فقدان سے امامت کی نفی معلوم ہوتی ہے۔آیت کی پوری تشریح درکار ہے۔

اعتراض نمبر٦٧:۔ **من قبله كتاب موسى اماماً ورحمة۔**

اوراس سے پہلے کتاب موسیٰ ہے جوامام بھی ہےاوررحمت بھی۔

اس آیت میں (کتاب) توریت پرامام کالفظ اطلاق کیا گیا ہےتو لامحالہ آپ کوتسلیم کرنا پڑے گا۔امامت کامفہوم صرف وہی نہیں ہے جو آپ حضرات کےتخیل میں مسلمات سے ہے۔

اعتراض نمبر٦٨:۔آیت مباہلہ بھی اثبات امامت کے لئے پیش کی جاتی ہےفرمایئے اس کا پیش کیا جانا بطوراستدلال کے ہوتا ہے یا بطور تائید کے۔

اعتراض نمبر٦٩:۔اوراگربطورتائید ہےتو بھی خلاف عقل ہے کیونکہ مباہلہ سے مقصد ظالموں پرلعنت کرنا ہےاورشب ہجرت تحفظ رحمت تھا۔ جس سے غرض ظالموں پرلعنت ہووہ تومستحق ٹھہریں اور جس صدیق اکبرؓ کوشب ہجرت ساتھ لے جائیں۔جس کا مقصد تحفظ رحمت تھاوہ منصب امامت سے کیوں محروم رہیں۔

# بحث آیت ولایت

اعتراض نمبر۷۱:۔اثبات امامت کے لئے آیت انما ولیکم اللہ و رسوله والمو منین بھی پیش کی جاتی ہے فرمایئے عربی لغت میں لفظ ولی کے کتنے معانی ہیں۔

اعتراض نمبر۷۲:۔کیا ولی کے معانی میں سے ایک معانی بلافصل کلیفہ بھی ہے اگر ہو تو عربی لغت کا حوالہ یا جائے۔

اعتراض نمبر۷۳:۔جب عہدہ ولایت کے مستحقین کے سلسلے میں مومنون جمع مذکر لایا گیا ہے تو صرف سیدنا علیؓ کے ساتھ ولایت کو خاص کرنا کن اصول وضوابط کے ماتحت ہے۔

اعتراض نمبر۷۴:۔وَ هُمْ رَا كِعُوْن کے جملے کا مفہوم یہی ہے کہ بحالت رکوع زکوٰۃ دی جائے گی اگر یہی ہے تو کیا اس عمل کا اجراء تک رہ سکتا ہے اس زمانے تک بند ہے۔

اعتراض نمبر۷۵:۔اگر قیامت تک کے لئے ہے تو تخصیص اور اگر کسی ایک فرد اور ایک زمانے تک بند ہے ت واس کا ثبوت درکار ہے۔

اعتراض نمبر۷۶:۔کیا بحالت رکوع ادائے صدقہ از قسم زکوٰۃ حضور علیہ اسلام سے بھی ثابت ہے یا نہ اگر ہے تو ثابت کیا جائے ورنہ کیا یہ عمل خلاف سنت تو نہیں ٹھرے گا۔

اعتراض نمبر۷۷:۔ادئے زکوٰۃ بحالت رکوع اگر آج کسی سے ثابت ہو تو وہ مستحق ولایت ٹھرے گا یا نہیں اگر نہیں تو اتنا ہی جو بیان کیے جائیں۔

اعتراض نمبر۷۸:۔اگر تسلیم کرلیا جائے کہ سیدنا علیمرتضی نے بحالت رکوع رکعت ادا کی تھی تو واضح کیا جائے کہ آپ کے پاس سونے کا نصاب موجود تھا جس کی وجہ سے آپ پر یہ فریضہ عائد ہوتا تھا یا نہ۔

اعتراض نمبر۷۹:۔اگر نہیں تھا تو ادئے زکوٰۃ سے کیا مطلب ہے۔

اعتراض نمبر:۔اور اگر آپ صاحب نصاب تھے۔تو بوقت دعوت خطبہ برائے سیدہ فاطمہؓ آپؑ نے صدیق اکبرؓ کو یہ جواب کیوں دیا۔

ولیکن اذتنگدستی شرم مے کنم لیکن تنگدستی کی وجہ سے شرم محوس کرتا ہوں (یعنے اگر حضور مہر کا مطالبہ فرمائیں تو میں کس طرح ادا کروں گا۔

اعتراض نمبر۸۱:۔کیا نماز میں اس قسم کا فعِل فعل کثیر تو نہیں اور اس سے نماز یں نقص تو نہیں آتا۔فہی جزئی کی نشان دہی فرمایئے بشرطیکہ ضرورت پر محمول نہ ہو۔

اعتراض نمبر۸۲:۔خلافت وامامت کے سلسلے میں مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ سے بھی استدلال کیا جاتا ہے،فرمایئے مولا کا معنیٰ کہیں خلیفہ بلافصل مذکور ہے،

اعتراض نمبر۸۳:۔اگر مولا کا معنی سردار لیا جائے تو کیا اس لحاظ سے حضرت علیؓ مرتضےٰ جملۂ انبیاء علیہ اسلام سے افضل نہ ٹھریں گے۔جب کہ سیدنا علیؓ وصف نبوت سے موصوف نہیں اگر درجہ نبوت یقیناً درجہ ولایت سے زیادہ ہے۔

اعتراض نمبر۸۴:۔کیا اس معنی کے پیش نظر حضور علیہ اسلام سے برابری لازم نہیں آتی۔اور زمانہ نبوت میں ایک مرتبے پر دو حضرات فائز الرام نہ ماننے پڑیں گے۔

اعتراض نمبر۸۵:۔اگر مولا کا معنی محبوب اور دوست تسلیم کر لیا جائے تو کون سی حرج کی بات ہے۔

اعتراض نمبر۸۶:۔ کیا (ان الله هو مولا و جبريل و صالح المومنين ۔

بلاشبہ اللہ وہی اللہ حضور علیہ اسلام کے مولا ہیں اور جبرئیل امین اور نیک مومنین۔

میں مولا کا معنی دوست نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہاں یہی معنی نہیں لیا جاتا۔

اعتراض نمبر۸۷:۔اگر ان ھو مولاہ والی آیت میں مولا معنی سردار لیا جائے تو معنی یوں بن جائے گا۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ اسلام کے سردا رہیں۔فرمایئے کیا اس معنے سے حضور علیہ اسلام کو سب کا غلام تصور کر لیا جائے۔

اعتراض نمبر۸۸:۔اگر یہ مسئلہ عقائد قطعیہ میں سے تھا تو پروردگار عالم نے یاداؤد جعلنا خلیفۃ للناس کی طرح صراحتاً کیوں نہیں فرما دیا یا علی انا جعلنا ل خليفة بلا فصل بعد النبى ۔

اعتراض نمبر۸۹:۔جب یہ مسئلہ اتنا اہم تھا تو حضور نے ذُو معانی لفظوں پر اکتفا کیوں فرمایا۔آخر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

اعتراض نمبر۹۰:۔اگر نہیں بن سکتی تو باہمی ارتباط نہ رہا۔حالانکہ قرآن افصح اور ابلغ کی کلام ہے اگر ہوتا ہے تو ماقبل والی آیت میں محبت و موؤت کا ذکر ہے۔فرمایئے۔اس رابط ونسق کے پیش نظر والی کا معنی محبت کیوں نہ لیا جائے۔

اعتراض نمبر۹۲:۔شان نزدل کے سلسلے میں ادائے زکوٰۃ بحالت رکوع کا جو واقعہ تفاسیر میں مقبول ہے جب اس کی تردید معتبر تفسیروں میں بایں الفاظ ہو چکی ہے۔تو استدلال کیوں کیا جاتا ہے۔

## و ليس يصح شبئى منها با لكلية نصعف اما نپد ها و جماله رجا لها .تفسير ابن كثير ص ۷ ۔

ان روایات میں سے کوئی بھی صحیح نہیں کیوں کہ ان روائیوں کی سندیں ضعیف ہیں اور راوی مجہول ہیں میں بھی ولی سے سرادار مراد لیا جاتا ہے یا محبوب اور واضح فرمایئے کہ اضافت کے اقسام میں سے کونسی اضافت ہے۔

اعتراض نمبر۹۴:۔اگر افما و ليكم والی آیت کو دلیل تسلیم کر لیا جائے تو اس آیت میں ولی کی اضافت کم کی طرف ہے اور علیاً ولی اللہ میں ولی کی اضافت اللہ کی طرف ہے فرمایئے دلیل مطابق دعوٰی کیسے رہی۔

اعتراض نمبر ۹۵:۔اگر یہ آیت سیدنا علی کی امامت کے لئے مفید مان لی جائے تو باقی یازدہ اماموں کی امامت کے لئے کونسی آیت آپ کے پاس موجود ہے۔

اعتراض نمبر ۹۶:۔ولی کی جمع اولیاء اور اس کے ماقبل والی آیت میں ہے۔

**یا یھا لذین امنو الا تحتذوا الیھود و النصاریٰ اولیا ء۔**

اے ایمان والو یہود و نصاری کو دوست مت بناؤ۔

دیکھئے اس آیت میں اولیاء سے مراد دوست ہیں ۔فرمایئے یہاں اس آیت میں دوست مراد کیوں نہ لیا جائے ۔اثنا عشری براہین سے آگاہ فرمایئے۔

# بحث آیت تطہیر

اعتراض نمبر ۹۷:۔ سُنا ہے کہ مسئلہ امامت کو ثابت کرنے کے لئے آیت تطہیر کو بھی پیش کیا جاتا ہے فرمایئے اس سے سیدنا علی اور سیدنا حسنؓ و حسینؓ اولاً بالذات مراد ہیں یا ثانیاً بالعرض۔

اعتراض نمبر ۹۸:۔ اگر اولاً بالذات مراد ہیں تو آیت مقدسہ میں ان سے متعلق خطاب ثابت کیجئے۔

اعتراض نمبر ۹۹:۔ نیز یطھوکم میں مراد ایجاد تطہیر ہے یا بقاء تطہیر ہے۔

اعتراض نمبر ۱۰۰۔ اگر ایجاد تطہیر مراد ہے تو قبل از تطہیر جب تک اس کے خلاف تسلیم نہ کیا جائے تب ایجاد تطہیر مسلم نہیں۔

اعتراض نمبر ۱۰۱:۔ اگر ایجاد تطہیر بایں معنٰی تسلیم کر لیا جائے تو معصومیت ذاتی کی نفی لازم آتی ہے فرمایئے کیا ارشاد ہے۔

اعتراض نمبر ۱۰۲:۔ اور اگر بقاء تطہیر مراد ہے تو **لیذھب عنکم الرجس** کے مفہوم کے خلاف ہے کیوں کہ اذہاب ازالہ کے معنے کے لئے

۔

اعتراض نمبر ۱۰۳:۔ اذھاب الرجس جیسا کہ قرآن میں وارد ہے اگر تسلیم کر لیا جائے تو براہِ کرم رجس کا مفہوم بیان فرمایئے اور تصریح فرمایئے کہ **اذھاب الرجس** قبل از اذاہاب مثبت رجس تو نہیں۔

اعتراض نمبر ۱۰۴:۔ اگر نہیں تو کیسے اور اگر ہے تو کیا عقیدہ عصمت کے منافی تو نہیں۔

اعتراض نمبر ۱۰۵:۔ اندریں حالات یہ آیت ازواج مطہرات کے حق میں کیوں نہ مان لی جائے کہ خطاب بھی ان کو ہے اور مقدم موخر صیغے انہیں کے لئے لائے گئے ہیں۔

اعتراض نمبر ۱۰۶:۔ اگر یہ بات بقول شما عترت رسول مقبول صلعم کے حق میں کر کے دکھلانا چاہتے تھے کہ اہل بیعت یہ ہیں کہ خدا تعالےٰ کو قبل ازیں ان کا علم نہ تھا۔

اعتراض نمبر ۱۰۸:۔ اگر اللہ تعالٰی جانتے تھے تو حضور علیہ اسلام نے یہ دعا کیوں فرمائی۔

اعتراض نمبر ۱۰۹:۔ کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کدا تعالےٰ اہل بیعت کے کئی اور افراد کو پاک کرنا چاہتے یہ پیش کر دیئے۔

اعتراض نمبر ۱۱۰:۔ اگر ھوٴلاءِ کے مشاراً الیھم سے پہلے تھے تو **فطھرھمم** میں کس چیز کی درخواست ہے۔

اعتراض نمبر ۱۱۲:۔ کہا جاتا ہے کہ حضور علیہ اسلام نے سیدنا علیؓ سیدنا حسنؓ سیدنا فاطمہؓ کو چادر کے نیچے لے لیا اس لئے ثابت ہوا کہ یہی پاک ٹھرے فرمایئے ان کی تطہیر دعا سے پہلے تھی تو اب دعا کیوں فرمائی گئی۔

اعتراض نمبر ۱۱۳:۔ کیا تطہیر میں دعا کو دخل ہے یا چادر کو۔

اعتراض نمبر ۱۱۴:۔ اگر چادر تطہیر سے پہلے یہ ہستیاں پاک تھیں تو چادر کے آنے کا کیا مطلب۔

اعتراض نمبر۱۱۵:۔اور اگر چادر نے آ کر پاک کا یا تو تو حضورؐ کی لعبثت کیوں ہوئی جب کہ و یــز کیم خدا تعالیٰ ان کے حق میں ارشاد فرمایا ہے۔

اعتراض نمبر۱۱۶:۔تضھیر و تز کیہ میں کیا فرق ہے۔

اعتراض نمبر۱۱۷:۔کیا یہ صحیح ہے کہ تطہیر کا صغیہ اہل بیت کے حق میں سے اور تزکیہ کا صیغہ صحابہ کرام کی تشریح درکار رہے۔

اعتراض نمبر۱۱۸:۔آخر کیا وجہ ہے کہ تطہیر کے صیغے سے تو مسئلہ معصومیت مستفاد ہوا اور یزکیھم سے عصمت مستفاد نہ ہو۔

اعتراض نمبر۱۱۹:۔قلیل وقت میں اگر چادر کا نچپتوں کے سروں پر آ جا ان کو معصوم دیتی ہے تو بیس سال مسلسل ازواج مطہرات کا چادروں کے نیچے گھنٹوں آرام کرنا کیوں عصمت کا باعاعث نہیں۔

اعتراض نمبر۱۲۰:۔اگر تسلیم کر لیا جائے کہ معصومیت کے لئے صیغہ تطہیری مختص ہے تو جو مرید کے دونو کے صغیے صحابہ کرام کے حق میں بھی وارد ہیں۔فرمائیے کیا جواب ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

## وَ لٰکِن یُّرِیْدُ لِیُطَھِّرکُم وَ لِیُتِمَّ نعمۃً عَلَیُکُمْ۔

لیکن خدا تعالےٰ ارادہ کرتے ہیں کہ اے صحابہ کرام تم کو پاک کر دیں اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دیں۔

اعتراض نمبر۱۲۱:۔استدلال تو تب صحیح رہتا اگر طھرکم بصیغہ ماضی مذکور ہوتا یہاں یطھرکم بصیغہ مضارع ہے اور متعلق بارید ہ اللٰہی ہے ہوسکتا ہے کہ موافق قول شمابدٗ ہو جائے اور رائے بدل ہو جائے۔

اعتراض نمبر۱۲۲:۔سنا ہے کہ بعض جاہلین کرام کم ضمیر جمع مذکر مخاطب سے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ اگر اہل بیت سے مراد حضور علیہ اسلام کی بیویاں ہوتیں تو کم کے قائم کن ہوتا۔

پس دریافت طلب امر یہ ہے کہ جب کم کا خطاب اہل بیت سے ہے اور اہل اگر چہ لفظ کے اعتبار سے مفرد ہے لیکن معنے کے اعتبار سے جمع ہے۔تو پھر دیدہ دانستہ ایسی حرکت کیوں۔

اعتراض نمبر۱۲۳:۔اور اگر ہماری یہ تقریر طبع مبارک کے مناسب نہیں تو۔

**اتعجبین من امر اللہ رحمۃ و برکاتہ علیکم اھل بیت**

کیا خدا تعالیٰ کے امر سے تعجب کرتی ہے اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہو تم پر اے اہل بیت۔

میں علیکم بضمیر جمع مذکر مخاطب کیوں جب کہ اس سے پہلے اتعجبین مذکر مخاطب کے ذریعہ ذکور سے خطاب ہے۔

اعتراض نمبر۱۲۵:۔اگر یہاں اہل کی طرح ضمیر کا تخاطب ہے تو وہاں کیوں نہیں۔

اعتراض نمبر۱۲۶:۔جب دلائل کے پیش نظر مخاطبات ازواج مطہرات ہی ہیں تو ان کے متعلق شبہات کیوں۔

اعتراض نمبر۱۲۷:۔کیا ان کو مطہرات تسلیم کرنے میں آپ کے مذہب کے اصول کو نقصان پہنچتا ہے۔

اعتراض نمبر۱۲۸:۔کیا یہ صحیح ہے کہ عزت وعظمت کے پیش نظر حضور کرام نے اپنی پاک چادر حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاؤں تلے بچھائی۔

اعتراض نمبر۱۲۹:۔اگر صحیح ہے تو فرمایئے کیا آپ کے مسلک میں حلیمہ سعدیہ پاک ٹولے میں داخل ہیں یا نہ۔

اعتراض نمبر۱۳۰:۔اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ یہ آیت حضرت علی معہ حسنین مکرمین کی والدہ ماجدہ کے حق میں نازل ہوئی ہے تو کیا ان کی اولاد بھی آپ کے نزدیک پاک ہے یا نہ اگر پاک ہے تو پانچ تنوں میں حصر کیوں۔

اعتراض نمبر۱۳۱:۔اور اگر ساری اولاد پاک نہیں تو بارہ ہستیوں کی تعداد کے تعین کا ثبوت درکار ہے۔

اعتراض نمبر۱۳۲:۔آ کر پانچ تنوں پر پاک لقب کا حصر اور بارہ حضرات پر معصومین کے لقب کے استعمال کا قوی ثبوت ہے آپ کے پاس کونسا ہے تصریحی بیان درکار ہے۔

اعتراض نمبر۱۳۳:۔فرمایئے جب حضور کرام کی بعثت تلاوت کلام الٰہی ۔تعلیم قرآن اور تزکیہ نفوس کے لئے ہوئی ہے تو کیا حضور ان فرائض کی ادائیگی میں کامیاب رہے یا نہ۔

اعتراض نمبر۱۳۴:۔معاذ اللہ اگر کامیاب نہیں رہے تو نبوت کی ناکامیابی اسلام کے لئے مضر ہے۔

۱۳۵:۔اور اگر کامیاب رہے تو تینوں فرائض میں یا ان میں سے بعض میں۔

۱۳۶:۔اور اگر سب میں کامیاب رہے تو ماننا پڑے گا کہ حضورؐ کے سب صحابہ مہاجرین وانصار مزکی مطہر اور مجلی ہیں حالاں کہ یہ آپ کے مسلک کے خلاف ہے جواب عنایت فرمایئے۔

اعتراض نمبر۱۳۸:۔جس رجس سے اہل بیت والمراد من الرجس کون سا رجس تھا۔

اعتراض نمبر۱۳۹:۔رجس اور جز کے درمیان مفہوم کے اعتبار سے کیا فرق ہے۔

اعتراض نمبر۱۴۰:۔تفسیر کنز العرفان حاشیہ تفسیر امام حسن عسکری رجس و ھوا مرارف للنجاسة میں رجس کا معنی نجاست ہے، فرمایئے اس سے آپ متفق ہیں یا نہیں اگر نہیں تو وجہ بیان فرمایئے۔

اعتراض نمبر۱۴۱:۔الصافی شرح اصول کافی مصنفہ ملا خلیل قزدینی ص۲۹۴ نمبر۶۴ والمراد من الرجس ھو الشک یعنی مراد بر جس آیت سورہ احزاب شک در ربوبیت رب العالمین است فرمایئے کیا رائے ہے۔

اعتراض نمبر۱۴۲:۔اگر یہی دونوں معنی تسلیم کرلئیں جائیں تو اذہاب الرجس یعنے ازالۃ الرجس بمعنے ازالۃ شک فی الربوبیت وازالۃ الجاسۃ بنے گا خدارا اس مسئلے کو کسی اچھے طریقے سے حل فرمایئے اور اپنی علمی جواہر ریزوں پر متفق ہیں یا نہیں اگر نہیں تو وجوہ بیان کیجئے۔

اعتراض نمبر۱۴۳:۔اگر اہل بیت کا اطلاق برعایت ازواج مطہرات پر ہو اور برعایت حدیث عترت رسول مقبولؐ پر کیا حرج ہے۔

اعتراض نمبر۱۴۴:۔چوں حضرت بر ور خانہ رسید خدیجہ رابقہ روم آنحضرت بشارت وانداز۔وخدیجہ بپائے برہنہ از غرفہ بصحن خانہ دوید چوں

درراکشوند حضرت فرمودہ اسلام علیکم اہل بیت

ترجمہ:۔ جب حضور علیہ اسلام گھر کے دروازے پر خدیجہ کی نوکرانیاں حضور کی بشارت لے آئیں خدیجہ یا برہنہ چوبارے سے صحن کی طرف دوڑی جب دروازہ کھولا تو حضور نے فرمایا اسلام علیکم یا اہل البیت۔

دیکھئے اس حدیث میں حضور اکرمؐ نے اہل البیت کا طلاق اپنی گھر والی پر کیا ہے فرمایا وجہ انکار کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۱۴۵:۔ حیات القلوب ص ۲۶۷ ج ۲ میں ہے۔

شکرمی کنم خداوندرا کہ ہمیشہ بدی ہاردااز اہل البیت مادور گرواند۔

میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ ہمارے اہل بیت سے خدا تعالٰی ہمیشہ برائیوں کو دور کرتا ہے۔

بلاشبہ یہاں بھی اہل بیت کا لفظ حضرت کریم نے اپنی بیویوں پر استعمال فرمایا ہے آخر وجہ کیا ہے کہ شیعہ حضرات اپنی کتابوں میں ان روایات کو لائیں تو ان کے لئے جائز اور ہم یہی لقب اسی روایت کے مطابق ازواج مطہرات پر استعمال کریں تو نہ جائز۔

اعتراض نمبر ۱۴۶:۔ مجالس المومنین مولف نور اللہ شوستری ج ۲ ص ۸۹ میں حضرت سلمان فارسی کو اہل البیت کہا گیا ہے حالانکہ حضور کی غزت سے نہیں ہے وجہ جواز بیان فرمائے۔

اعتراض نمبر ۱۴۷:۔ مناقب فاخرہ للعترۃ الطاہرہ ص ۲۳ میں ہے کہ اہل دوقسم ہے۔ایک آلہ جسمانی ہے جن پر صدقہ حرام ہے دوسری آل۔وحانی ہے اس میں علمائے راس کی اولیاء کاملین حکماء مسلمین مشکواۃ انوار سے متقبسین خواہ سابقین ہوں بلاحقین سب کے سب آجاتے ہیں اور یہ جسمانی حال سے زیادہ پختہ ہیں۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ اہل کمال اس تحقیق سے آپ کو اتفاق ہے یا نہ اگر اتفاق ہے تو حدود متعین نہ رہنے والا وجہ اتناعی بیان آپ فرمائیے۔

اعتراض نمبر ۱۴۸:۔ تفسیر امام حسین عسکری ص ۱۳ میں ہے۔

# اِنَّ کُلَّ ھُوُ مِنْ وَّمُوُ مِنَۃٍمِنْ شِیُعَتِنَا ھُوَ مِنْ رِحِم مَحَمَّدٍؐ.

بلاشبہ ہمارے شیعوں کے سب مومن مرد اور مومن عورتیں محمدؐ میں سے ہیں۔

فرمائیے اس کا کیا جواہے کیا اس میں شیعوں کو غزت رسولؐ مقبول قرار نہیں دیا گیا۔

اعتراض نمبر۱۴۹:۔جب لیذهب عنکم الرجس اهل البیت سے پہلے خطاب حضور اعلی الصلوۃ اسلام کے ازواج مطہرات سے ہے جیسا کہ ان کنتن.ترون .امتعکن. اسرحکن. یات منکن ینساء النبی لستن ان اتقیتن .فلا تخضعن.وقرن وه تبرجن .واطعن سے واضح ہے تو پھر اہل بیت سے مراد آپ حضرات کے نزدیک ازواج مطہرات کیوں نہیں۔

اعتراض نمبر۱۵۰:۔اگر آیت سے مراد حضورؐ کی ازواج مطہرات مراد نہ لی جائیں تو پھر واضح فرمایئے تو پھر واضح فرمایئے کہ اس آیت کا ماقبل کے ساتھ کیا تعلق ہے۔

اعتراض نمبر۱۵۱:۔اور اگر تعلق قطعاً نہیں ہے تو کیا کلام الٰہی کا بے روابط تعلق ہونا لازم نہ آئے گا۔

# بحث آیت مباہلہ

اعتراض نمبر۱۵۲:۔ یہ ابی آیت کے پیش نظر آیت مباہلہ کا نزول تصدیق تردید شرک کے لئے ہوا ہے یا اثبات خلافت کے لئے۔

اعتراض نمبر۱۵۳:۔ اگر توحید تصدیق کے لئے ہے تو اثبات خلافت کیسے ہوگی اور اگر اثبات خلافت کے لئے تو مفہوم سے مناسبت ثابت کر کے دکھایئے۔

اعتراض نمبر۱۵۴:۔ کیا آپ حضرات حضرت علیہ اسلام سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ حضورؐ علیہ اسلام نے بوقت روانگی برائے مباہلہ یوں فرمایا ہو کہ میں ان افراد کو اس لئے لیئے جا رہا ہوں۔ تا کہ مسئلہ خلافت واضح ہو جائے۔

اعتراض نمبر۱۵۵:۔ اور اگر ثابت کرنے سے عاجز ہیں تو پھر آپ کا استدلال یقیناً غیر مستند رہا اور غیر مستند استدلال قابل قبول نہیں ہے۔

اعتراض نمبر۱۵۶:۔ قرآن مجید میں ہے۔

**ند ابناء نادا ابنا ء کم ونسا ناو نساء کم و انفسنا و انفسکم**

بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہاری بیٹیوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو۔

ابناء نساما ور انفس بصیغہ جمع وارد ہے اور جمع سے مراد فرد واحد لینا مجاز ہے پس اس آیت میں وجوہ تعذر حقیقت اور وجوہ تحقیق بیان فرمایئے

اعتراض نمبر۱۵۷:۔ کیا یہ بھی صحیح ہے کہ حضور علیہ اسلام حتی الوسع دعائے لعنت سے احتراز فرمایا کرتے تھے۔

اعتراض نمبر۱۶۰:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ نصاری نجران کے سر پرست نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ اگر حضور علیہ اسلام مباہلہ کے لئے ان لوگوں کو ساتھ ملائیں جن کے ساتھ حضور کا خونی رشتہ اقرب ہے تو مباہلہ نہ کرنا ورنہ کر لیتا اور حضور علیہ اسلام کو جب یہ علم ہوا تو حضرت علیہ اسلام چار نفوس زکیہ کو ساتھ لے گئے تا کہ مباہلہ نا ہونے پائے۔

اعتراض نمبر۱۶۱:۔ اگر یہ ساری تقریر واقع کے مطابق ہے تو افضلیت اور دلیل خلافت کی کیا حیثیت باقی رہے گی۔

اعتراض نمبر۱۶۲:۔ بقول شما جب حضرت علی مرتضےؓ کو نفس رسول تسلیم کیا جائے تو فرمایئے حقیقتاً یا مجازاً۔

اعتراض نمبر۱۶۳:۔ اگر حقیقتاً نفس علیؓ رسولؐ تھا تو سیدہ کے ساتھ جواز نکاح کے سلسلے میں اشکالات کے کیا جوابات ہیں۔

اعتراض نمبر۱۶۴:۔ اور اگر مجازاً ہے تو یقیناً محبت ومودت مراد لی جائیگی جو فریقین کے نزدیک مشفق علیہ ہے فرمایئے اس مفہوم سے احتراز کیوں۔

اعتراض نمبر۱۶۵:۔ اگر خلافت کے لئے آیت مباہلہ کو تسلیم کر لیا جائے تو باقی زیادہ ائمہ کرام کی امامت کے لئے ازیں قسم کون سی آیتیں پیش کی جائیں گی

اعتراض نمبر۱۶۶:۔ جب مباہلہ میں سیدہ شریک ہیں تو فرمائیے ان کو امامت جیسی نعمت سے کیوں محروم کیا گیا۔

اعتراض نمبر۱۶۷:۔ اگر تسلیم کرلیا جائے کہ انفس سے مراد سیدنا علیؓ ہیں اور ابناء نا سے مراد سیدین مکرمین ہیں تو نساء سے مراد سیدہ کیسے مراد لی جاسکتی ہے جب کہ ندع ہیں داعی اولاً بالذات حضور علیہ اسلام ہیں اور سیدہ مطہرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہے۔

اعتراض نمبر۱۶۷:۔ آخر کیا وجہ ہے کہ مباہلہ میا□ سیدنا حسنؓ دونو شریک ہیں لیکن حالت یہ ہے کہ خلعت امامت سے سیدنا حسینؓ کی اولاد تو نوازی گئی اور سیدنا حسنؓ کی اولاد محروم رہی۔

اعتراض نمبر۱۶۹:۔ اگر مباہلہ سے معصومیت کا استدلال قائم کیا جاتا ہے تو فرمائیے کہ پوری آیت میں وہ کون سا لفظ مذکور ہے جس سے اس قسم کے معنی مستفاد ہوسکتا ہے۔

اعتراض نمبر۱۷۰:۔ اگر مباہلہ میں تشریف لے جانے والے چند نفوس زکیہ افضل شمار کئے جائیں تو صراحت فرمائیے کہ یہ نفوس آپس میں افضلیت کی حیثیت سے برابر ہیں یا کم وبیش۔

اعتراض نمبر۱۷۱:۔ اگر برابر ہیں تو نبی اور غیر نبی نیز امامیں امتیاز نہ رہا جب کہ حضرات ثلثہ یعنے سیدنا علی معہ حسنین غیر نبی ہیں اور حضرت سیدہ امام۔

اعتراض نمبر۱۷۲:۔ اور اگر کم وبیش ہیں تو کیوں جبکہ واقعہ میں شمولیت اور مباہلہ کے لئے تشریف لے جانے میں برابر کے شریک ہیں۔

# بحث آیت تبلیغ

## یاَیُّھَاالرسُوْلُ بَلِّغْ مااُنْزِلَ اِلَیْکَ ْ

اعتراض نمبر۱۷۳:۔فرمایئے اس آیت کے کون سے کلمے میں سیدنا علیؑ مرتضٰے کی امامت بلافصل کا ذکر ہے۔

اعتراض نمبر۱۷۴:۔بلغ امر کا صیغہ ہے جس مسئلے کی تبلیغ پر حضورؐ مامور تھے اس کا ذکر قرآن مجید میں اس سے پہلے کسی آیت میں مذکور ہے یا نہ ۔

اعتراض نمبر۱۷۵:۔اگر مذکور ہے تو علی السبیل الصراعہ نشاندہی کی جائے۔ورنہ دعوے باطل۔

اعتراض نمبر۱۷۶:۔بلغ کا معنی پہنچاوے ہے یا پہنچا تارہ ہے اگر پہنچاوے ہے اور اس سے مراد امامت ہے تو اصول کافی کی اس روایت کا کیا جواب ہے کہ امر ولایت ایک راز تھا جس کو خدا تعالےٰ نے چھپا کر جبریلؑ کو تباہ اور جبریلؑ نے مخفی طور پر حضور علیہ اسلام کو اور حضور علیہ اسلام نے مخفی طور پر حضرت حضرت علیؑ کو بتایا مگر تم ہو کہ اسے افشا کرتے پھرتے ہو۔

کیا اختناز اور تبلیغ دونوں ایک دوسرے کی صد نہیں تشریح درکار ہے۔

اعتراض نمبر۱۷۷:۔اگر بلغ کا معنی پہنچاوے ہے تو تو فصل لربک کا کیا معنی ہے دوام واستمرار مراد ہے۔یا تجدو حدوث۔

اعتراض نمبر۱۷۸:۔کہا جاتا ہے کہ یہ آیت خم غدیر کے مواقع پر نازل ہوئی حالانکہ اس روایت کے راوی صنعیف ہیں۔روایت کا مدار عطیہ پر ہے میزان الاعتدال میں ضعیف کہا گیا ہے۔بہت سے علماء نے اسے شیعہ کہا ہے اسی طرح کلبی کے متعلق بھی کلام ہے ابوبکر بن عیاش تو غلطیاں کرتا تھا۔لہٰذا استدلال صحیح نہ رہا جواب درکار ہے۔

اعتراض نمبر۱۷۹:۔خدا تعالیٰ نے امر امامت کو ماانزل سے تعبیر کیوں فرمایا جب کہ ماانزل سے مراد مسئلہ توحید بھی لیا جاتا ہے جو کہ مذہب کی جان ہے

اعتراض نمبر۱۸۰:۔قرآن مجید میں ہے۔

## یُؤمِنُونَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَ مَااُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ْ

ایمان لاتے ہیں ساتھ اس کے کہ جو کہ نازل کیا گیا ہے طرف تیرے اور جو کہ نازل کیا ہے گیا آپ سے پہلے۔

ظاہر ہے کہ ماانزل سے مرادقرآن ہے۔اور ماانزل من قبلک سے مرادتوریت وانجیل ہے۔فرمایئے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۱۸۱:۔جب آپ کے مفسر صافی تفسیر صافی ص۲۱مطبوعہ ایران میں **یومنون بما انزل الیک** کی تفسیر میں لکھ رہے ہیں **ما انزل الیک من القرآن و الشریعة** یعنی **ما انزل الیک** سے مرادقرآن اورشریعت ہے۔فرمایئے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۱۸۲:۔کیا آپ اس کے قائل ہیں کہ:۔

## ان القران يفسر بعضه بعضاً.

بلاشبہ قرآن بعض بعض کی تفسیر کرتا ہے جب قرآنی اس آیت کی تفسیر میں موجود ہے تو غیر مثبت مقصد کو شکل سے ثابت کرنے کی کیا وجہ ہے۔

اعتراض نمبر۱۸۳:۔کیا آپ کی تفسیر میں وارد ہے کہ حضور کو تبلیغ کا حکم ہوا تو حضور علیہ اسلام نے اپنے قلب میں خوف محسوس کیا یا نہ،

اعتراض نمبر۱۸۴:۔اگر کیا تو جن واقعات کے رونما ہونے کے ڈر سے حضور علیہ اسلام نے خوف خوف محسوس کیا وہ واقعات رونما ہوئے یا نہ،

اعتراض نمبر۱۸۵:۔اگر رونما ہوئے تو تفصیل وتشریح درکار ہے۔

اعتراض نمبر۱۸۶:۔اور اگر نہیں ہوئے تو کیا نبوی اندازہ معیاذ باللہ غلط نہ نکلا

۱۸۷:۔اس امر کی تبلیغ کے لئے مخاطبین کفار تھے یا مسلمین اگر کفار تھے تو ان کو ولایت سیدنا علیؓ سے کیا تعلق اور اگر مسلمین تھے تو ان سے خوف کیسا؟

اعتراض نمبر۱۸۸:۔اصول کافی ص۱۸۷ کی روایت سے پتا چلا ہے کہ یہ آیت نویں تاریخ ذی الحجہ کی جمعہ کے دن نازل ہوئی ہے۔حالانکہ آپ لوگ اس امر کے مدعی ہیں کہ یہ آیت خم غدیر کے مواقع پر نازل ہوئی ہے۔تحقیق درکار ہے۔

اعتراض نمبر۱۸۹:۔لفظ انزل اپنے حقیقی معنوں میں مشتمل ہے تو یہ خلاف واقع کیوں کہ اس سے پہلے سیدنا علی کے نام کی بمعہ عہدہ امامت کے تصریح نہیں ہے اور اگر مجازاً ہے تو اس سے قطعی عقائد ثابت نہیں کئے جاسکتے۔

# بحث حقانیت خلفاء راشدین،

## رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمۡ اَجۡمَعِیۡنۡ

اعتراض نمبر۱۹۰:۔ فرمایئے جس میں امامت وخلافت کا وعدہ خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں فرمایا ہے۔آپ کے نزدیک وہ پورا ہے یا نہ،

اعتراض نمبر۱۹۱:۔اگر پورا ہوا ہے تو ان خلفاء سے مراد بارہ امام ہیں یا کوئی اور!

اعتراض نمبر۱۹۲:۔اگر بارہ امام مراد ہیں تو فرمایئے ان کو راضی خلافت نصیب ہوئی یا نہ؟

اعتراض نمبر۱۹۳:۔اگر ہوئی تو یہ خلاف واقع ہے۔کیونکہ سیدنا علیؓ اور سیدنا حسنؓ کے علاوہ کوئی بھی بادشاہ نہیں ہوا اور اگر نصیب ہوئی تو معلوم ہوا کہ یا تو آیت استخلاف سے مراد یہ حضرات نہیں اور یا خدائے تعالیٰ کی مراد یہ نہیں یا اللہ تعالے نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا والعیاذ باللہ) بہر حال وضاحت درکار ہے۔

اعتراض نمبر۱۹۴:۔جب خلافت کے متعلق عہد الٰہی ایمان والوں اور نیک لوگوں سے ہے اور جن حضرات کو خلافت نصیب ہوئی وہ تمھارے نزدیک نااہل ہیں وہ تحت نشیں نہ ہو سکے کیا تمھارے اس مطلق کے مطابق خدا تعالے کا عہد غلط ثابت نہ ہوا۔

اعتراض نمبر۱۹۵:۔عہد الٰہی کی پختگی کا مدار علم غیب پر ہے اور یہی خالق ومخلوق کے درمیان ما بہ الامتیاز صفت ہے پس جب نقص عہد ثابت ہوا تو علم الٰہی میں نقص لازم آیا فرمایا کیا تحقیق ہے۔

اعتراض نمبر۱۹۶:۔آ کر کیا وجہ آخر کیا وج ہے کہ جہاں بھی خدا تعالے نے وعدے فرمائے صحیح نکلے۔

مثلاً: حضرت آدم علیہ اسلام کی خلافت

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امامت

حضرت طالوت کی ملوکیت

ام موسی کے سیدنا موسٰی کی ملاقات ونبوت

کے متعلق جیسا عہد فرمایا ویسا پورا ہوا اور جب رسالت مآب کے متعلق وعدہ فرمایا تو العیاذ باللہ تو پورا نہ ہوا فرمایئے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۱۹۷:۔اگر آیت استخلاف سے مراد صرف حضرت علیؓ کی خلافت مراد لی جائے تو جبکہ صیغہ جمع سے ایسا معنٰی مراد لینا مجاز ہے اور اکثریت کا مع حقیقت اور مجاز بغیر تعذر حقیقت کے محال ہے جواب دیا جائے۔

اعتراض نمبر۱۹۸:۔ بالفرض اگر سیدنا علیؓ کی خلافت مراد لی جائے تو فرمایئے باقی ائمہ کرام کی امامت کہاں سے ثابت ہوگی۔

اعتراض نمبر۱۹۹:۔ منکم کا لفظ بتاتا ہے کہ یہ خطاب ان لوگوں سے ہے جو ۷ھ تک مسلمان ہو چکے تھے اور ظاہر ہے کہ سیدنا علیؓ مرتضے کے علاوہ باقی امام بعد میں پیدا ہوئے فرمایئے اس آیت سے مراد وہ کیسے لئے جا سکتے تشریح درکار ہے۔

اعتراض نمبر۲۰۰:۔ اور اگر آیت استخلاف سے مراد بقول شما باقی ائمہ کرام مراد لئے جائیں تو ان ارضی فتوحات کے حدود اربعہ متعین فرمایئے جن کو انہوں نے فتح کیا۔

اعتراض نمبر۲۰۱:۔ نیز اگر زیادہ امام اس آیت تو ضروری ہوگا کہ وہ امن کی زندگی بسر کریں تا کہ ان کا خوف امن سے بدل جائے جیسا کہ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ کا مصداق ہے فرمایئے یہ عہد ان سے پورا کیوں نہ ہوا۔

اعتراض نمبر۲۰۲:۔ جب ۷ھ ہجری میں آیت کے نازل ہونے کا فائدہ کچھ بھی مرتب نہ ہوا تو پھر لازم آئے گا یہ انعام خلافت قیامت تک جاری ہے حالانکہ آپ بارہ اماموں میں حصر فرماتے ہیں۔فرمایئے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۲۰۳:۔ اگر وعدہ الٰہی حضرت مہدی کے متعلق ہے جیسا کہ بعض اکابر شیعوں کا قول ہے تو فرمایئے عہد علوی کو کس قول سے تعبیر کیا جائے گا۔

اعتراض نمبر۲۰۴:۔ نیز سیدنا حسینؓ کی جنگ کو کس عنوان سے معنون کیا جائے گا۔

اعتراض نمبر۲۰۵:۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ جن لوگوں نے خدا کے راستے میں مظلوم ہونے کے بعد ہجرت کی ہم ضرور ان کو دنیا میں اچھا ٹھکانہ دیں گے۔

حاشیہ مقبول میں امام جعفر صادق کی روایت سے پتا چلا ہے کہ اس سے مراد مظلوم مہاجرین کی خلافت اور غلبہ ہے۔اور حضرت علی مرتضیٰؓ کے بغیر جن کو خلیفہ امام تسلیم کرتے ہیں ان میں سے کوئی مہاجرین نہیں ہے۔

اعتراض نمبر۲۰۷:۔ نیز کیا اس سے یہ لازم نہ آئے گا کہ ہجرت تو ہو حبیب کبریا میں اور امامت نصیب ہو عالم دنیاء کے آخری لمحات میں پھر یہ بھی کہ جو ہجرت فراز ہوں وہ امامت سے محروم رہیں۔

اعتراض نمبر۲۰۸:۔ اگر قرآنی آیت کے پیش نظر ایسا کہہ دیا جائے کہ استخلاف کے متعلق وعدہ بھی مہاجرین مظلومین سے تھا اور وہ من عن پورا بھی ہو چکا فرمایئے اس میں کیا حرج ہے۔

اعتراض نمبر۲۰۹:۔ تفسیر قمی اور تفسیر صافی میں ہے۔کہ حضرت سے اانحضرت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد خلیفہ ابو بکرؓ بنیں گے ان کے بعد دوسرا باپ عمر تو حضرت حفصہؓ نے فرمایا یا حضرت آپ کو کس نے خبر دی ہے تو آپ نے فرمایا مجھے اس خدا نے خبر دی ہے جو خبردار ہے (بے خبر نہیں) اور علیم ہے (جاہل نہیں) فرمایئے اس قدر زبردست بشارت سے انکار کیوں۔

اعتراض نمبر۲۱۰:۔ فرمایا حضورؐ کی یہ بشارمت پوری ہوتی یا نہ اگر پوری ہوتی ہے تو انکار کیوں ہے اور اگر پوری نہیں ہوتی تو کیا اس سے نقص

فی النبوت تولازم نہیں آئے گا۔

اعتراض نمبر۲۱۱:۔اگر تسلیم کرلیا جائے کہ خلفاء ثلٰثہ کی خلافت عہد الٰہی کے مطابق نہیں ہے اور تم ائمہ اکرام بروئے کتب اہل تشیع تقیہ کی وجہ سے اعلاء کلمۃ اللہ سے ساکت رہے تو فرمایئے نبوی دین کائنات کے گوشے گوشے میں کس طرح پھیل گیا۔

اعتراض نمبر۲۱۲:۔نیز یہ دین آپ حضرات کے نزدیک بھی دین حق کہلانے کا حق دار ہے یا نہ اگر حق دار ہے تو لامحالہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ جن خلفاء کی وساطت سے اللہ کا دین اس حد تک پہنچا ان کی خلافت حق پر بنی تھی۔

اعتراض نمبر۲۱۳:اگر دین حق کہلانے کا مستحق نہیں تو اس دین حق کی نشاندہی فرمایئے جیسے عہد الٰہی کے مطابق دنیاء کے اندر پھیلا گیا بہر حال کوئی ایسی راہ تلاش فرمایئے کہ عہد الٰہی کی بھی پورا ہوا اور اس کا مصداق واضح کرسکیں۔

اعتراض نمبر۲۱۴:۔کیا صحابہ مہاجرین وانصار کو آپ لوگ مجلس شوریٰ میں صحیح رائے دینے کا اہل تسلیم کرتے ہیں یا نہ،

اعتراض نمبر۲۱۵:۔اگر تسلیم ہے تو پھر مسئلہ خلافت کرنے سے تسلیم کرنے انحراف کیوں جب کہ خلفاء اربعہ کی خلافت کا انعقاد انہی کے مشورے سے ہوا ہے۔

اعتراض نمبر۲۱۶:۔اور اگر تسلیم نہیں ہے تو پھر اس آیت کا کیا جواب ہے جس میں حضور علیہ اسلام کو ان سے مشورہ طلب کرنے کا امر کیا گیا ہے روَشَا وِرھُمْ فِی الْاَمْرِ۔

اعتراض نمبر۲۱۷:۔امر خلافت کے سلسلے میں جس طرح انہوں نے مشورے کرکے فیصلے کئے ہیں میں آپ حضرات کی نظروں میں پسندیدہ ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر۲۱۸:۔اگر پسندیدہ نہیں ہیں تو سیدنا علیؓ کی خلافت تسلیم کیوں ہیں جب کہ اس کا انعقاد بھی مجلس شعرا مہاجرین وانصار کے فیصلے سے ہوا ہے۔

اعتراض نمبر۲۱۹:۔صحابہ کرام کے اس مشورے پر خدا تعالیٰ راضی ہوئے یا ناراض اگر راضی ہوئے تو تمہاری ناراضگی کے کیا وجوہ ہیں؟

اعتراض نمبر۲۲۰:۔اور اگر اس آیت یا حدیث کی نشاندہی فرمایئے۔

اعتراض نمبر۲۲۱:۔نیز اس عبارت کا کیا جواب ہے جسے نہج البلاغۃ میں سیدنا علیؓ کا خطبہ قرار دیا گیا ہے۔

فَاِنْ اِجْتَمعُوْ علٰے رَجُل وَسُوُّہٗ اِمَامًا کَانَ لِلّٰہِ رَضیٍ.

پس اگر مہاجرین وانصار کسی ایک پر جمع ہوجائیں اور اس کا نام امام رکھ لیں تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے۔

اعتراض نمبر۲۲۲:۔اگر بقول شما امامت منصوص من اللہ تعالےٰ ہوچکی تھی تو ذکر اجتماع اہل الرامی اور امام کی نامزدگی کیوں۔

اعتراض نمبر۲۲۳:۔جب نامزدگی سے امام منتخب ہوتا ہے۔تو مسلک اہل تشیع کی تردید میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ نے ایسا بیان کیوں دیا۔

اعتراض نمبر۲۲۴:۔سیدنا عثمانؓ کی وفات کے بعد سیدنا علیؓ کی خلافت کا انعقاد کس طریقے سے ہوا وضاحت درکار ہے۔

اعتراض نمبر۲۲۵:۔حضرت امیرؓ کی خلافت کے انعقاد میں جملہ صحابہ کرامؓ مہاجرین وانصار کے مشوروں کو دخل ہے یا بعض کو اگر سب کے

مشوروں کو دخل ہے تو کسی معتبر کتاب کی مستند عبارت کی نشاندہی فرمائیے۔

اعتراض نمبر۲۲۶:۔اگر بعض اصحابہ کرم کی اراء کو دخل ہے تو وہ بعض کو نہیں ان کے اسماء گرامی سے مطلع فرمائیے۔

اعتراض نمبر۲۲۷:۔جن اصحابہ کرام کی آراء سے حضرت امیر کی امامت وخلافت منعقد ہوئی ہے انہی صحابہ کی آراء خلفاء ثلاثہ کی خلافتوں کے حق میں بھی دی جا چکی تھیں یا نہ۔

اعتراض نمبر۲۲۸:۔اگر جواب نفی میں ہے تو مستند حوالہ درکار ہے۔اور اگر جواب اثبات میں ہے تو یہاں قبولیت اور وہاں عدم قبولیت کی وجہ کیا ہے۔؟

اعتراض نمبر۲۲۹:۔فرمائیے کیا یہ صحیح ہے کہ سیدنا عثمانؓ کی شہادت کے وقت بعض صحابہ کرام مدینہ منورہ سے باہر تھے اور بعض مدینہ میں اور جو مدینہ میں تھے ان میں سے بعض نے انتخاب کے سلسلے میں توقف کیا اور بعض نے تائید کی بہرحال جس طرح بھی ہو اتحقیق درکار ہے۔

اعتراض نمبر۲۳۰:۔اگر گزشتہ تحقیق صحیح ہے تو فرمائیے کہ کیا رائے دینے والوں کی تعداد قلیل یا اقل نہ رہے گی کیا خیال ہے۔

اعتراض نمبر۲۳۱:۔اگر یہاں قلیل تعداد کی آراء پر انعقاد خلافت اور انتخاب امامت ہوسکتا ہے تو وہاں کثیر یا اکثر کی آراء سے انعقاد کیوں نہیں ہوسکتا۔

اعتراض نمبر۲۳۲:۔جن حضرات کی آراء کو یہاں مقبول کیا گیا آپ کے نزدیک وہ کامل الایمان تھے تو امام معصوم کی اس روایت کا کیا جواب ہے؟

## اِرْتَدَّ النَّاسُ بَعْدَ النِبّیِ صَلّٰے اللّٰہ عَلَیْہِ وَ سَلَّم اِلَّا ثلٰثہ نَفَرٍ

ٗمعاذ اللہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ کرام تین افراد کے مرتد ہو گئے۔

اعتراض نمبر۲۳۳:۔اگر آپ کے نزدیک صدیقی خلافت غصب وظلم پر محمول ہے تو اہلسنت کی کسی معتبر روایت سے سیدنا علیؓ کی تصریح۔اس سلسلے میں ثابت کیجئے۔

اعتراض نمبر۲۳۴:۔اگر سیدنا علیؓ بقول شماء خلفاء ثلثہ کی خلافت کو ناحق سمجھتے تھے تو آپ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عباسؓ اور حضرت سفیانؓ کی عرض داشت کے جواب میں بیعت سے کیوں انکار فرمایا۔

**ھٰذا ماءُ اٰجِنُ وَ لُقُمَۃُ یُعِضُّ بِھَا کُلِّھَا وَ مُجۡتَنٰی التمرہ لِغَیۡرِ وَقتِ ایناعِھَا کا الزارع بِغَیۡرِ أَرۡضِہٖ ٗ**

یہ امر خلافت تلخ پانی ہے اور ایسا لقمہ ہے جو کھانے والے کا گلا گھونٹ لیتا ہے اور پھل کو پکنے سے پہلے توڑنے والا اس کی مثال اس زمیندار جیسی ہے جو دوسے کی زمین پر کاشت کر رہا ہو۔

اعتراض نمبر۲۳۵:۔کالزارع بغیر ارضہ فرما کر کیا حضرت علیؓ مرتضےٰ صدیقؓ اکبر صراحتاً تائید وتوثیق نہیں فرما دی۔

اعتراض نمبر۲۳۶:۔ مُجۡتَنٰی الثمرۃِ لِغَیۡرِ وقتِ اِیۡنَا عِھَا ٗ فرما کر حضرت علےؓ نے کیا یہ تصریح نہیں فرمادی کہ میری خلافت کا وقت ابھی

نہیں آیا۔

اعتراض نمبر۲۳۷:۔جب لوگوں نے صدیق اکبرؓ کی بیعت پر اتفاق کرلیا تو آپ حضرات کے نزدیک حضرت علیؓ اس فیصلے پر راضی تھے یا ناراض؟

اعتراض نمبر۲۳۸:۔اگر راضی تھے تو آپ حضرات کی ناراضگی کی وجوہ کیا ہے۔

اعتراض نمبر۲۳۹:۔اگر ناراض تھے تو آپ کی اس عبارت کا کیا مطلب ہے (ضینا عن اللہ قضاء ہ سلمنا للہ الامر ) فیصلہ خداوندی پر ہم راضی ہیں اور خدا کے لئیے ہم نے۔

اعتراض نمبر۲۴۰:۔کیا اس عبارت میں حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت کے مسئلے کو قضاء خداوندی سے تعبیر نہیں فرمایا اور اس پر اپنی رضا کا اظہار نہیں فرمایا

اعتراض نمبر۲۴۱:۔حضرت علی مرتضےؓ کا ارجتہاد آپ کے نزدیک مسلم ہے یا غیر مسلم،اگر مسلم نہیں ہے تو آپ کا ان کی عصمت پر ایمان نہ رہا۔

اعتراض نمبر۲۴۲:۔اور اگر مسلم ہے تو آپ کو مسئلہ خلافت بھی تسلیم کرنا پڑے گا جب کہ حضرت علی المرتضے نے فرمادیا ہے۔

## فَنَظَرْتُ فِیْ اَمْرِیْ فَاِذَا اَطاعَتِیْ قَدْ سَبَقَتْ بَیْعَتِیْ وَ اِذَ الْمِیْثَاقُ فِیْ عُنُقِیْ لِغَیْرِی

پس میں نے اپنے متعلق غور کیا ہے تو میری اطاعت بیعت سے سبقت لے گئی اور غیر کا میثاق میری گردن میں ہے۔

اعتراض نمبر۲۴۳:۔سیدنا علی المرتضیٰ کا ارشاد ہے

**اَتَرَانِیْ أَكْذِبُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَاللّٰہُ لا نااَوَّلَ صَدَّقُہٗ فَلاَ اَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ کَذَبَ عَلَیْہِ**

کیا تیرا خیال یہی ہے کہ میں حضورؐ پر جھوٹ باندھوں خدا کی قسم میں پہلا مصدق ہوں لہٰذا اب پہلا مکذب نہیں بنتا۔فرمایئے اس ارشاد کا مطلب ہے،کیا خلفاء ثلاثہ کی خلافت سے انکار فی الحقیقت تکذیب رسالتمآب کے مترادف نہیں ہے۔غور کر کے جواب دیجئے۔

اعتراض نمبر۲۴۴:۔زمانہ نبوت میں سبقت فی التصدیق کے لئیے عہد خلافت میں سبقت فی التسلیم کیسے ضروری ہے اگر خلافت خلفاء ثلاثہ خلافت علی منہاج النبوت نہیں تھی۔

اعتراض نمبر۲۴۵:۔اگر کو خلفاء ثلاثہ کی خلافت برحق نہیں تھی تو سیدنا عثمانؓ کی شہادت کے بعد مطالبہ بیعت پر سیدنا علیؓ نے یوں کیوں فرمایا۔

**دَعُوْنِیْ التَمِسُو غَیْرِی ۔**

اعتراض نمبر۲۴۶:۔اگر غیر علیؓ میں استحقاق خلافت ہی مفقود تھا تو سیدنا علیؓ نے اس کے انتخاب کا حکم کیوں فرمایا۔

اعتراض نمبر۲۴۷:۔آپ کے ارشاد سے سے پتا چلتا ہے کہ خلافت کے لئیے موزوں آدمی کی تلاش ضروری ہے۔ورنہ آپ یوں نہ فرماتے کہ

میرے بغیر کسی اور کو تلاش کرلو۔

اعتراض نمبر۲۴۸:۔اس ارشاد سے آپ کا فرمان یہ بھی ہے کہ اگر تم نے میرے بغیر کسی اور کو تلاش کرلیا تو میں تم سے زیادہ اس کا فرمابردار ہوں گا۔اس سے دو چیزیں معلوم ہوتی ہیں:۔

(۱)اس زمانہ کے ارباب حل وعقد کی آراء پر اعتماد۔

(۲)انتخاب خلیفہ کے لیئے سیدنا حضرت علیؓ کی اظہار رضامندی۔

اگر یہ دونوں چیزیں صحیح ہیں تو پھر آپ حضرات کو خلفاء ثلاثہ کی خلافت سے کیوں انکار ہے۔

اعتراض نمبر۲۴۹:۔فرمایئے لوگوں کے چنے ہوئے خلفہ کی حضرت علیؓ نے اطاعت کی یا نہ؟ اگر اطاعت کی ہے تو تمہیں کیوں انکار ہے اور اگر مخالف کی ہے تو ثبوت درکار ہے۔

اعتراض نمبر۲۵۰:۔نیز آپ نے اپنے وعدے خلاف کیوں فرمایا جب کہ آپ نے فرمادیا تھا کہ میں تم سے زیادہ فرمادار ہوں گا۔

اعتراض نمبر۲۵۱:۔برتقدیر تسلیم مخالفت،مخالفت من کل الوجوہ فرمائی یا من بعض الوجوہ ہر دو شقوں میں سے جونسی جو دو شق اختیار کریں اسے دلائل سے ثابت کریں۔

اعتراض نمبر۲۵۲:۔اگر مخالف من کل الوجوہ فرمائی تو اپنے عہد میں ان کے جمع شدہ قرآن کو منظور کیوں فرمایا۔

اعتراض نمبر۲۵۳:۔ان کے ممبر پر کیوں جلوہ افروز ہے۔

اعتراض نمبر۲۵۴:۔ان کے جاری کردہ رسومات کو نہایت خوش اسلوبی کیوں سرانجام دیا۔

اعتراض نمبر۲۵۵:۔سنا گیا ہے۔کہ آپ لوگ حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کو اس لئے بھی ناحق کہتے ہیں کہ رائے دہندگی کے وقت میں سب حضرات جمع نہیں تھے۔فرمایئے یہ استدلال حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کے نزدیک بھی قابل قبول ہے یا نہیں۔

اعتراض نمبر۲۵۶:۔اگر ہے تو اہلسنت کسی معبر کتاب سے ثابت کیجئے۔

اعتراض نمبر۲۵۷:۔اور اگر نہیں ہے تو سیدنا علےؓ کی اس عبارت کا جواب دیجئے۔

وَ لعَمْری لَئِنْ کَانَتْ اِلا مَا مَة لَا تَنْعَقِدُ حَتّٰی تَحْضُرُ ھَا عَامَّةُ اگر امامت کا انعقاد عامہ الناس کی موجو کے بغیر نہ ہوتا تو پھر خلافت کے کے لئے کوئی۔

النَّاسُ فَمَا اِلَی ذٰلِکَ سَبِیْلُ وَ لکِنْ اَھْلُھَا یَحْکُمُوْن عَلٰے مَنْ غَابَ عَنْھَا ثُمَّ لَیْسَ لِلشَّاھِدِ اَنْ یَرْ جِعَ وَلَا لِلْغَائبِ ان یَخْتَارَ

راہ بھی نہ نکل سکتی لیکن معتمد علیہم لوگ حاضر نہ ہونے والوں پر حکم دے دیتے ہیں۔پھر نہ موجود رہنے والے کو رجوع کا حق رہتا ہے اور غائب کو اختیار کا۔

اعتراض نمبر ۲۵۸:۔ کیا نہج البلاغہ ص ۱۰۵ ج ۲ کی اس عبارت سے حسب ذیل امور ثابت نہیں ہوتے۔

(۱) حضرات خلفاء ثلاثہؓ سیدنا علیؓ کے نزدیک برحق امام تھے۔

۲:۔ حضرت علیؓ انتخاب کرنے والوں کے فیصلے پر راضی تھے۔

۳:۔ حضرت علیؓ نے خلفاً اس لئے بیان فرمایا تا کہ کسی کو خلفاء ثلاثہ کی خلافت میں شک و نہ رہے۔

اعتراض نمبر ۲۵۹:۔ فرمایئے آپ کے نزدیک خلافت کا مدار قرب نسب پر ہے یا نہ۔

اعتراض نمبر ۲۶۰:۔ اگر قرب نسب پر ہے تو حضرت علی مرتضیٰؓ کے اس قول کا کیا جواب ہے۔

اِنّ احَقَّ النَّاسِ بِھٰذِا لْاَمْرِ اَقْوَاھُمْ عَلَیْہِ وَاَعْلَمَھُمْ بِاَ مْرِاللّٰہِ فِیْہِ ؕ

بلا شبہ امر خلافت کا زیادہ حقدار قوی اس امر میں خدتعالےٰ کے مراد کو زیادہ جاننے والا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۶۱:۔ اور اگر قرب نسب پر مدار نہیں ہے تو اختلاف نہ رہا تو تسلیم سے کیوں انکار ہے۔

# چونکہ خلافت کا مدار تحقق ایمان اور اعمال صالحہ پر ہے
# اس لیئے ذیل میں اعتراضات کا رخ ان مباحث کیطرف ہوگا

اعتراض نمبر ۲۶۲:۔ فرمایئے آپ کے نزدیک حضور علیہ اسلام کے جملہ صحابہ کرامؓ ایمان دار تھے۔

اعتراض نمبر ۲۶۳:۔ اور اگر بعض ایماندار تھے تو اکثر محروم تو ان کی خصوصیت پر دلائل بیان کیجئے۔ اور انکے اسماء کا ذکر کیجئے۔

اعتراض نمبر ۲۶۴:۔ اور جو اکثر ایمان سے محروم ہیں ان کے متعلق تشریح
کیجئے کہ حضور علیہ اسلام کے زمانے میں بھی ایمانسے محروم تھے یا آپ کے زمانہ میں ایماندار تھے۔ اور آپ کی وفات کے بعد ایمان سے خالی ہو گئے۔

اعتراض نمبر ۲۶۵:۔ اگر آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور کے زمانے میں ہی مسلمان نہیں ہوئے تھے تو ذیل کی آیت کا جواب دیجئے۔

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَ ھَاجَرُوْاوَجَاھَدُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ الَّذِیْنَ اُوَوْ اوَّنَصَرُوْاُوْلٰئِکَ ھُمُ الْمُؤْ مِنُوْنَ حَقّاًلَھُمْ مَغْفِرۃ وَ رِزْقٌ کَرِیْمٌ.

اور جولوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں راہ جہاد کئے اور جن لوگوں نے جگہیں دیں اور امداد یں کیں یہی وہ لوگ سچے ایمان دار ہیں ان کے لیئے بخشش اور پسندیدہ روزی ہے۔

اعتراض نمبر ۲۶۶:۔ جب صحابہ کرام کی ایمانی کیفیت کی شہادت علیم بذات الصدور نے دے دی تو انکار کی وجہ کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۶۷:۔ شقاق کے معنی بتائیے اور یہ بھی بتائیے کہ صحابہ کرام کے مخالفین جب شقاق میں ہوئے تو صحابہ کرام کے لئے کونسا لقب تجویز کیا جائیگا۔

اعتراض نمبر ۲۶۸:۔ وَ اِذَا قِیلَ لَھُمْ اٰمِنُوْ کَمَا اٰمَنَ النَّاسُ

ؔمیں الناس سے مراد کون لوگ ہیں اور الناس پر الف لام نحوی لحاظ سے کونسا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۶۹:۔ قَالُوْ انُؤمِنُوْ کَمَا اٰمَنَ السُّفَھَاءُ ؕ

میں منافقین مغرضانہ جملہ کن کے حق میں استعمال کیا تھا وہ صحابہ کرام تو نہیں تھے سوچ کر جواب مرحمت فرمایئے۔

اعتراض نمبر ۲۷۰:۔ اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآ وٰلکِن لَّا یَعْلَمُوْنَ

ؔمیں کیا بیوقوف اور جاہل خدا تعالےٰ نے صحابہ کرام کے ایمان منکروں اور دشمنوں کو تو نہیں فرمایا۔

اعتراض نمبر ۲۷۱:۔ اَللّٰہُ وٰلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ یَخْرِجُھُمْ مِنَ الظُّلمٰتِ اِلیٰ النُّوْرِ ؕ

اللہ تعالےٰ سر پرست ہے ایمانداروں کا۔ اندھیروں سے نکال کر اجالوں میں لے جاتا ہے۔

میں اولاً بالذات جن لوگوں کے متعلق خدا تعالےٰ نے سر پرستی کا اعلان فرمایا ہے۔ اور ان کو ظلمات سے نور کی طرف لانے کا ذکر فرمایا ہے۔ ان سے مراد صحابہ کرام ہیں یا حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ مکرمین۔

اعتراض نمبر ۲۷۲:۔ اگر آیت میں عزت رسول مقبولؐ مراد لی گئی ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ آپ حضرات ان کو معصوم سمجھتے ہیں اور اس میں ظلمات سے نکالنے اور نور ایمان میں لانے کا ذکر ہے۔ جو کہ اول زمانہ میں غیر معصومیت پر دلالت کرتا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۷۳:۔ اور اگر صحابہ کرام مراد ہیں تو پھر ان کے ایمان میں شبہ کرنا غلط ہے جب کہ ان کے مذہب کو نور سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۷۴:۔ فَاعْفُ عَنْھُمْ وَ اَسْتَغْفِرْ لھم وَ شا وِرْھُمْ فِےِ الْاَمْرْ ؕ

پس آپ نے ان سے درگذر فرمایئے اور ان کے لیئے بخشش طلب فرمایئے اور ان سے مشورہ طلب فریئے۔

میں فرمایئے حضور علیہ اسلام کو کن لوگوں سے مشورہ لینے کا حکم دیا ہے۔ صحابہ کرام سے یا عترت رسول مقبول ہے تو وَ اسْتَغْفِرْ لَھُمْ ؕ کا کیا جوڑ ہے۔

اعتراض نمبر ۲۷۵:۔ کیا مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ خالص ایمانداروں کے لئے نہیں ہوتا اگر جواب اثبات میں ہے تو قرآن سے انحراف کی وجہ کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۲۷۶:۔ اگر صحابہ بقول شما بعض دیناوی مفاد کی خاطر ایمان لائے تھے تو فرمایئے اس وقت مکہ معظّمہ میں حضور علیہ اسلام پر درود

مغلوبیت کا تھا یا غلبے کا۔

اعتراض نمبر ۲۷۷:۔اگر دور غلبے کا تھا تو وطن مالوف سے ہجرت کی کیا وجہ تھی طائف میدان میں تکلیفیں کیوں جھیلیں۔

اعتراض نمبر ۲۷۸:۔اور اگر مغلوبیت کا دور تھا تو پھر دنیاوی مفاد مقصود رہا جب دنیاوی مفقود رہا تو لامحالہ ان کا ایمان رضائے الٰہی کی خاطر ہی ہوگا۔فرمایئے انکار کے وجوہ کیا ہیں۔

اعتراض نمبر ۲۷۹:۔اگر تسلیم کرلیا جائے کہ صحابہ کرام روز اول سے العیاذ با اللہ ایمان دار نہیں تھے۔تو فرمایئے قرآن مجید کی قرآنی آیت میں سابقین اولین مہاجرین وانصار اوران کے تبعین کے لئے جنت میں ابدالآباد تک رہنے کی بشارت کیوں دی گئی ہے۔

اعتراض نمبر ۲۸۰:۔کیا بغیر مومن کے لئے بہشت کا استحقاق شریعت مطہرہ میں ثابت ہے۔

اعتراض نمبر ۲۸۱:۔اگر وہ مومن کامل نہ تھے تو رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمۡ وَرَضُوۡ عَنۡہُ کا کیا مطلب ہے۔

اعتراض نمبر ۲۸۲:۔کیا (فَوۡزٌ عَظِیۡمٌ سے بڑی کامیابی سے بڑی کامیابی ایمانداروں کے بغیر کسی کے لئے ہوسکتی ہے۔

اعتراض نمبر ۲۸۳:۔کیا قرآن مجید میں صحابہ کرام کے ایمان کو لوگوں کے ایمان کی مقبولیت کا معیار نہیں بتلا گیا۔

فَاِنۡ اٰمَنُوۡ بِمثلِ مَا اٰمَنۡتُمۡ بِہٖ فَقَدۡ اھۡتَدَ وۡ اَقَانِ تَولَّوۡ فَاِنّا ھم فِیۡ شِقَاقٍ

پس اے صحابہ کرام اگر وہ منافق تمہاری طرح ایمان لے آئیں تو وہ پس وہ ہدایت پا گئے پس اگر وہ پھر جائیں تو بلاشبہ وہ بدبختی میں ہیں۔

اعتراض نمبر ۲۸۴:۔اگر صحابہ کرام مراد ہیں تو بر سبیل عدم ایمان ان کے لئیے اعلان معافی حکم مغفرت اور ترغیب مشاورت کیوں۔

اعتراض نمبر ۲۸۵:۔حضرتؐ کے زمانے میں جو لوگ قتل وقتال اور میدان جہاد میں رحلت کر جاتے تھے ان کو کس لقب سے عقب کیا جائے موتیٰ سے یا شہداء سے۔

اعتراض نمبر ۲۸۶:۔اگر موتیٰ سے یاد کیا جائے تو آیت کا کیا جواب ہے۔

## وَ لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِےۡ سَبِیۡلِ اللہِ اَمۡوَاتاً بَلۡ اَحۡیَاءٌ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ یُرۡزَقُوۡنَ فَرِحِیۡنَ بِمَااٰتٰھُمُ اللہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کیے گئے ان کو مردہ گمان مت کرو بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو ان کو عطا کرتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۲۸۷:۔کیا بے ایمان لوگوں کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے رزق ملے گا کیا خوب وحزن کا اٹھا لینا اور نعمتوں سے مالا مال کردینا اور فضل عمیم کا عطا ہونا ان کے ایمان کامل پر دلالت نہیں کرتا۔

اعتراض نمبر ۲۸۸:۔اگر وہ ایماندار نہیں تھے تو آیت مقدسہ کے آخر میں خدا تعالےٰ نے کن لوگوں کے حق میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ ایمان

دارزوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔

اعتراض نمبر۲۸۹:۔اگر شہداء سے تعبیر کیا جائے تو محالہ آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔کہ قبل از شہادت ان کا ایمان کامل تھا تا کہ شہادت کے لقب سے ملقب کئے جا سکیں۔

اعتراض نمبر۲۹۰:۔جب تک شہداء کی ارواح اور اجسام سے خدا تعالےٰ کی محبت تسلیم نہ کی جائے کیا تصور شہادت کے خلاف واقع نہیں رہتا،

اعتراض نمبر۲۹۱:۔یاایّھا النبیُّ حَسبُکَ اللہُ وَ مِنَ اتَّبَعَکَ من المُؤمِنِین ْ

اے میرے تجھے اللہ کافی اور وہ لوگ جو ایماندار ہیں تیرے تابعدار ہیں۔فرمایئے حضرت علیہ اسلام کو جن ایمان داروں کی معیت ورفاقت پر اطمینان دلایا گیا ہے۔ان کے اسماء گرامی بیان فرمایئے۔

اعتراض نمبر۲۹۲:۔ان مومنین سے مراد صحابہ کرام ہیں یا صرف سیدنا علی اوران کے تین ساتھی اگر صحابہ کرام مراد ہیں تو مطلوب حاصل ہوا اور اگر صرف سیدناؓ اوران کے تین یا دو ساتھی ہیں تو۔

اِنْ یَکُنْ مِنکُمْ عِشرُوْنَ صَابِرُوْنَ یَغلِبُوْ مِأَ تَیْنِ وَ اِنْ یَکُنْ مِن کُمْ مَاتَۃٍ یَغْلِبُوْاَلْفاً مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا.

اگر تم میں سے صبر کرنے والے ہوں تو غالب آئیں گے دوسو پر اور اگر ہوں تم میں سے ایک سو غالب آئیں گے ہزار کافروں پر۔

کا کیا جواب ہے جب کہ خالص ایمان داروں کی تعداد نہ بیس تک تھی اور نہ سو تک۔

اعتراض نمبر۲۹۳:۔ نیز اسی طرح

اِنْ یَکُنْ مِنکُمْ اَلْفُ یَغْلِبُو اَلْفیْنِ باِذْنِ اللہِ ْ

اگر تم میں سے ہوں ایک ہزار خدا کی اجازت سے دو ہزار پر غالب آئیں گے میں جن سو یا ہزار کا ذکر کیا گیا ہے وہ بے اصل بے معنی خلاف واقع ہے یا واقع کے مطابق ہے۔

اعتراض نمبر۲۹۴:۔اگر خلاف واقع ہے تو کلام صادق نہ رہی اور اگر مطابق واقع ہے تو تمہارا دعوے باطل ٹھرا بہر حال جواب چاہیئے۔

اعتراض نمبر۲۹۵:۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَ ھَاجَرُوْ وَ جَاھَدُوْا بِاَ مْوَالِھِمْ وَاَنْفسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ ْ

بلا شبہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ ہجرت کی اللہ کے راستے میں۔مصداق بیان فرمایئے اوران کے اسماء گرامی سے مطلع فرمایئے جو لوگ ان مذکورہ صفات سے موصوف ہوئے۔

**اعتراض نمبر۲۹۶:۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَ ھَا جَرُوْ وَ جَاھَدُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ بِأ مْوَالِھِمْ وَ اَنفُسِھِمْ اَعْظَمَ دَرَجَۃَ عِنْدَاللہِ وَ أُوْلٰئِکَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ یُبَشِّرھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَۃٍ مِنْہُ وَ رِضْوَانٍ وَ جَنّٰتٍ لَھُمْ فِیْھَا نَعِیْمُ مُقِیْمُ خَالِدِیْنَ فِیْھَا اَبَداً اِنَّ اللہ عِنْدَہُ اَجرُ عَظِیْمُ .**

بلاشبہ جو لوگ ایمان اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اموال اور جانوں کے ساتھ جہاد کیا یہ لوگ خدا کے نزدیک بہت درجے والے ہیں خدا تعالیٰ ان کو اپنی رحمت اور رضامندی اور بہشتوں کی خوش خبری دیتے ہیں جس میں نعیم مقیم ہوں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے بلاشبہ اللہ تعالےٰ کے پاس اجر عظیم ہے )(پ۱۰)

فرمایئے حضرت صلے اللہ کے صحابہ کرام جمیع مہاجرین کے حق میں آپ اس آیت کو تسلیم کرتے ہیں یا نہیں۔

اعتراض نمبر۲۹۷:۔اگر تسلیم نہیں کرتے تو وہ جو انکار بیان کیجئے۔

اعتراض نمبر۲۹۸:۔اور اگر تسلیم کرتے ہیں تو ہماری دعوے ثابت ہوتا ہے جواب دیجئے۔

اعتراض نمبر۲۹۹:۔اگر صحابہ کرام کو الصیاذ باللہ خالی از ایمان تصور کیا جائے

تو کیا ان کو مہاجرین کے لقب سے نوازا جاسکتا ہے۔

اعتراض نمبر۳۰۰:۔ جب بقول شما وہ حضرات خالی از ایمان تھے (العباذ اللہ ) تو تبیشر ،خلود ا، رحمت ۳ ،خبر رضا مندی ۴، وخول جنت ۳، ۔خلود فی الجنت اور اس پر تائید کی بشارت اور اجر عظیم کا تذکرہ کیوں۔

اعتراض نمبر۳۰۱:۔سورۃ آل عمران میں ہے۔

**فَالَّذِیۡنَ ھَا جَرُوۡ ا وَا اُخۡرِ جُرا مِنۡ دِیَارِھِمۡ وَ اُوۡذُوۡم فِیۡ سَبِیۡلِیۡ وَ قَاتَلُوۡ وَ قُتِلُوۡ لاُ کَفِّرَنَّ عَنۡھُمۡ سَیِّأَتِھِمۡ وَ لَا دُخِلَنَّھُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِھَا الۡاَنۡھَارُ ثوا باً مِنۡ عِنۡدِ اللہِ وَ اللہُ عِنۡدَہٗ حُسۡنَ الۡثَوَّابُ ۚ**

پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستے میں تکلیفیں دیئے گئے اور جہاد کیا بلاشبہ ان سے ان کے گناہوں کا کفارہ کروں گا اور ان کو ایسی بہشتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ثواب اور تعالےٰ کے پاس بہترین ثواب ہے۔

اعتراض نمبر۳۰۲:۔فرمایئے اس آیت پر آپ حضرات کا ایمان ہے یا نہ۔

اگر ایمان ہے تو آیت کا مصداق بن سکتے ہیں یا نہیں اگر نہیں بن سکتے تو کیوں اور اگر بن سکتے ہیں تو لامحامولہ ان کو بموجب آیت ہذا صحیح الایمان اور صحیح الہجر ۃ ماننا پڑے گا۔

اعتراض نمبر۳۰۳:۔اور اگر صدیق اکبرؓ کے اس مفہوم میں داخل نہیں ہیں تو امتناعی وجوہ بیان کیجئے۔

اعتراض نمبر۳۰۴:۔صحابہ کرام کی ہجرت نمبر ا اور مکہ معظّمہ سے اخراج یعنے جبریہ طور پر ترک وطن اور ایذاء فی سبیل اللہ نیز میدان کارزار میں

قتل وقتال اور جہاد کیا ثبوت ایمان کے لئے کافی نہیں۔

اعتراض نمبر۳۰۵:۔ جب مسلمان کفار ومشرکین کے مقابلہ میں اقلیت میں تھے اور مشرکین مکہ کے ہاتھ میں سیاست دبدبہ، اور ظاہری وقار تھا آخر کس مقصد کی خاطر صحابہ کرام ان کے ہاتھوں برداشت کرتے تھے۔

اعتراض نمبر۳۰۶:۔ جان کس قدر عزیز ہے بشہادت خداوندی جن صحابہ کرام نے اپنی جان کو نہ تیغ کرادیا اور مقابلے میں اپنے رشتہ داروں کی بھی پرواہ نہ کی کیا یہ آیت ان کے کمال ایمان پر دلالت نہیں کرتی۔

اعتراض نمبر۳۰۷:۔وَ السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْن مِنَ المُهَاجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبِعُوْهُمْ بِاِ حْسَانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ وَرَ ضُوْ عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَداً ذٰلکَ الْفُوْ ز لْعَظِیْمُ ْ

ایمان میں سبقت لے جانے والے مہاجرین اور انصار اور ان کے تابعدار نیکی میں اللہ ان سے راضی ہو گیا وہ خدا سے راضی ہو گئے اور خدا تعالےٰ نے ان کے لئے بہشتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے۔

اس آیت میں سابقون اولون من المہاجرین والانصار سے صحابہ کرام کی کونسی جماعت مراد ہے دلائل سے بتایئے۔

اعتراض نمبر۳۰۸:۔مہاجرین سابقین اور انصار سابقین کے تبعین سے مراد کون ہیں۔

اعتراض نمبر۳۰۹:۔کیا جنت کی بشارت ان متبعین کے لئے ہے جو صحابہ کرام کے زمانے میں موجود تھے یا قیامت تک مسلمانوں کے لئے ہے۔

اعتراض نمبر۳۱۰:۔کیا ابوبکر صدیق ؓ سیدہ خدیجہ اور زید بن حارثہ اور حضرت ؓ المرتضےٰ عنہم اجمعین مہاجرین میں شامل ہیں یا نہ؟

اعتراض نمبر۳۱۱:۔اگر شامل ہیں تو علی سبیل الاستوا یعنے اس فضیلت ذکر اور بشارت جنت میں سب کے سب برابر کے شریک ہیں یا کم وبیش ہر دوشقوں پر دلائل سے روشنی ڈالئے۔

اعتراض نمبر۳۱۲:۔ جب ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت علی ؓ السابقون الاولون من المہاجرین میں داخل ہیں تو لامحالہ ان کے لئے جنت بھی واجب ہوگی۔اور خلود بھی۔کیا دخول جنت اور خلود فی الجنۃ ثبوت ایمان کی دلیل نہیں۔

اعتراض نمبر۳۱۳:۔اگر ان حضرات میں سے ایک کے لئے واجب ہے اور باقی سب کے لئے جہنم تو اسی آیت کے اندر حرف استثناء دکھایئے۔

اعتراض نمبر۳۱۴:۔ جب مہاجرین وانصار اور ان کے متبعین کے لئے رضائے الٰہی کا سرٹیفیکیٹ ثابت ہے تو کیا ان کے ایمان کے لئے یہ کھلی دلیل نہیں۔

اعتراض نمبر۳۱۵:۔کیا رضائے الٰہی منکرین دین کے لئے ہوسکتی ہے؟

اعتراض نمبر۳۱۶:۔اگر ہوسکتی ہے تو دلیل لایئے۔؟

اعتراض نمبر۳۱۷:۔اور اگر نہیں ہوسکتی اور یقیناً نہیں ہوسکتی تو پھر آپ کو صحابہ کرام ؓ کے کامل الایمان کیوں اعتراض ہے جبکہ رضائے خدا

وندی انہیں کے لئے اوران کے متبعین کے لئے ہے۔

اعتراض نمبر ۳۱۸:۔دخول فی الجنت اور محض ان کے لئے جنت کا تیار ہونا ان دونوں میں زمیں آسمان کا فرق ہے۔پس اگر قرآنی نص کے مطابق تسلیم کرلیا جائے کہ بہشتیں صحابہ کرام کے لئے تیار کی گئی ہیں اور ساتھ ساتھ بقول شیعہ یہ بھی مان لیا جائے کہ وہ حضرات جنت سے محروم رہیں گے تو خداوند تعالے کے علم غیب میں نقص تو لازم نہیں آئے گا۔

اعتراض نمبر ۳۱۹:۔اگر یہ آیت صرف عترت رسول کے حق میں ہے تو آیت کا مفہوم ان حضرات پر کس طرح چسپاں ہوگا۔

اعتراض نمبر ۳۲۰:۔**وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡ كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَا لُوۡآاَنُؤۡ مِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ**

اور جب کہا جاتا ہے تو منافقوں کو کہ ایمان لاؤ جس طرح ایمان لائے ہیں لوگ کہتے ہیں کیا ہم اسی طرح ایمان لائیں جسطرح بیوقوف ایمان لائے ہیں خبردار بلاشبہ وہی بے وقوف ہیں میں الناس سے مراد کون ہیں اور کن ایمان کو سامنے رکھ کر نمونہ بنایا گیا ہے اور لوگوں کو ایمان لانے کا حکم دیا ہے

اعتراض نمبر ۳۲۱:۔اگر اس مراد صرف سیدنا علیؓ لئے جائیں تو وہ کن اصول کے ماتحت۔

اعتراض نمبر ۳۲۲:۔پھر ایک فرد پر الناس کے اطلاق کی وجہ قابل دریافت ہے۔

اعتراض نمبر ۳۲۳:۔کیا صحابہ کرام کو بے وقوف کہنے پر خدا تعالے کا اظہار غضب ان کے کامل الایمان ہونے پر دلالت نہیں کرتا۔

قرآن مجید میں کیا ہے۔

## فَضَّلَ اللّٰهُ الۡمُجَاهِدِيۡنَ علٰے القٰعِديۡنَ اَجراً عَظِيۡماً دَرَجٰتٍ مِنۡهُ وَ مغفرةوَّرَحۡمَةً وَكَانَ الله غفورًارَحِيۡمًا ؕ

خدا تعالے نے مجادین کو بیٹھنے والوں پر اجر عظیم کی فضیلت دی خدا تعالےٰ کی طرف سے درجات ہیں اور بخشش اور رحمت اور اللہ تعالےٰ عضور رحیم ہے میں مجاہدین سے کونسے صحابہ مراد ہیں اگر وہی ہیں جن لا باوجود ان کی برکت سے دین کو ترقی نصیب ہوئی اور انہیں کے لئے اور کو نسی نص درکار ہے۔

اعتراض نمبر ۳۲۴:۔قرآن مجید میں ہے۔

**آلٓمٓ غُلِبَتُ الرُّوۡمُ فِی اَدۡنٰی الۡاَرضِ وَ هُمۡ مِن بَعۡدِ غَلَبِهِم سَيَغۡلِبُوۡنَ فِیۡ بِضۡعُ سِنِيۡنَ لِلّٰهِ الاَمۡرُمِنۡ قبلُ وَ مِنۡ بَعۡدُ وَ يَوۡمَئذٍ يَفۡرَحُ المومنون بِنَصۡرِالله يَنۡصُرُ مَنۡ يَشاءُ وَ هُوَ الۡعَزِيۡزالرَحِيۡم ؕ**

بہت قریب کے ملک میں رومی نصاریٰ اہل فارس آتش پرستوں سے ہار گئے مگر یہ لوگ عنقریب ہی اپنے ہاجانے کے بعد چند سالوں میں پھر اہل غالب پر فارس آجائیں گے۔کیونکہ ہر امر کا اختیار خدا تعالےٰ کو ہے اور اس دن ایماندار لوگ خدا کی مدد خوش ہو جائیں گے وہ اور وہی

غالب رحم والا ہے۔

اس آیت کا پورا ترجمہ بیان کیجئے اور بتایئے کے یہ خداوندی عہد کس دور میں پورا ہوا اس عہد کے خلیفہ کا نام کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۳۲۵:۔ یفرح المومنون سے کیا مراد ہے اور مومنین کی نشاندہی کیجئے اور ان کی فرحت وسرور جن وجوہ کی بناء پر ہوتی ہے وہ بیان کیجئے۔

اعتراض نمبر ۳۲۶:۔اگر فاتحین حضرات ایماندار نہیں تھے تو فروع کافی کتاب الروضہ ص ۱۳۷ کی اس عبارت کا کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر ۳۲۷:۔اِنَّما غلب المُوٴمنون عَلٰے فادس فی اِمارة عُمر ؕ

بلاشبہ مومن لوگ فارس پر حضرت عمر فاروق کے دور خلافت میں غالب ہوئے۔

اعتراض نمبر ۳۲۸:۔ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡ وَ هَا جَرُوۡاوَجَاهَدُوۡ فِے سَبِیۡلِ اللہِ بِاَ مۡوَالِهِمۡ وَ اَنۡفُسِهِمۡ اَعۡظَمُ دَرَجَةً عِنۡدَ اللہِ وَ اُوۡلٰئکَ هُمُ الۡفَائِزُوۡنَ ؕ

اموال اور جانوروں سے بہت بڑا درجہ ہے خدا کے نزدیک اور یہی لوگ وہی کامیاب ہیں۔

کیا اس آیت میں مہاجرین کو فائز المرام نہیں کہا گیا اور ان کا بشہادت خداوندی فائز المرام ہونا ایمان دار ہونے پر دال نہیں۔

اعتراض نمبر ۳۲۹:۔ وَ اُخۡرِجُوۡ مِنۡ دِیَارِهِمۡ وَ اُوۡذُوۡ فِے سَبِیۡلِیۡ وَ قَاتَلُوۡ وَقُتِلُوۡ لَا کَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَیِّاٰتِهِمۡ وَلَا دُخِلَنَّ هُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ثَوَاباً مِنۡ عِنۡدَاللہِ وَاللہُعِنۡدَهٗ حُسۡنَ الثَّوَّابِ ؕ

پس جن لوگوں نے ہجرتیں کیں اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں تکلیفیں دیئے گئے اور جہاد اور شہید کئے گئے ضرور ان کے گناہوں کو گرا دوں گا۔اور ان کو ایسی بہشتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور خدا تعالٰے کے ہاں ثواب ہے اور اللہ تعالٰے کے بہتر ثواب ہے۔

اگر صحابہ کرام بقول شماء ایمان دار نہیں تو انہوں نے ہجرت کیوں کی اور اپنے گھروں سے نکالے کیوں گئے اور ان کو تکلیفوں کا نشانہ کیوں بنایا گیا۔

اعتراض نمبر ۳۳۰:۔ جب مہاجرین کے لئے خدا تعالے نے ان کے گناہوں کو بخش دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور ان کو بہشتوں میں داخل کرنے کی بشارت دی ہے تو ان کے مخالف ایمان ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اعتراض نمبر ۳۳۱:۔ لِلۡفُقَراءِ الۡمهٰجِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡ مِنۡ دِیَارِهِمۡ وَ اَمۡوَالِهِمۡ یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِنَ اللہِ وَ رِضۡوَاناً وَ یَنۡصُرُوۡنَ اللہَ وَ رَسُوۡلِهٖ اُو لٰئِکَ هُمُ الصَّادِقُوۡنَ ؕ

ان فقراء مہاجرین کے لئے جو اپنے گھروں سے اور مالوں سے نکالے گئے خدا تعالٰی کی فضل اور رضامندی کو طلب کرتے ہیں اور خدا اور اس کے رسولؐ کے دین کی مدد کرتے ہیں۔یہی لوگ سچے ہیں۔

کیا اس آیت میں خدا تعالٰے نے مہاجرین حضرات کے عزم خالص کی گواہی نہیں دی۔اور آپ حضرات کے جمیع شکوک وشبہات کی تردید

نہیں کی

اعتراض نمبر۳۳۲:۔کیا خدااوراس کے دین اوراس کے رسول مقبول کے ناصرین کے متعلق عدم ایمان کا شبہ کرنا درست ہے۔

اعتراض نمبر۳۳۳:۔کیا صدق فی دعوی الایمان اور کفر یک جا جمع ہوسکتے ہیں۔

اعتراض نمبر۳۳۴:۔اگر اہل بدر صحابہ کرام ایمان نہیں تھے (معاذ اللہ) تو

## اذتقول لِلْمُوْمِنِیْنَ اَلَنْ یَکْفِیَکم رُبُّکُمْ ثَبلٰثةِ الٰانِ مِنَ الْمَلا ئکَةِ مُنْزِلِیْنَ ْ کا کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۳۳۵:۔کیا امداد الٰہی کفار کے لئے بھی نازل ہوسکتی ہے اور کیا ملائکہ رحمت مخالفین دین کے لئے بھی اتر سکتے ہیں۔

اعتراض نمبر۳۳۶:۔اگر مجاہدین احد پر اعتراض ہے تو اِذْ غدوْتَ مِنْ اَهْلِکَ تبوئُ المُؤ مِنِن ْ کا کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۳۳۷:۔اور اگر ان کی پسپائی دل میں کھٹکتی ہے تو آپ آنکھوں سے تعصب کے محدب شیشے اتار کر اَللّٰہُ وَ لیّھُمَا کو غور سے کیوں نہیں دیکھتے تا کہ شبہات کا اندفاع ہوسکے۔

اعتراض نمبر۳۳۸:۔اگر آپ مجاہدین احد کے پسپا ہونے کو زیر نظر لاتے ہیں تو وَ لَقَدْ عَفَا عَنْکُمْ سے کیوں منہ پھیر لیتے ہیں۔

اعتراض نمبر۳۳۹:۔اسی طرح اگر ان کا یہ فعل بقول شماء ارتکاب کفر تھا تو وَاللّٰہُ ذُوْفَضْلٍ عَلٰی المُوْ مِنِیْنَ ْ کا کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۳۴۰:۔اعلام الوری یا اعلام الہدی ص ۵۳ میں ہے لما اشدت قریش فی اذی رسول اللہ و اصحابہ کہ جب قریش حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کو تکلیف دینے کے بارے میں سخت ہوگئے۔

فرمایئے قریش جن اصحاب پر سختی کرتے تھے وہ کون تھے اور ان پر سختیاں کیوں کرتے تھے اپنا ہمنوا سمجھ کر یا حضور اکرم کا ہمنوا سمجھ کو دونوں شقوں پر مدلل روشنی ڈالئے۔

اعتراض نمبر۳۴۱:۔جلاء العیون مصنفہ ملا باقر مجلسی کی عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ سیدنا علی المرتضی کو سیدنا ابوبکرؓ اور سیدنا عمرؓ تھے اور کشف الغمہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کا گواہ حضور علیہ اسلام نے ابوبکرؓ وعمرؓ طلحہؓ وزبیر رضی اللہ عنہم کو بنایا۔

فرمایئے اس انکشاف تام کے بعد بھی ان کے ایمان پر اعتراض کیا جا سکتا ہے۔

اعتراض نمبر۳۴۲:۔اسی طرح سیدنا علیؓ کی موجودگی میں سیدنا عمرؓ نے سیدہ اشہر بانو کا نکاح سیدنا حسینؓ سے کیا بحوالہ اصول کافی برحاشیہ مرٔ ۃ العقول ص ۳۹۵ فرمایئے کیا ارشاد ہے۔

اعتراض نمبر۳۴۳:۔الدرۃ النجفیۃ شرح نہج البلاغہ ص ۲۲۵ میں ہے۔

وَکَانَ عِنْدَ خِفَّۃ مَرْضِہٖ یُصَلِّی بِا لنّاسِ بِنَفْسِہٖ فَلَمَّا اَشْتَدَّ بِہٖ الْمَرْضُ اَمَرَابَا بَکْرٍاَن یُصَلِّے بِا لنَّاسِ ْ

اور حضور اکرم کو جب تکلیف تھوڑی ہوتی تھی تو خود نماز پڑھاتے تھے پس جب تکلیف شدید ہوگئی تو حضورؐ نے ابوبکر صدیقؓ کو حکم فرمایا کہ لو

گوں کونماز پڑھائیں۔

فرمایئے اگر سیدنا صدیق اکبرؓ بقول شما فاقد الایمان یا ناقص الایمان تھے تو آپ نے ان کو منصب امامت پر فائز کیوں کیا۔

اعتراض نمبر۳۴۴:۔اگر خدا تعالےٰ کے نزدیک صدیق صحیح الایمان نہیں تھے تو شب ہجرت رفاقت کے لئے ان کا انتخاب کیوں کیا ملاحظہ فرمایئے۔تفسیر امام حسن عسکری ص ۱۸۹ اور حیات القلوب ص ۳۵۰ ج (۲) اور غذوات حیدری ص ۶۵ ترجمہ حملہ حیدری۔

اعتراض نمبر۳۴۵:۔اگر بقول شما حضرت صدیقؓ نزد رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم خالی از ایمان تھے تو آپ نے رفیق کیوں بنایا۔

اعتراض نمبر۳۴۶:۔اگر سیدنا علیؓ کے نزدیک ہجرت صدیق اکبرؓ مشتبہ الایمان تھے تو حضور علیہ اسلام کو ان کے ساتھ کیوں جانے دیا۔

اعتراض نمبر۳۴۷:۔ وَا لّـذِیۡنَ ھَاجَرُو فِی اللہِ مِن بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡ النبوَّ نَّھُمۡ فِی الدُنۡیا حَسَنَۃً وَ لَاَ جرُالاخرۃ اکبَر وَلَوۡ کَانُوۡ یَعۡلَمُوۡنَ ۡ

فرمایئے مکہ معظّمہ میں جن لوگوں پر ظلم کیا گیا اس کی علت نمائی کیا ہے۔

اعتراض نمبر۳۴۸:۔بسبب ظلم معاندین مکہ مکرمہ سے کن لوگوں نے ہجرتیں کیں ان کی نشاندہی فرمایئے۔

اعتراض نمبر۳۴۹:۔مذکورہ قسم کے حضرات کے ساتھ دنیاء میں غلبے کا وعدہ پورا ہوا یا نہ اگر ہوا تو کیسے۔ورنہ عہد الٰہی میں نقص تو لازم نہیں آئے گا۔تفصیل درکار ہے۔

اعتراض نمبر۳۵۰:۔وَ اِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ اَھۡلِکَ نبُوّی المومنین مقاعِدَ لِلقِتَالِ ۡ

اس رسول ایک وقت وہ بھی تھا جب تم اپنے بچوں سے تڑکے ہی نکل کھڑے ہوئے اور مومنین کولڑائی کے مورچے پر بٹھا رہے تھے فرمایئے کن ایمانداروں کو حضور علیہ اسلام نے مورچوں بٹھایا کیا یہ لوگ حضور علیہ اسلام کے صحابہ مجاہدین احد نہ تھے۔

اعتراض نمبر۳۵۱:۔جب وَ لَقَدۡ عَفَا عَنۡکُمۡ فرما کو مولائے کریم نے مجاہدین احد کے خلفشار کو معاف فرمادیا تو اب تک آپ کی زبانوں پر مسلسل شکوہ کیوں ہے۔

اعتراض نمبر۳۵۲:۔کیا صحابہ کرام مدینہ کو چلے گئے تھے یا وہاں منتشر ہو کر واپس آ گئے تھے شق اول کو کوئی شخص ثابت کرنے کی جراءت نہیں رکھتا۔اور شق دوم کی تحقیق من کل الوجہ قرار کے خلاف ہے۔

اعتراض نمبر۳۵۳:۔اگر آپ کے نزدیک بغض ایمان کی وجہ فرار و انتشار تھا تو کعب بن مالک کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے بحوالہ منہج الصادقین ج ۴ ص ۳۵۱۔

کہ چوں وے ندا کردم یا علی یا معاشر المسلمین البشر واہذا رسول اللہ اصحاب متوجہ شدہ بر وجمع شدند و نبیاء درکار راز رانی فرمودہ۔

کہ جب میں نے حضور کو دیکھا تو ندا کی اے علی اے مسلمانوں کے گروہ خوش ہو جاؤ یہ رسول پاک ہیں اصحاب متوجہ کر حجورؐ پر پروانہ جمع ہو گئے اور جنگ شروع کلردی تا آنکہ خدا تعالےٰ فتح و نصرت عطا فرمائی۔

اعتراض نمبر۳۵۴:۔کیا آپ کے نزدیک حضور علیہ اسلام اور حضرات علی سے فرار ثابت نہیں جب کہ آپ کی معتبر کتاب مجالس المومنین ص

۸۹ میں مستطور رہے۔ اگراو بوقت عجز بغار فرار نمود ایں علی بوقت عجز درخانہ بروے خود فرار کرد۔

یعنے اگر حضور نے ہجرت کر کے فرار کیا تو تو حضرت علی نے گھر بیٹھ کر فرار کیا

اعتراض نمبر۳۵۵:۔ ثُمَّ اَنزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَۃً علٰی رَسُوْلِہٖ وَ عَلیٰ المُوْمِنِیْنَ وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لم تَرَوْھَا ۔

پھر اللہ تعالٰی نے اپنی رحمت اپنے رسول پر اور مومنین پر نازل فرمائی اور وہ لشکرہ بھیجے جن کو تم دیکھ نہیں رہے تھے۔ کیا اس میں مجاہدین حنین کے ایمان پر مہر الٰہی ثبت نہیں؟

اعتراض نمبر۳۵۶:۔لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُوْمِنِیْنَ اِذْیُبَا یِعُوْنَکَ تَحتَ الشَجرۃِ ۔

ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔

میں بیعت رضوان کرنے والوں کے ایمان پر خداوندی شہادت موجود ہے۔ کیا پھر بھی آپ کی آنکھوں پر تعصب انکار کے محدب شیشے بحال ہیں۔

اعتراض نمبر۳۵۷:۔ کیا مجاہدین حدیبیہ کے ایمان کے لئے ھُوَا لَّذِیْ اَنزلَ السَّکِینۃَ فِی قُلُوْبِ المُوْ مِنِیْنَ کافی نہیں۔

# بحث در تردید نفاق صحابہ کرامؓ

اعتراض نمبر ۳۵۸:۔اگر آپ کا خیال یہ ہے کہ یہ لوگ عہد نبوت میں بطور نفاق ایمان لائے تھے تو فرمایئے مکی زندگی میں ونبوی سیاست ابو جہل کے قبضے میں تھی یا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں؟

اعتراض نمبر ۳۵۹:۔اگر کہا جائے کہ حضورؐ کے قبضے میں تھی تو خلاف خوف واقع ہے۔اور اگر ابو جہل کے قبضے میں تھی تو پھر منافقت جب بوجہ خوف ہوتی تو صحابہ کرام کو ابو جہل کی پارٹی میں ہونا چاہئے تھا یا حضور کی جماعت میں کچھ تو عقل چاہیے۔

اعتراض نمبر ۳۶۰:۔قرآن مجید میں ہے:۔

## يَا اَيُّهَا النَّبِیّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَ اَغْلُظْ عَلَيْهِمْ

اے نبی اکرم ﷺ کافروں اور منافقوں سے جہاد کیجئے اور ان پر تشدد فرمایئے اگر صحابہ کرام منافق تھے العیاذ باللہ تو فرمایئے حضور علیہ اسلام کو خدا تعالے نے اس کا علم دیا تھا یا نہ۔

اعتراض نمبر ۳۶۱:۔اگر نہیں دیا تو حکم الٰہی کا بے نتیجہ ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہ ناجائز ہے۔

اعتراض نمبر ۳۶۲:۔اور اگر علم دیا تھا تو فرمایئے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کیوں لنہ کی کیا اس سے حکم خداوندی کی خلاف ورزی لازم نہیں آتی۔

اعتراض نمبر ۳۶۳:۔اگر بقول شما ان کا نفاق متصور ہے تو کیا نفاق کا گناہ کفر سے بدتر نہیں جب بدتر ہے تو حضور علیہ اسلام کو صحابہ کرام کی غلطیوں سے درگزر کرنے اور نظر عفو سے کام لینے اور ان کے لئے بخشش طلب کرنے پر مکلّف کیوں بنایا گیا منافقین کے لئے دعائے مغفرت کرنا اور ان کی غلطیاں معاف کرنا اور ان سے مشورہ کرنا جائز ہے جیسا کہ سورت میں وارد ہے۔

## فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْلَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ

اعتراض نمبر ۳۶۴:۔بقول شما انبیاء علیہ السلام اور ائمہ کرام کے لئے علم غیب ضروی ہے اگر حضور کو ان کے نفاق کا علم نہیں تھا تو آپ لوگوں کا مسلک غلط ٹھہرا اور اگر علم تھا تو ان سے قطع تعلق ثابت کیجئے جب کہ جَاهِدِالْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ قرآن میں موجود ہے۔

اعتراض نمبر ۳۶۵:۔ جب قرآن مجید میں وارد ہے۔

اِیۡنَمَا ثُقِفُوۡ ااُخِذُوۡ اوَ قُتِّلُوۡ اتَقۡتِیۡلاً ؕ

جہاں پائے جائیں پکڑ لیے جائیں اور ضرور قتل کردیئے جائیں۔
اور بفرمان ایزدی ایسا کیا گیا تو فرمایئے کیا ان مقتولین میں حضرات صحابہ کرام بھی تھے تو کیا ان کو ان میں شامل کرنا خلاف ایمان نہیں۔
اعتراض نمبر ۳۶۶:۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔
اِنّ الـمنٰفِقِیۡنَ فِے الدَّرکَ الۡاَسۡفَلِ مِنَ النَّارِ ؕ بلاشبہ منافقین جہنم کے نچلے طبقے میں ہے حالانکہ صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما کو ریاض الجَنَّۃِ نصیب ہوا فرمایئے کیا جواب ہے
اعتراض نمبر ۳۶۷:۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَاِذَا قِیلَ لَھُمۡ اٰمِنُوۡ کَمَا اٰمَنَ النَّاسُ قَا لُوۡ ؤااَنُوۡ مِنُ کَمَا اٰمَنَ السُّفَھاء اَلااِنَّھُمۡ ھُمُ السُّفَھاءُ(البقرۃ )

اور جب کہا جاتا ہے ان کو ایمان لاؤ جس طرح لوگ ایمان لائے ہیں ظاہر ہے کہ اس آیت میں منافقین کی تردید کی گئی ہے۔اور منافقین ہی تھے جنھوں نے مسلمانوں کو بیوقوف کا تھا پس اگر صحابہ کرامؓ کو العیاذ باللہ تصور کرلیا جائے تو پھر ایمانداروں کا نام ونشان باقی نہ رہا۔
اعتراض نمبر ۳۶۸:۔ کشف الغمہ ص ۱۰۴ میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کو فرمایا کہ۔
اِنِیّ اَشۡھِدُ کمۡ اِنِیّ زَوّجت فاَطَمۃ بَعلِیّ اِبنِ اَبِیۡ طاَ لِبِ ؕ
میں نے فاطمۃ الزہرا کا نکاح حضرت علیؓ سے کردیا ہے۔تو کیا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لخت جگر کے نکاح کو گواہی کے لئے منافقوں کا انتخاب کیا تھا۔
اعتراض نمبر ۳۲۹:۔ قرآن مجید میں ہے۔

بَشِرِّ الۡمنٰفِقِیۡنَ بِاَنَّ لَھُمۡ عَذَاباً اَلِیۡمَا اَلَّذِیۡنَ یتَحَّذُوۡنَ الکٰفِرِیۡنَ اَولِیَآءَ ؕ (النساء)

منافقوں سے فرمادیجئے کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے جو کہ کافروں کو دوست بناتے ہیں اس آیت سے پتا چلتا ہے کہ منافقین کا تعلق کفار سے تھا۔اس لئے خدا تعالےٰ نے ان کو دردناک عذاب کی دھمکی کی۔گویا کہ نتیجہ یہ نکلا کہ منافق لوگ کفار سے دوست تھے اور جو حضور علیہ اسلام کے محبّ اور جاں نثار تھے وہ منافق نہ تھے ورنہ حضرت کے گروہ میں باالتزام نہ رہتے۔

اعتراض نمبر ۳۷۰:۔اگر یہ لکر کیا جائے جیسا کہ صاحب فلک النجاۃ ص ۸۰ ح ۱ میں منقول ہے کہ حضور علیہ اسلام کے زمانے میں اکابر صحابہ کرام کی چالیس مخفی رہی ہیں اس لئے حضور نے جہاد نہ کیا تو سوال یہ ہے کہ جب صاحب وحی پر مدت العمر تک مخفی رہیں تو تمہارے پاس ان کے نفاق کے متعلق پروردگار عالم کی طرف سے لیٹر آیا ہے۔

اعتراض نمبر ۳۷۱:۔اگر صاحب فلک النجاۃ کی بات کو تسلیم کرلیا جائے تو امر بالجہاد کا کوئی مطلب ہی نہیں رہتا جب کی ان لوگوں پر خدا تعالےٰ نے پیغمبر کو اطلاع ہی دے دی تھی۔

اعتراض نمبر ۳۷۲:۔قرآن مجید میں ہے۔فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ عِظْهُمْ

آپ ان سے منہ پھیر لیجئے مطابق ترجمہ صاحب فلک النجاۃ ص ۸۱ تو فرمایئے کیا حضور علیہ اسلام نے ان سے مظاہرہ اعراض فرمایا۔کیا اسے اعراض کہا جاتا ہے کہ وطن میں رہیں تو ساتھ رہیں سفر کو جائیں تو رفیق بنائیں بیمار ہو جائیں تو امام بنائیں۔

اعتراض نمبر ۳۷۳:۔قرآن مجید میں ہے۔

## اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّ بَهُمْ بِهَا فِى الدُّنْيَا وَ تَزْ هَقُ اَنْفُسُهُمْ وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ (التوبه)

خدا تعالےٰ بلاشبہ چاہتا ہے کہ منافقوں کو حیات دنیا میں عذاب رہے۔ان کی جان بحالت کفر نکلے۔

یہ آیت منافقوں کے حق میں ہے فرمایئے کیا حضور علیہ اسلام کے بعد صحابہ کرام دنیاء میں معذب ہوئے یا موقرہ معزز۔

اعتراض نمبر ۳۷۵:۔جب صحابہ کرام مذکورہ آیت کے مقتضی کے پیش نظر معذب نہ ہوئے تو کیا خداوندی عہد معاذ اللہ غلط نہ ٹھرا۔

اعتراض نمبر ۳۷۶:۔قرآن مجید میں ہے۔

## وَعَدَا اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارِ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

(التو به)

خدا تعالےٰ نے منافقین و منافقات اور بے ایمانوں منکرین دین کو جہنم کا وعدہ دیا ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اب یا تو روضہ رسول مقبول کو جہنم بتایئے اور صدیقؓ و عمرؓ کے ایمان کا قرار فرمایئے۔

اعتراض نمبر ۳۷۷:۔ اگر یہ مکر کیا جائے جیسا کہ صاحب فلک النجاۃ نے ص ۸۲ میں کیا ہے کہ نہ حضور علیہ اسلام کی وصیت تھی اور نہ وارث آل محمد کا حکم تھا تو فرمایئے امام ششم کے اس قول کا کیا مطلب ہے جہاں کسی مٹی کا خمیرہ ہوتا ہے وہاں دفن کیا جاتا ہے۔

اعتراض نمبر ۳۷۸:۔ قرآن مجید میں ہے۔

**ثم لَا یُجَاوِرُوْنَکَ اِلَّا قَلِیْلًا ؕ**

بعدہ آپ کے ساتھ نہ رہیں گے مگر تھوڑی مدت اگر معاذ اللہ صحابہ کرام منافق تھے تو یہ خبر پوری کیوں نہ ہوئی جب کہ صحابہ کرام کے قائدین کو مجاورت نصیب ہوئی صرف صاحب نبوت کی عمر تک نہیں بلکہ قیامت تک۔

اعتراض نمبر ۳۷۹:۔ اگر یہ مکر کیا جائے جیسا کہ صاحب فلک النجاۃ نے ص ۳۸ میں کیا ہے ہذا عذب فرات وہذا ملح اجاج کہ یہ پانی میٹھا ہے اور یہ کڑوا اس طرح حضور علیہ السلام کی رفاقت اور حضرت کا قرب صدیق وفاروق کے لئے باعث نجات نہیں تو یہ سوال یہ ہے کہ وہاں تو اس آیت میں موجود ہے وَجَعَلَ بَیْنَھُمَا اَبْرَزخاً ؕ کہ خدا تعالےٰ نے ان دو دریاؤں کے درمیان حد قائم کر دی ہے۔ اگر طاقت ہے تو روضۂ نبویہ میں اس قسم کی تصریح دکھائی کہ یہ حصہ جنت کا ہے اور یہ حصہ جہنم کا ہے۔

اعتراض نمبر ۳۸۰: تبصریح شما کیا تم نے حضور علیہ السلام نے روضۂ مطہرہ کو ناپاک مقام سے شمار نہ کیا۔

اعتراض نمبر ۳۸۱:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ حضور علیہ اسلام کا کر منافق کے لئے مفید ہوا قرب رسول مقبول کس طرح مفید ہوا تو سوال یہ ہے کہ کرتے پر کرتے والے کو قیاس کرنا خلاف عقل ہے کیونکہ مزکی اور صاحب برکت ہونا کرتے کا کام نہیں کرتے والے کا کام ہے فرمایا اس سے آپ نے حضور علیہ السلام کی توہین نہ کی؟

اعتراض نمبر ۳۸۲:۔ قرآن مجید میں ہے۔

**ھَمُّوا بِمَا لَمْ یَنَالُوْ ؕ (توبہ)**

منافقین اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہوئے حالانکہ حضور علیہ اسلام کے صحابہؓ بحمد اللہ اپنے اپنے مقصود کو پورے طور پر پائے گئے۔ دنیا میں بھی فائز المرام ہوئے عقبےٰ میںؓ۔

اعتراض نمبر ۳۸۳:۔ اگر یہ مکر جائے کہ صدیقؓ وفاروق کے متعلق قرآن میں ہے۔

**لَا تَعْلَمُھُمْ نَحْنُ نَعْلَمُھُمْ ؕ** کہ اے محمد آپؐ ان کو نہیں جانتے ہم جانتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ جب حضورؐ کو خبر نہیں تھی تو موجودہ شیعوں کو کیسے پتا چل گیا۔

اعتراض نمبر ۳۸۴:۔ صدیقؓ فاروقؓ جب وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ ؕ کی فہرست میں آ چکے ہیں تو پھر اس سے انحراف کیوں؟

اعتراض نمبر ۳۸۵:۔ جب قرآن مجید میں وَ لَتَعْرِ فَنَّھُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ کہ آپ ضرور ان کو ان کی بات کے ڈھنگ سے پہچان لیں گے) موجود ہے تو آپ خوامخواہ یہ رٹ کیوں لگائے جاتے ہیں کہ حضور کو ان کا علم نہیں تھا۔

# نبویؐ کی وفات کے بعد متعلق ایمان صحابہ کرام کیمتعلق بحث

اعتراض نمبر ۳۸۶:۔ اگر آپ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ صحابہ کرامؓ بعد از وفات رسول کریمؐ ایمان دار نہیں تھے تو اس آیت کا جواب دیجئے۔

**یاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ مَنْ یرْ تَدْ مِنکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْ تِیْ اللّٰہَ بِقَوْمٍ یُحِبّھُمْ وَ یُحِبُوْ نَہُ اَذِلَّۃً علےٰ الْمُوْمُنِیْنَ اَعِزّۃ عَلٰے الْکَافِرِیْنَ ؕ**

اے ایمان والوتم میں سے جو کوئی اپنے دین میں سے پھر جائے گا۔ پس قریب ہے اللہ تعالٰی ایسی قوم کو ظاہر کر دے گا جنہیں خدا دوست رکھتے ہوں گے ایمان داروں کے ساتھ نرم اور اور منکرین کے ساتھ ہوں گے۔ نیز یہ آیت کن حالات پر صادق آئی۔

اعتراض نمبر ۳۸۷:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ ان کے لئے ارتداد کی طرف سے اشارہ ہے جبکہ قیامت کے دن فرشتے عرض کریں گے۔ **اِنَّکَ لا تَدرِی مَا اَحْدَ ثُوْا بَعْدَکَ ؕ** اے مصطفےٰ کریم آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا گیا تو سوال یہ ہے کہ ادھر حیات القلوب جلد۲ میں ہے کہ ایک روشنی نمودار ہوتی ہے جس میں منافقین ہی منافقین ہی نظر آئے ان میں ابوبکر و عمر وغیرہ تھے پس اگر یہ روایت صحیح ہے تو لا تدری غلط ہے۔ اور اگر لا تدری صحیح ہے تو یہ انکشاف محمول بر غلطی ہے۔ بہر حال کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

اعتراض نمبر ۳۸۸:۔ نہج البلاغۃ جلد اص ۱۹۰ میں سے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اصحاب رسولؐ رسول مقبول کو اس رنگ میں پایا ہے کی میری جماعت کا کوئی فرد ان کا ہم پلہ نہیں ہوسکتا فرمایئے حضرت علیؓ بقول شماء صحابہ کی مدح سرائی کیوں فرمائی۔

اعتراض نمبر ۳۸۹:۔ حضرت علیؓ نے فرمایا **مَضَتْ اُصُوْلُ نَحْنُ فُرُوْعُھَا**

یعنے اصول (صحابہ کرام گذر چکے ہیں ہم ان کے فروع ہیں۔ اور ظاہر ہے فروع کا مدار اصول پر ہوتا ہے۔ پس اگر اصول کو ایمان دار تسلیم نہ کیا جائے تو فروع کی حقیقت کیا رہے گی جواب درکار ہے۔

اعتراض نمبر ۳۹۰:۔ **قَوْمُ وَ اللہ میا مِیںُ الوّٰای مَقاوِیْل بِا لُحَقِّ مَتا رِیْکَ لِلْبَغِیْ ؕ**

صحابہ کرام ایسے لوگ تھے ان کی راہیں اور تدبیریں مبارک تھیں حق اور ظلم کو ترک کرنے والے تھے ظاہر ہے کہ یہ خطبہ سیدنا علیؓ نے صحابہ کرام کے حق میں فرمایا اگر یہ صدق و حقیقت پر مبنی ہے تو پھر آپ حضرات کو اپنے مسلک پر نظر ثانی کرنی پڑی گی۔

اعتراض نمبر ۳۹۱:۔ اِنّ قَوۡمًا اِسۡتَشۡهَدُوۡ فِےۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ مِنَ الۡمُهَا جِرِیۡنَ وَ الۡاَنۡصَارِ وَ لِکُلِّ فَضۡلٌ

بلا شبہ صحابہ کرام مہاجرین اور انصار اللہ کے راستے میں شہید کئے گئے اور ہر ایک کا اپنا اپنا مرتبہ ہے۔ (نہج البلاغۃ ص ۳۵ ج ۳)

اعتراض نمبر ۳۹۲:۔ نہج البلاغۃ ص حضرت علیؓ کا خطبہ موجود ہے ۔

لَقَدۡ کُنَّا مَعَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اَبۡنَاءَ نَا وَ اِخۡوَانِنَا وَ اَعۡمَامِنَا مَا یَزِیۡدُ نَا ذٰلِکَ اِلَّا اِیۡمَانا وَ تَسۡلِیۡمًا

البتہ تحقیق ہم حضور علیہ اسلام کے ساتھ ہو کر اپنے باپ اور بھائیوں اور چچوں کو قتل کرتے تھے اور یہ فعل ہمارے ایمان اور تسلیم کو بڑھاتا یہ اباء اور بھائیوں اور چچوں کو قتل کرنے والے کوں تھے اور ان کے قتل کرنے کی وجہ کیا تھی۔

اعتراض نمبر ۳۹۴:۔ اگر صحابہ کرام کے کمالات عالیہ اور جہاد فی سبیل اللہ نیز خوش و اقارب کے قتل کو مدح و توصیف کے رنگ میں بیان فرما رہے ہیں اور اس کی وجہ ایمان و تسلیم اور نیچے از دیات و برکت کی تصریح فرما رہے ہیں تو فرمایئے آپ حضرات کو ان کے ایمان پر خوامخواہ کیوں اعتراض ہے۔

اعتراض نمبر ۳۹۵:۔ جب بعد از رسول مقبولؐ صحابہ کرام کو ایمان سے خالی اور عترت رسولؐ تقیہ باز تسلیم کر لئے جائیں تو دین کی ترقی کا کونسا ذریعہ باقی رہا۔

اعتراض نمبر ۳۹۶:۔ تفسیر حسن عسکری ص ۱۱ میں ہے۔

قَالَ اللّٰہُ عَزّ و جَلَّ یَا مُوۡ سٰے اَمَا عَلِمۡتَ اِنَّ فَضۡلَ صَحَابۃِ مُحَمَّدٍ عَلٰے جَمِیۡع صَحَابَۃِ الۡمُرۡ سَلِیۡنَ کَفَضۡلِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلٰے جَمِیۡعِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

خداتعالےٰ نے فرمایا اے موسیٰ کیا آپ نہیں جانتے بلا شبہ محمد رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی فضیلت جمیع صحابہ رسل پر اس طرح ہے جس طرح حضرت کی آل کی فضیلت سب رسولوں کی آل پر ہے۔ فرمایئے اس قدر تصریح کے باوجود صحابہ کرام سے انحراف کیوں۔

اعتراض نمبر ۳۹۷:۔ قرب الاسناد شیعی کتاب کے ص ۴۵ ج ۲ میں زین العابدین نے عید کے بعد خطبہ پڑھنے والوں پر یوں استدلال کیا ہے۔

اَنَّ رَسُوۡلَا وَ اَبَا بَکۡرُوَ عُمَرُ وَعُثۡمَانَ کَانُو اَیَجۡهَرُوۡنَ بِا لۡقِرَاۃِ فِےۡ الۡعِیۡدِیۡنِ وَ یَصُلُّوۡنَ قَبۡلَ الۡخُطۡبَۃِ

یعنے حضور اکرم ﷺ اور ابو بکر و عمر و عثمان عیدین میں قرأت بھی زور سے پڑھتے تھے اور خطبہ نماز کے بعد پڑھتے تھے۔ دیکھئے امام تو ان کو قابل حجت تسلیم کریں اور تم انکار کرتے ہو۔

# صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

## افضلیت اور ایمان میں بحث

اعتراض نمبر ۳۹۸:۔ پروردگار عالم نے ان لَا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ الله فرما کر شب ہجرت حبیب کبریا صلے اللہ علیہ وسلم کی کونسی نصرت فرمائی اور وہ نصرت کس رنگ میں جلوہ گر وہ ہوئی۔

اعتراض نمبر ۳۹۹:۔ اگر صدیق اکبرؓ کو نصرت خداوندی کا مظہر اتم یقین کر لیا جائے جیسا کہ آیت سے معلوم ہوتا ہے تو آپ کا کونسا نقصان ہوتا ہے۔

اعتراض نمبر ۴۰۰:۔ اور اگر مظہر نصرت نہ تسلیم کیا جائے تو فرمایئے اُن علاوہ کون متعین کیا جائے گا اور اس کے وجوہ تعین کیا ہیں۔

اعتراض نمبر ۴۰۱:۔ کیا یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر دونوں نماز میں بیٹھے تھے اتنے میں حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کو ایک کشتی نظر آئی۔

قَالَ لِاَ بِیْ بَکْرٍ کَاَنِیْ اَنْظُرُ اِلٰی سَفِیْنَةِ فِی الْبَحْرِ اِلٰی قَوْلِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٌ وَ تَرَاهُمْ یَا رَسُوْلُ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالِ فا رِیْنَهِمْ فَسَحَ عَیْنیه فَرَاهُمْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ اَنْتَ الصِّدِیْقُ ؕ

تفسیر قمی ۲۶۶

تو آپ نے ابوبکر سے فرمایا گویا میں جعفر کی کشتی کو دیکھ رہا ہوں اس کے اصحاب جو دریاء میں کھڑا ہے۔ ابوبکر نے عرض کی کیا آپ اے حضرت ان کو دیکھ رہے ہیں فرمایا ہاں عرض کی یا حضرت آپ مجھے بھی دکھایئے پس آپ نے ان کی آنکھوں پر ہاتھ لگایا پس ابوبکر صدیقؓ نے دیکھ لیا تو حضور نے فرمایا تو صدیق ہے۔

اعتراض نمبر ۴۰۲:۔ قرب الاسناد للحمیری شیعی کتاب ص ۴۵ میں تحریر ہے کہ امام جعفر امام محمد باقر کے متعلق کسی مسئلے کی تائید میں فرماتے ہیں قَالَ اَبِیْ فَعَلَ اَبُوْ بَکْرٍ الصِّدیق بَعْدَهٗ ؕ یعنے ابوبکر صدیق نے بھی ایسا کیا تھا فرمایئے جب امام محمد باقر کے نزدیک ابوبکر صدیقؓ ٹھرے تو آپ کو ان کی صداقت سے کیوں انکار ہے؟

اعتراض نمبر ۴۰۳:۔ تبصریح تفاسیر اہل السنۃ واہل التشیع جب وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی ؕ یعنی جہنم سے بچا لیا جائے گا کا مصداق صدیق اکبر ہیں

جب کہ انہوں نے حضرت بلالؓ اور عامر بن فہیرہ کو خرید کر والی اسلام قدوۃ الانام رحمۃ اللعالمین کے دربار میں پیش کیا تھا تو با ایں ہمہ ان کے عدم ایمان پر اصرار کیوں اور ان کے رتبہ علیاء سے انکار کیوں؟

اعتراض نمبر ۴۰۴:۔ تفسیر مجمع البیان میں ھُوَا لَّذِیُ جَا ءَ با لصّدقِ ْ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات انور اور وَصَدَّقَ بِہٖ سے حضور اکبر مراد لیا گیا ہے۔ کیا اب بھی انکار پر بضد ہو گئے یعنے صدیق کو لانے والے حضور تھے۔ اور پہلے تصدیق کرنے والے صدیق تھے۔

اعتراض نمبر ۴۰۵:۔ مرۃ العقول شرح الفروع والاصفل منصفہ ملا باقر مجلسی اصفہانی جلد اص ۳۴۷ میں ہے میں ہے کہ جب حجرت علی کی والدہ نے وفات پائی تو ان کو لحد میں اتارنے والے حضرت عباسؓ اور ابوبکر صدیقؓ تھے اگر ابوبکر صدیق بیگانے سمجھے جاتے جیسا کہ آجکل کے جہال میں نکارت پائی جاتی ہے تو آپ کو قطاً یہ موقع نہ دیا جاتا وجہ بیان کیجئے؟

اعتراض نمبر ۴۰۶:۔ حضرت علی مرتضیٰؓ سے ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے جب نماز پڑھنا ثابت ہے تو ان کے ایمان نیز ان کی دیانت پر اعتراض کیسا، کیا یہ یاد نہیں کہ گذشتہ سطور میں ہم نے ثابت کیا تھا کہ رتبۂ امامت پر صدیق اکبرؓ کو فائز کرنے والے حبیب کبریاء صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔

حوالہ کے لئے ملاحظہ فرمایئے الدرۃ النخفیۃ شرح نہج البلاغہ ص ۱۲۲۵ احتجاج طبرسی ص ۵۹ مرۃ العقول ج اور تفسیر قمی ص ۵۰۳ غزوات حیدری ص ۶۲۷ ضمیہ ترجمہ مقبول ۳۱۵۔

اعتراض نمبر ۴۰۷:۔ اگر یہ مکر کیا کہ سیدنا علیؓ صف میں نہیں تھے تو غزوات حیدری ص ۲۶۷ کی عبارت کا جواب دیجئے جبکہ اس میں مسطور ہے اور اسی صف میں شاہ لافتا بھی تھے۔

اعتراض نمبر ۴۰۸:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ دوبارہ لوٹائی تھی تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسی نماز پڑھی کیوں تھی جسکو لوٹانا پڑے؟

اعتراض نمبر ۴۰۹:۔ بوقت ادائے صلوٰۃ خلف ابوبکر عدم جواز نماز کو جانتے تھے۔ یا نہ اگر نہیں جانتے تو نشان امامت مفقود اور اگر جانتے تھے تو ارتکاب معصیت ہے بہر حال جواب دیجئے۔

اعتراض نمبر ۴۱۰:۔ اگر تقیہ پر محمول کیا جائے تو ایسا عمل حضرت سے ثابت کیا جائے کہ حضور علیہ السلام نے کسی فعل کے عدم جواز کے قائل ہونے کا باوجود ڈر کر بطور مساحت وہ فعل کیا ہو۔

اعتراض نمبر ۴۱۱:۔ اگر ایسا فعل حضرت نبی کریمؐ سے ثابت نہیں ہے تو فعل امامت فعل نبوت کے خلاف ہے جواب دیجئے۔

اعتراض نمبر ۴۱۲:۔ اگر تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت علیؓ نے نماز واپس لوٹائی تھی تو باقی حضرات نے نماز ادا کنندگان کو لوٹانے کا امر فرمایا؟

اعتراض نمبر ۴۱۳:۔ اگر امر فرمایا ہے تو ثابت کیجئے دیدہ باید اور اگر امر نہیں تو اس کا گناہ کس کے سر۔

اگر بنی کہ نابینا و چاہ است
وگر خاموش نشینی گناہ است

اعتراض نمبر ۴۱۴:۔ اگر یہ مکر کیا جائے تو کہ صرف ایک دن کے لئے نماز پڑھی تھی تو فی الجملہ پڑھنا تو ثابت ہو گیا جواب درکار ہے،

اعتراض نمبر۴۱۵:۔ نیز اگر عبارت کے اول آخر کو دیکھ لیا جائے تو سارے مکر گردوغبار کی طرح اڑتے نظر آتے ہیں کیونکہ جو قصہ بناوٹی طور پر تراشا گیا ہے۔ اس میں یہ واقع کس طرح بیان کیا گیا ہے۔ کہ صدیقؓ و عمرؓ نے قتل علیؓ کی تجویز کی خود تو تیا نہ تھے لیکن اپنا ہمنوا بنایا خالد بن ولید کو خالدؓ جا کر نماز میں کھڑے ہوئے اس ماجرے سے پتا چلا مائی اسماء بنت عمیس کو اور وہ اس وقت زوجہ تھی ابوبکرؓ کی اس نے کہلا بھیجا کہ آپ آج نماز پڑھنے نہ جانا کیونکہ آج لوگ آپ کے قتل کے ارادے کر رہے ہیں بایں ہمہ حضرت علیؓ چلے گئے اور نماز ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے ادا کی؟ فرمایئے صاحب اس سے کیا پتا چلتا ہے۔

اعتراض نمبر۴۱۶:۔ جب امامت پج فائز کرنے والے سیدنا صدیق اکبرؓ حضور علیہ اسلام تھے تو سیدنا علیؓ کا ان کی امامت کو نظر مغائرت سے دیکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اعتراض نمبر۴۱۷:۔ شب ہجرت جب سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صدیق اکبرؓ کے دروازے پر تشریف لے گئے اور حضرت صدیقؓ کو اپنے موافق پایا تو حبیب کبریاء نے فرمایا۔

## لَا جَرَمَ اَطْلَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِکَ وَوَجَدَ مَا فِیْھَا مَوَافِقًا لَمَا جَرٰی عَلٰی لِسَانِکَ جَعَلَکَ مِنِّی بِمَنْزِلَۃِ السَّمْعِ وَالْبَصرُ وَالرَاسِ (تفسیر حسن عسکریص ۱۸۹)

بلا شبہ خدا تعالےٰ کو آپ کے قلب کا علم ہے اور جو کچھ آپ کی زبان پر ہے وہی آپ کے دل میں ہے خدا تعالیٰ نے (اے ابوبکر) تجھے میرے لئے کان آنکھ اور سر کے بنا دیا ہے۔ فرمایئے کیا جواب ہے روایت کی تغلیظ کا ارادہ ہے یا واقعہ کی تکذیب کا؟

اعتراض نمبر۴۱۸:۔ حیات القلوب جلد۲ ص۱۵۱ میں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت کی طرف وحی بھیجی کہ اکابر قریش آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کر چکے ہیں پس حضرت علیؓ کو بستر پر سلا دیجئے۔

وامر کردہ است ابوبکر را ہمراہ۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو حکم کیا ہے کہ ابوبکر کو اپنے ہمراہ لیجئے۔

اعتراض نمبر۴۱۹:۔ فرمایئے اگر خدا تعالیٰ کے ہاں صدیق اکبر کا ایمان نیز دیانت و امامت مسلمات سے نہیں تھے تو حفاظت و رفاقت کے لئے مامور کیوں فرمایا؟

اعتراض نمبر۴۲۰:۔ غزوات حیدری ص۶۵ میں ہے۔ مرزا باذل ای رانی لکھتے ہیں ہر نگاہ جناب نبوی دولت سرائے سے نکلے تو پہلے در خانہ ابوبکر پر آئے اس لئے آپ نے ان کو آگاہ کر دیا تھا کہ ہمارے ساتھ چلنا ہے۔

اعتراض نمبر۴۲۱:۔ غزوات حیدری ہے۔ کہ جب حضور علیہ السلام کے پاؤں کو تکلیف ہونے لگی تو صدیق اکبر نے اپنے کندھوں پر اٹھا لیا۔ سوال یہ ہے کہ اگر ان کے نزدیک ابوبکر صدیقؓ نا قابل اعتماد تھے تو سوار کیوں ہوئے اعتراض نمبر۴۲۲:۔ اسی طرح غزوات حیدری ص ۲۵

کہ غار میں روٹی اور پانی پہنچانے کے لئے ابوبکر کا بیٹا آتا تھا اور دودھ پہنچانے ابوبکرؓ کا نوکر آتا تھا جس کا نام عامر تھا فرمایئے اگر وہ معاذ اللہ ایسے تو حضرت نے ان پر اعتبار کیوں فرمایا؟

اعتراض نمبر ۴۲۳:۔ کشف الغمہ مصنفہ علی ابن عیسٰی اردبیلی میں ہے۔

**سئل الْاَمَام اَبُوْ جعْفرُ عَنْ حُلِيَّةِ السَيْفِ هَلْ يَجُوْزُ فَقَالَ نَعَمْ قَدْ حَلّٰى اَبُوْ بكر ن الصِّديق سَيْفَهٗ بِا لْفِضَّةِ فقَالَ الر اوى لَا تَقُلْ هَكَذافوَثَبَ الِامَامُ عَنْ مَكَانِه فقَالَ نَعَمْ اَلصِّدِيْقُ نَعَمْ الصِّدِيْقپ من لم يقل لَهُ الصديق فَلاَصَدَقَ اللّٰهُ قَوْلَهُ فِے الدُّنْيَاء وَالْاٰخِرَةْ.**

حضرت محمد باقر سے کسی نے دریافت کیا کہ تلوار کے دستانے کو زیور پہنانا جائز ہے (فرمایاہاں جائز ہے اسلئے کہ ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار کو زیور لگائے تھے تو سائل نے کہا کہ کیا آپ ان کو صدیق کہہ رہے ہیں پس آپ اپنے مقام سے جوش کی وجہ سے اٹھ کھڑے اور فرمایا بلا شبہ وہ صدیق ہے صدیق ہے صدیق ہے جس نے اس صدیق نہ کہا خدا اس کے قول کو نہ دنیا میں سچا کرے نہ آخرت میں۔ ذرا اس کی وضاحت فرما دیجئے۔

اعتراض نمبر ۴۲۴:۔ فلک النجاۃ ص ۱۰۴ حق الیقین ص ۱۲۱ میں ہے اسما بنت عمیس حضرت کی بیوہ یعنے حضرت علیؓ کی بھاوج کا نکاح حضرت صدیق اکبر سے ہوا۔ فرمایئے اس نکاح پر حضرت علیؓ راضی تھے یا ناراض؟

اعتراض نمبر ۴۲۵:۔ اگر راضی تھے تو تمہارے سارے حیلوں اور بہانوں کا قلعہ مسمار ہو گیا اور اگر راضی نہیں تھے تو ابوبکر صدیق کے بعد اپنا نکاح ان کے ساتھ کیوں کیا جواب درکار ہے؟

اعتراض نمبر ۴۲۶:۔ اگر پہلے مسلمان عورت کا نکاح مسلمان مرد سے ہوا تھا تو چشم ماروشن دل ماشاد اگر خدانخواستہ معاملہ برعکس تھا تو فرمایئے کس وقت حضرت اسماء تائب ہوئیں اور بعد از اعلان توبہ حجرت علیؓ نے نکاح کیا۔

اعتراض نمبر ۴۲۷:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت امام جعفر صادق کی والدہ کا نام حضرت ام فردہ تھا اور ان کے والد کا نام قاسم اور انکے والد کا نام محمد اور ان کے والد کا نام ابوبکر صدیق تھا اور صادق کا لقب حضرت صدیق کی وجہ سے ہے۔

اعتراض نمبر ۴۲۸:۔ احتجاج طرسی ص ۳۵۰ مطبوعہ ایران میں ام محمد باقر کا قول ہے۔

لَتُ بِنُكر فَضَلُ عُمروَ لكِنَ اَبَا بَكْرٍ اَفْضَلُ مِنْهُ

میں عمر کی فضیلت کا منکر نہیں ہوں لیکن ابوبکر سے افضل ہے۔

اعتراض نمبر ۴۲۹:۔ من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۲۵ ج ا میں ہے۔

اَنَّ اَوۡ الناس با لتقدم فِیۡ جماعۃٍ اَقۡرٰاَ ھُمۡ لِلۡقُرۡآنِ وَ اِنۡ کَا نوۡ فِیۡ القِرء اِۃسَوَاءُ فَا فَھُھِمۡ وَ اِنۡ کَانُوۡ فِیۡ الفقراء سواء فَاَقۡدَمَھُمۡ ھِجۡرَۃِ فَاِن کَا نُوۡ فِیۡ اَلسِّن سَوَاءُ فَاَصۡبحُھُمۡ وَجۡھًا وَ صاحِبُ المسۡجِدِ اَوۡلٰی بِمَسۡجِدِہٖ

بلاشبہ امام بننے کے لائق قرآن کا سب سے بڑا قادری ہے اور اگر اس میں برابر ہوں تو سب سے مفہوم و معانی کا بڑا سمجھ دار اگر فقہ میں برابر ہوں تو ہجرت میں سب سے زیادہ حسین و جمیل اور مسجد کا امام اولے بالمسجد ہے۔ یا تو تسلیم کیجئے کہ سارے صفات صدیق اکبر میں موجود تھے اور یا انکار کیجئے

اگر قرار ہے تو مدعا ہمارا ثابت ہوتا اور اگر انکار ہے تو لازم آتا ہے کہ سیدنا علیؓ نے معاذ اللہ ہمیشہ ترک اولے پر عمل فرمایا جو کہ ان کی شان سے بعید ہے۔

اعتراض نمبر ۴۳۰:۔ دلائل قاہرہ سے صحابہ کرام بالعموم اور صدیقؓ اکبر کا ایمان بالخصوص ثابت ہونے کے بعد کیا آپ کو تسلیم ہے کہ آپ کی وفات بھی مدینہ منورہ میں ہوئی اور دفن بھی روضہ مطہرہ میں کئے گئے۔ اگر تسلیم نہیں ہے تو خلاف واقع ہے۔

اعتراض نمبر ۴۳۱:۔ اور اگر تسلیم ہے تو پھر من لایحضرہ الفقیہ ص ۱۷۹ کی اس حدیث کا کیا جواب ہے۔

مَنۡ مَاتَ فِیۡ اَحُدِ الۡحرَ مَیۡنِ مَکَّۃَ اَوِ الۡمَدِیۡنَۃَ لَمۡ یُعۡرَضۡ وَلَمۡ یُحَاسَبۡ

جو شخص مکہ یا مدینہ میں مرا تو قیامت کے دن نہ تو اس سے سوال جواب اور نہ اس سے حساب لیا جائے گا۔

# مسئلہ فدک کے متعلق بحث

اعتراض نمبر۴۳۲:۔ باغ فدک کی حقیقت کیا ہے کسی باغ کا نام ہے یا بستی کا اگر باغ کا نام ہے تو اس کے حدود اربعہ کیا ہیں اور اگر بستی ہے تو پوری بستی کی ملکیت اور استحقاق میں جھگڑا ہے یا اس کے حصے میں تفصیلی جواب درکار ہے۔

۴۳۳:۔ مناقب فاخرہ (شیعی کتاب) کے ص ۱۷۰ سے پتہ چلتا ہے۔

فَاِنَّهَا قَرْيَةٌ ذَاتَ نَخْلٍ كَثِيْرٍ

یعنے یہ بڑی بستی ہے جس میں بہت سے کھجور ہیں۔

بعینہ یہی روایت ہے ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغۃ ص ۳۴۸ میں بھی موجود ہے کیا یہ تعریف حقیقت پر مبنی ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر۴۳۴:۔ اگر یہ حقیقت پر مبنی ہے تو انوار نعمانیہ شیعی کتاب ص ۱۴ میں مسطور ہے فدک کے حدود اربعہ یہ ہیں۔

حد اول عریش مصر حد دوم دومۃ الجندل۔ حد سوم تیما۔ حد چہارم جبل اُحد فرمایئے کیا خیال ہے۔

اعتراض نمبر۴۳۵:۔ اسی مناقب فاخرہ میں روایت بھی ہے کہ ہارون رشید نے امام موسیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ فدک لے لیں آپ کو واپس دیتا ہوں تو حضرت نے انکار کر دیا یہاں تک کہ ہارون نے کہا اس کے حدود کونسے ہیں حضرت نے فرمایا حد اول ملک مصر ہے تو ہارون کا رنگ فق ہو گیا حد دوم سمرقند ہے تو ہارون رشید کا رنگ زرد ہو گیا حد سوم افریقہ ہے تو ہارون کا انگ اور منہ سیاہ ہو گیا اور حد چہارم سیف الجرز جو آرمینہ سے ملتا ہے فرمایئے ان دو حدود اربعہ میں کونسی حد صحیح ہے براہ کرم دلائل سے غلط کو غلط اور صحیح کو صحیح کر کے دکھائیں کیا اس قسم کے دلائل کے بل بوتے اہلسنت کے مقابلے پر شور برپا ہے۔

اعتراض نمبر۴۳۶:۔ فدک بطور صلح کے حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا یا بطور مال غنیمت کے آیا تھا۔

اگر بطور مال غنیمت کت آیا ہے تو یہ خلاف واقع ہے اور اگر بطور صلح نے یہودیوں نے اپنی جان و مال بچانے کی غرض سے پیش کیا تو اسے مال نے کہا جائے گا۔

اعتراض نمبر۴۳۷:۔ فرمایئے یہ مال اسلام کے ملک میں تھا یا حضور کے ذاتی ملک میں اگر حضور علیہ اسلام کے ذاتی ملک میں تھا تو پھر یتیموں مسکینوں اور فقراء کو اس کے محصول سے دینے کے متعلق رب العالمین کا حکم کیسا جب کوئی چیز کسی ملک میں نہ ہو وہ خود متصرف ہوتا ہے اس کی مرضی آئی گی تو کسی دے گا ورنہ نہیں دے گا۔

اعتراض نمبر۴۳۸:۔ اس کے باوجود کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ فدک کی زمین اور اس کا باغ حضرت نے اپنی زندگی میں تقسیم کر دیا ہو گا اگر ثابت ہے تو ثبوت درکار ہے اور اگر ثابت نہیں تو پھر یہ معلوم ہوا کہ یہ استحقاق زمین اور باغ کے متعلق نہیں بلکہ اس کی آمد کے متعلق ہے ۔فرمایئے کیا خیال ہے۔

اعتراض نمبر ۴۳۹:۔جن روایات کو صاحب النجاۃ نے پیش کیا ہے ان کو تملیک متفرقانہ پر محمول کیوں نہ کیا جائے۔

اعتراض نمبر ۴۴۰:۔ جب قرآنی آیات حضور علیہ اسلام کا ملک بر فدک ثابت نہ ہوا تو کیا حضور علیہ اسلام کو یہ حق حاصل ہے کہ جس چیز میں یتیم اور مسکین اور بیوہ عورتیں شریک ہوں وہ حضور علیہ اسلام اپنی صاحبزادی کے حکم میں دے دیں۔

اعتراض نمبر ۴۴۱:۔اگر فَاللهِ وَ لِلرَّسُوْلِ میں لام تملیک کا ہے تو للفقراء المھاجرین میں لا تملیک کا کیوں نہیں باتے جواب دیجئے؟

اعتراض نمبر ۴۴۲:۔ بروئے آیت قرآن جب ذاتی طور پر فے ہونے کی وجہ سے فدک نہ حضور علیہ اسلام ملک ٹھہرا اور حضور علیہ اسلام کی تملیک کر سکتے تھے اور نہ کیا تو فرمایئے سیدہ خاتون نے کس نظریئے کے پیش نظر صدیق اکبرؓ سے مال طلب کیا۔

اعتراض نمبر ۴۴۳:۔اگر بطور ورثہ طلب کیا تو لازم آئے گا کہ ان کی نظر میں یہ ذاتی طور پر اس کے مالک تھے حالانکہ یہ قرآن کے سراسر منافی ہے تو کیا سیدہ کو علم تھا کہ یہ مال نہ میرے باپ کے ملک میں ہے اور نہ میں سوال کر سکتی ہوں یا نہ اگر علم تھا تو سوال کی کیا حقیقت رہے گی اور اگر علم نہیں تھا تو یہ بعید اور ارقیاس ہے جواب دید یجئے۔

اعتراض نمبر ۴۴۴:۔سیدہ کے سوال کو محمول علی التصرف کیوں نہ کیا جائے۔

اعتراض نمبر ۴۴۵:۔اگر محمول علی التصرف کیا جائے تو کا حق وقت کے منتخب شدہ خلیفے کو ہوتا ہے یا رعایا میں سے کسی ذی اقتدار کو دلائل سے جواب دیجئے۔

اعتراض نمبر ۴۴۶:۔ابو بکر صدیقؓ نے سیدہ کے ارشاد کے جواب میں جو کچھ فرمایا وہ کے نزدیک صداقت پر مبنی ہے یا نہ۔

اعتراض نمبر ۴۴۷:۔اگر صداقت پر مبنی ہے تو فھو المقصود (دیدہ باید)

اعتراض نمبر ۴۴۸:۔اگر صداقت پر مبنی نہیں ہے تو فرمایئے کیوں؟ کیا سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے جو حدیث حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیش فرمائی تھی اس کا آپ لوگوں کو انکار ہے یا انکار؟

اعتراض نمبر ۴۴۹:۔اگر اقرار ہے تو فھو المقصود اور اگر انکار ہے تو آخر کیا وجہ ہے کہ اگر اسی حدیث کو ابو بکر صدیقؓ اہل سنت کی کتابوں روایت فرمائیں تو نا قابل تسلم آ کر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

اعتراض نمبر ۴۵۰:۔اگر ابو بکر صدیق کی روایت عدم توریث انبیاء نا قابل قبول ہے تو براہ کرم ذیل کی روایت کا جواب دیجئے کہ تمہاری کتاب میں منقول ہے چنانچہ من لایحضرہ الفقیہ ج ۴ باب وصایا علی لمحد ۳۴۶ مطبعہ جعفریہ الواقع تباس جدید لکھنو میں ہے۔

**ان الانبیاء یورثو ا درھما ولا دینار ولکنھم و رثو العلم فمن اخدمنہ اخذ بحظ وا فرٍ**

بلاشبہ انبیاء نہیں وارث بناتے درہم اور دیناء کا لیکن وہ وارث بناتے ہیں علم کا پس جس نے اس علم سے لیا تو لے لیا حصہ کثیرہ۔

اعتراض نمبر ۴۵۱:۔ نیز اصول کافی ص ۱۶ مولف محمد بن یعقوب کلینی ومصدقہ امام مہدی متوطن درغار سر من رائی شریف ومنتظر الموعود فی زعکم مطبوعہ ایران مکتوبہ کاتب ابن محمد شفیع التبریزی فی ۱۲۸۱ھ میں ہے۔

## ان العلماء ورثة الانبياء و ذاک ان الانبياء لم يو رثو ا در هما و لا دينار انما اور رثو احاديث من احا ديثهم

بلا شبہ علماء نبیوں کے وارث ہیں اور یہ بلا شبہ انبیاء تو وارث بناتے ہیں اور نہ درہم کا اور نہ دنیا کا جزیں نیست وارث بناتے ہیں علم احادیث کا اپنی احادیث سے فرمایئے اپنی روایت سے اعراض کیوں جب کہ اس کی تصدیق بھی بزعمکم حضرت مہدی نے فرمادی۔

اعتراض نمبر ۴۵۲:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ یہ امام ابوعبداللہ کا قول ہے حضور علیہ اسلام کا ارشاد نہیں ہے تو ہم کہیں گے چلو ہم آپ کو حضور علیہ اسلام کا ارشاد گرامی تمہاری اسی موثقہ مصحہ مصدقہ کتاب میں دکھا دیتے ہیں بشرطیکہ جواب باصواب سے مشرف فرمایا جائے۔

چنانچہ اسی اصول کافی ص ۱۷ میں حضور علیہ اسلام نے فرمایا

## ان العلماء ورثة الانبيا ء ان الا نبيا ء لم يو رثو ادينا داوه در هما ولكن ورثو العلم فمن اخذ منه اخذ بحظ و افر.

بلا شبہ علماء انبیاء کے وارث ہیں اور نہ درہم کا لیکن وارث بناتے ہیں علم کا پس جس نے علم لے لیا اس نے حصہ وافر لے لیا۔ دیکھئے کیا ارشاد ہوتا ہے اعتراض نمبر ۴۵۳:۔آخر کیا وجہ ہے کہ اس قدر روایات کے باوجود سیدنا ابی بکرؓ کی تردید کی جارہی ہے کیا سچ نہیں کہ سیدہ کی ناراضگی نا قابل تسلیم ہے

اعتراض نمبر ۴۵۴:۔کیونکہ اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ ابوبکر صدیق پر ناراض ہوگئیں۔تو اس قسم کا لفظ نہ تو کتب اہل سنت میں ہے اور نہ عقل باور کرتا ہے کیوں کہ ابوبکر صدیق نے عرض کردیا تھا میرا مال سارے کا سارا حاضر ہے لیکن متروکہ رسول مقبول میں وارثت نہیں چل سکتی دیکھئے ابن مثیم بحرانی اور ابن ابی الحدید اور الدرة النجفیہ ص ۳۳۲ مطبوعہ ایران مصنفہ عبدالصمد ابن احمد تدبیری۔(پس ناراضگی کے وجوہ کیا ہیں)

پس ناراضگی کے وجوہ کای ہیں

اعتراض نمبر ۴۵۵:۔اگر ناراضگی تسلیم کرلی جائے تو فرمایئے اس سے صدیق کی ذات پر کچھ اثر پڑے گا تو کیوں جب کہ انہوں نے ان کے والد مکرم کی بات ان کو سنائی جس کا ذکر اہل سنت اور اہل تشیع دونوں کی معتبر کتابوں میں موجود ہے۔

اعتراض نمبر ۴۵۶:۔خدانخواستہ اگر ناراضگی متصور کرلی جائے تو کیا اس ناراضگی کا تعلق حضور کے ارشاد سے نہ ہوگا۔اور کیا سیدہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے والد کے قول کو درخور اعتنا نہ سمجھیں بلکہ الٹا ناراضگی کا اظہار کردیں۔اعتراض نمبر ۴۵۷:۔فرمایئے ایسی ناراضگی سیدہ فاطمہ زہرہؓ نے صرف صدیق اکبرؓ پر ظاہر فرمائی یا کسی اور پر بھی۔

اعتراض نمبر ۴۵۸:۔اگر ثابت کردیا جائے کہ سیدہ پاک صدیق اکبرؓ پر تو اس لئے ناراض ہوئیں (بقول شماء) کہ انہوں نے ان کی نہ ہمنوائی

اورنہ عملی تائید فرمائی اورنہ لے کر دیا فرمایئے جواب کیا ہے؟

## اشتملت الجنین وقعدت حجرۃ الظنین

احتجاج طبرسی ص ۶۵ بوجہ مقتضائے ایمان اور بوجہ شرم وحیات رجمہ کرنے کو جی نہیں چاہتا کسی اہل علم سے باوقت ضرورت پوچھ لیا جائے۔
اعتراض نمبر ۴۶۰:۔جلا العیون ص ۱۳۱ مطبوعہ ایران مصنفہ ملا باقر مجلسی اصفہانی میں ہے کہ حضرت جعفر نے ایک لونڈی حضرت علی پاس بھیجی سیدہ کو شبہ ہوا کہ حضرت علی نے ہمبستری کی ہے ہوچھنے پر سیدنا علی نے قسم اٹھائی بی بی صاحبہ ناراض ہو کر اجازت کی طلب گار ہوئیں ۔حضرت نے ان کو اجازت دے دی فرمایئے کیا جواب ہے۔
اعتراض نمبر ۴۶۱:۔اسی طرح جلاء العیون ص ۱۵۱ میں ہے کہ کسی شقی کے کہنے پر سیدہ خاتوں نے اعتبار کرلیا کہ سیدنا علیؓ نے نکاح کے لئے ابوجہل کی لڑکی خواست گاری فرمائی ہے بسبب حزن وغم بغیر اجازت سیدہ پاک حضرت علی کے گھر سے سیدنا حسن اور حسین اورام کلثوم کو لے کر اپنے باپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لے گئیں فرمایئے کیا جواب ہے۔
اعتراض نمبر ۴۶۲:۔ان حالات میں اگر صدیق اکبر کے نزدیک معتوب ہیں تو کوئی اور دوسرا کیوں نہیں؟
اعتراض نمبر ۴۶۳:۔اگر یہ مکرر کیا جائے کہ مذکورہ روایتوں سے تو درہم ودینار کی عدم توریث ثابت ہوتی ہے حضرت سیدہ تو زمیں کی وارث کی طلب گار تھیں تو سوال یہ ہے کہ احتجاج طبرسی ص ۶۴ کی اس عبارت کا کیا جواب ہے۔

## انی سمعت رسول اللہ یقول نحن شراہ النبیاء لا نورث ذھبا ولا فضة ولا دار ولا عقارا و انما نورث الکتاب و الحکمة و العلمؐ

بلاشبہ میں نے حضور علیہ اسلام سے سنا ہے فرمایا ہم انبیاء کا گروہ نہ تو سونے کا وارث کسی کو بناتے ہیں اور نہ چاندی کا نہ مکان کا اور نہ زمین کا بلاشبہ وارث بناتے ہیں کتاب وحکمت اور علم کا۔ دیکھئے اس میں دار اور زمین کا ذکر موجود ہے جواب ملے تو پتہ چلے۔
اعتراض نمبر ۴۶۴:۔و امیر المو مُنین یتوقع رجو عھا الیہؐ
یعنی حضرت علی امید رکھتے تھے کہ سیدہ فاطمہ زہرا وہاں سے فارغ ہوکر میرے تشریف لائیں گی۔کیا اس میں تصریح موجود نہیں کہ وہ ان کے ساتھ بھی نہ تھے اور حمایت میں بھی نہ تھے۔
اعتراض نمبر ۴۶۵:۔سیدہ فاطمہ نے جب فدک کیا تو خود تشریف لے گئیں یا اپنی طرف سے کسی آدمی کو ارسال فرمایا وضاحت مطلوب ہے۔

اعتراض نمبر ۴۶۶:۔سوال فدک برضائے سیدنا علی ہو یا بغیر رضا کے ہر دو ۲ شقوں پر روشنی ڈالئے۔

اعتراض نمبر ۴۶۷:۔اگر تشریف لے جانا تسلیم کر لیا جائے تو بروئے کتب اہل تشیع سیدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اجازت ثابت فرمایئے اور مکمل حوالہ سے مستفیض فرمایئے۔

اعتراض نمبر ۴۶۸:۔ورنہ تسلیم کیجئے کہ سیدہ طاہر بغیر اجازت تشریف لے گئیں جو کہ ان کی شان کے خلاف ہے اور ایسی روایت جو شان کے خلاف ہو وہ یقیناً نا قابل قبول ہے۔

اعتراض نمبر ۴۶۹:۔حضور علیہ سے سند ہبہ کا لکھا جانا اور سیدہ کے حوالے ہونا اور سیدہ کا دربار صدیقی میں پیش کرنا اور حضرت عمرؓ کا پھاڑ ڈالنا صحاح ستہ یا اہل سنت کی کسی کتاب سے ثابت کیجئے۔بشرطیکہ روایت مستند الی السند الصحیح ہو۔

اعتراض نمبر ۴۷۰:۔سیدہ کو دھکے دے کر واپس لوٹانا اہل سنت کی کسی معتبر کتاب میں مذکورہ ہے عبارت مع السند صحیح ارشاد فرمایئے۔

اعتراض نمبر ۴۷۱:۔اعلام الوریٰ با علام الہدیٰ میں ہے۔

**اتت فاطمة فی مرضه الذی تو فی فیه لذی تو فی فیه فقالت یا رسول اللہ هذا ان ابنان فو رثهما فقال النبی صلے اللہ علیه و سلم اما الحسن فله هیبتی و شجاعتی و امام لحسین فله جرتی .**

سیدہ فاطمہ زہرا حضور علیہ اسلام کے پاس اس بیماری کے دوران میں تشریف لائین جس سے آپ کی وفات ہوئی عرض کیا کہ یہ دونوں صاحبزادے حجرت حسن حسین دربار نبوت میں لائی ہوں ان کو ورثہ عنایت فرمایئے پس آپ نے فرمایا حسن کے لئے میری بہادری ہے اور میرے حسن کے لئے میری جرأت ہے اگر والی طور پر ورثے کے اجراء کے قائل ہوتے تو فرما دیتے کہ وراثت میری وفات کے بعد ملے گی اور اس کے بعد حق وراثت کی تشریح فرما دیتے مگر ایسا نہ کیا فرمایئے ٹھیک ہے یا نہ۔

اعتراض نمبر ۴۷۲:۔سیدہ فاطمہ زہرؓا کی ناراضگی کا علم سیدنا علی کو تھا یا نہ اگر نہیں تھا تو یہ عقیدت شیعیت کے سراسر خلاف ہے۔

اعتراض نمبر ۴۷۳:۔اگر علم تھا تو آپ نے چھ ماہ بعد بعد از وفات سیدہ جہری طور پر صدیق اکبر کے ہاتھ رکھ کر بیعت کیوں کی۔

**ثم تناول یدابی بکر و با یعه (احتجاج طبرسی)**

اس کے بعد حضرت علی نے ابوبکر صدیق کا ہاتھ پکڑا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔

اعتراض نمبر ۴۷۴:۔اگر علم تھا کہ صدیق اکبر سیدہ کے دشمن رہے تو آپ نے ان کے پیچھے صف میں کھڑے ہو کر نماز کیوں پڑھی؟

**ثم قام و تهیا للصلوٰة و حضر المسجد وصلی خلف ابی بکر (احتجاج طبرسی )**

اس کے نماز کا ارادہ کیا اور اور مسجد میں تشریف لے گئے اور ابوبکر صدیق کے پیچھے نماز ادا کی۔

اعتراض نمبر ۴۷۵:۔فرمایئے سیدنا حسینؓ کو سیدنا عمرؓ کی سیدہ فاطمہ کے ساتھ عداوت کے متعلق علم تھا یا نہ کہ انہوں نے العیاذ باللہ سند پھاڑ ڈالی تھی نیز دھکے دے دے کر دربار سے نکال دیا تھا؟

اعتراض نمبر ۴۷۶:۔اگر علم نہیں تھا تو علم کلی کا دعوٰی عبث ہے۔

اعتراض نمبر ۴۷۷:۔اور اگر علم تھا تو سیدہ شہر بانو عقد کرنے کے لئے فاروقؓ کے دروازے پر اپنے باپ سیدنا علی کی معیت میں تشریف کیوں لے گئے۔

اعتراض نمبر ۴۷۸:۔کیا سیدنا علی اور سیدنا حسین ناراضگی کے سلسلے میں سیدہ کے ہم نوا نہیں تھے۔اگر تھے تو یہ میل جول کیسا اور اگر نہیں تھے تو آپ کے قلوب میں ان سے زیادہ بغض کیوں ہے۔

اعتراض نمبر ۴۷۹:۔فرمایئے کہ جس روایت میں جناب سیدہ طاہرہ کی ناراضگی کا ذکر ہے اسکی پوزیشن کیا ہے وہ فرمان رسول مقبول ہے یا اثر ہے جسے تاریخی واقعہ سے تعبیر کرنا بجا ہوگا۔

اعتراض نمبر ۴۸۰:۔اگر فرمان رسول مقبول ہے تو یہ سراسر خلاف واقع ہے کیوں کہ واقعہ حضور علیہ اسلام کی وفات کے بعد کا ہے۔

اعتراض نمبر ۴۸۱:۔اگر تاریخی واقعہ ہے تو کیا دین میں اس قدر افتراقی عمارت کی بنیاد تاریخی واقعہ پر رکھی جاسکتی ہے۔

اعتراض نمبر ۴۸۲:۔کیا قرآن و حدیث کے خلاف تاریخی واقعہ کوئی قدر قیمت باقی رہتی ہے؟

اعتراض نمبر ۴۸۳:۔اگر نہیں رہتی تو یقیناً نہیں رہتی تو پھر اس قدر رواد یلا اور شور غل کی کیا وجہ ہے۔

اعتراض نمبر ۴۸۴:۔قرآنی آیت سے پتا چلتا ہے کہ کامل الایمان لوگ ناراضگی کو کھا جاتے ہیں۔صرف کھا نہیں لیتے بلکہ معاف بھی کر دیتے ہیں۔صرف معاف نہیں کرتے بلکہ احسان بھی کر دیتے ہیں۔

کیا یہ حضرت سیدہ خاتون کا اس آیت پر عمل برقرار رہتا ہے اگر بقول آپ کے تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت سیدہ نا ابی بکرؓ پر آخر دم تک ناراض رہیں۔

## اولکاظمینو العافین عن الناس و اللہ یحب المحسنین ۰

مومنوں کی شان یہ ہے کہ پی جانے والے ہوں غصے کو اور معاف کرنیوالے لوگوں کی غلطیوں کو اور اللہ احسان دوست رکھتا ہے۔

اعتراض نمبر ۴۸۵:۔اہل سنت والجماعت کی معتبر کتب عمدۃ القاری شرح بخاری اور فتح الباری شرح بخاری مطبوعہ مصر میں جب سیدہ کے راضی ہو جانے کی روایات موجود ہیں تو خواہ مخواہ انکار کیوں؟

اعتراض نمبر ۴۸۶:۔اگر تاریخی روایت کو اتنی اہمیت دی جائے جتنا قدر کہ آپ دے رہے ہیں تو کیا اس سے رحماء بینھم کے مفہوم کی تردیدی نہیں ہوتی۔

اعتراض نمبر ۴۸۷:۔جب سیدنا مولانا حضرت رسول کریم ﷺ کو حب مال سے خدا نے پاک کر لیا تھا تو کیا یہ نعمت سیدہ طاہرہؓ کو نصیب

نہیں ہوئی تھی۔

اعتراض نمبر۴۸۸:۔اگر نصیب ہوئی تھی تو فہوالمقصو داس مذہب سے اہل سنت کی تائید ہوئی ہے۔

اعتراض نمبر۴۸۹:۔اگر نصیب ہوئی معاذ اللہ تو لقب بتول کا کیا مطلب ہے ذرا وضاحت سے جواب عنایت فرمائیے۔

اعتراض نمبر۴۹۰:۔آپ وہ وُدلائل پیش کیجئے کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ سیدہ طاہرہ حضور علیہ اسلام کے زمانہ اقدس فدک سے قابض تھیں۔

اعتراض نمبر۴۹۱:۔پر قبضے کے پہلو پر روشنی ڈالی جائے کہ قبضہ تصرف کی بناء پر تھا یا تملیک کی بنا پر؟

اعتراض نمبر۴۹۲:۔اگر تملیک کی بناء پر تھا تو کیا اس قسم کی تملیکیں حضور علیہ اصلوۃ اسلام نے اصول ورثت کے مطابق حضرت عباس اوران کے صاحبزادوں کے لئے بھی کی تھیں یا نہ۔

اعتراض نمبر۴۹۳:۔اگر جواب اثابت میں ہے تو دلائل درکار ہیں؟

اعتراض نمبر۴۹۴:۔اوراگر جواب نفی میں ہے تو صاحب نبوت کی طرف اس قسم کی ترجیح بلامرجح کی نسبت کیوں؟

اعتراض نمبر۴۹۵:۔اوراگر تملیک ثابت نہ ہوسکے تو پھر غصب کیسے متحقق ہوگا۔جب کہ غصب مملوکہ چیز کا ہوتا ہے غیر مملوکہ کا نہیں ہوتا۔

اعتراض نمبر۴۹۶:۔الدرۃ النجفیۃ سرح نہج البلاغۃ میں موجود ہے کہ سیدہ طاہرہ حضرت پر راضی ہوگئیں کیا اب بھی آپ لوگ بضد ہیں۔

اعتراض نمبر۴۹۷:۔ابن ہیثیم بحرانی شرح نہج البلاغۃ میں بھی مثل اور مضمون رویت موجود ہے فرمائیے کیا جواب ہے؟

اعتراض نمبر۴۹۸:۔اگر یہ مکرر کیا جائے کہ روایت ضعیف ہیں تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ جب یہ روایتیں نص قرآن کے مطابق ہیں تو کیا ان روایت کی تقویت اورقبولیت کے لئے اتنا قدر امر کافی نہیں۔

اعتراض نمبر۴۹۹:۔سیدنا آدم علیہ اسلام پر خدا تعالےٰ راضی تھے جب درخت کے پھل کھانے کے مرتکب ہوئے تو ناراض ہوگئے لیکن بعد میں راضی ہوگئے۔

فرمائیے عدم رضا ورضاؤں کے درمیان سیدنا آدم علیہ اسلام کی نبوت کے لئے عزل ونقص نہیں تو سیدنا ابی بکر کی خلافت کے لئے باعث عزل یا سبب نااہلیت کیوں؟

اعتراض نمبر۵۰۰:۔جو عہدہ خلافت حضرت صدیق اکبر کو نصیب ہوا اسی عہدے پر حضرت علیؓ بھی فائز المرام ہوئے کیا انہوں نے اپنے عہدے خلافت میں فدک کو اصول وراثت کے مطابق آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کے جمیع ورثاء پر جن میں سیدہ کی اولا خاتون بھی شامل تھیں تقسیم فرمایا

اعتراض نمبر۵۰۱:۔اگر تقسیم فرمایا تو ثبوت مدلل درکار ہے۔

اعتراض نمبر۵۰۲:۔و الاصدیقی پر اعتراض بے جا ہوگا۔

اعتراض نمبر۵۰۳:۔اگر یہ مکرر کیا جائے کہ یہ عترت رسول مغضوب چیز کو استعمال میں نہیں لاتے تو بقول شما خلافت بھی غصب کرلی گئی تھی اس

کو کیوں اپنا لیا۔

اعتراض نمبر۵۰۴:۔اگر یہ شبہ پیش کیا جائے کہ سلیمان علیہ اسلام داؤ دعلیہ اسلام کے وارث بنے تھے تو سیدہ وراثت رسول مقبول سے کیوں محروم رہیں پس دریافت طلب امر یہ ہے کہ سیلمان علیہ اسلام داؤ دعلیہ اسلام کے مال وارث بنے تھے یا دین اور نبوت کے؟

اعتراض نمبر۵۰۵:۔اگر ارشاد یوں ہے کہ مال کے وارث بنے تھے تو پھر سلیمان علیہ اسلام کی کیا تخصیص داؤ دعلیہ اسلام کے تو سلیمانؑ کے علاوہ اور بھی بہت سے کم وبیش سترہ ۱۷ بیٹے تھے آخران کے ذکر اوران کے عدم ذکر کی کیا وجہ ہے؟

اعتراض نمبر۵۰۶:۔اگر نبوت کی وراثت مراد ہے تو فہوالمراد اس سے تو اہل سنۃ کی مذہب کی تائید ہوتی ہے۔

اعتراض نمبر۵۰۷:۔فرمایئے سیدنا ابو بکرؓ کا یہ فعل کہ متروکہ رسول مقبول میں وراثت جاری نہیں۔آپ کے نزدیک نیکی پر محمول ہے یا معصیت پر؟

اعتراض نمبر۵۰۸:۔اگر نیکی پر محمول پر ہے تو فہوالمقصو داور اگر معصیت پر ہے تو سیدنا علیؑ معصومیت کو بچایا ہے۔

اعتراض نمبر۵۰۹:۔اگر یہ کہا جائے **یو صیکم اللہ فی اولاد کم للذکر مثل حظ الانثین** میں تو عمومیت کے لحاظ سے حضورؐ بھی شامل ہیں لہٰذا حضرت کے مال سے وراثت جاری نہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس طرح کہنا تو تب بجا ہوگا کہ مال فئے کی نفی کر کے حضور علیہ اسلام کی ملکیت خاصہ تلسیم کی جائے پس اگر آپ کا پاس اس قسم کا ثبوت ہو تو پیش کیجئے۔

اعتراض نمبر۵۱۰:حدیث عدم توریت جب متواتر المعنیٰ مسلم بین الفرقین دونوں پارٹیوں کتب صحاح میں مروی از صحابہ واہل البیت موجود ہے تو تحقیق سے روگردانی کی کیا وجہ؟

اعتراض نمبر۵۱۱:۔فرمایئے **فَانْکِحُوْ مَا طَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَاءِ مثنٰی وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ** کے مدلوں میں حضور علیہ اسلام عمومیت کے خطاب کے لحاظ سے داخل ہیں تو سراسر خلاف واقع ہے ورنہ وجہ تخصیص کے تسلیم نہ کرنے کے وجوہ بیان کیجئے؟

اعتراض نمبر۵۱۲:۔اگر یہ مکرر کیا جائے کہ جس طرح حجرے حضور کی بیویوں کو دے دیئے گئے اسی طرح فدک بھی سیدہ کا حق تھا تو یہ سوال ہے کے حجرے ازواج مطہرات کو حضرت کی وفات کے بعد دئے گئے یا پہلے سے انکے ملک میں تھے۔

اعتراض نمبر۵۱۳:۔اگر بعد میں دیئے گئے تو اس کے متعلق تشفی کن دلائل پیش کیجئے۔

اعتراض نمبر۵۱۴:۔اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ان کے سپرد کر دیئے گئے تھے اور تا وفات ان کے قبضے میں رہے تو مسئلہ توریث سے اس کا کیا تعلق ہے واضح کیجئے۔

اعتراض نمبر۵۱۵:۔اگر یہ مکر کیا جائے تو کہ **وات ذالقربی حقہ** میں سیدہ کا حق مذکور ہے تو سوال یہ ہے کہ آیت مکہ نازل ہوئی ہے یا مدینہ میں؟

اعتراض نمبر۵۱۶:۔اگر اس کا نزول مکہ معظّمہ میں ہے تو پھر معدوم چیز کے متعلق آرڈر دینے کے معنے جب کہ ابھی تک فدک حضور علیہ اسلام کے قبضے میں نہ آیا تھا۔

اعتراض نمبر۵۱۷:۔اوراگر مدینہ میں ہے تو جمیع ذی القربیٰ پر حضرت نے فدک ٹکڑے ٹکڑے تقسیم کردیا نہ اقربا کے اسماء اور حصص کی تعیین مع الدلال پیش کیجئے۔

اعتراض نمبر۵۱۸:۔اوراگر انہیں کیا تو معاذ اللہ حضور علیہ السلام تعمیل ارشاد سے قاصر رہے جو کہ شان نبوت کے خلاف ہے جواب دیجئے۔

اعتراض نمبر۵۱۹:۔نیز جب حضرت نے اپنی زندگی میں جو کچھ کسی کو دیا اسے ہبہ سے تعبیر کیا جائے گا یا وراثت سے ہر دوشقوں پر دلائل بیان کیجئے۔

اعتراض نمبر۵۲۰:۔اگر ہبہ تو رعایت حصص کیا معنےٰ ؟

اعتراض نمبر۵۲۱:۔اوراگر بطور وراثت ہو تو وراثت قبل از وفات کیسی؟

اعتراض نمبر۵۲۲:۔اگر ہی مکر کیا جائے کہ حدیث عدم توریث خبر واحد ہے تو سوال یہ ہے کہ یہی حدیث اہل تشیع اور اہل سنت دونوں کی کتابوں میں مروی ہے یا نہیں اہل تشیع اور اہل تشیع کے جملہ امام اسے مانتے ہیں یا نہ اہل سنت میں سے کسی نے انکار نہیں کیا جملہ صحابہ کرام نے تسلیم کیا آج تک یہ حدیث زبان زد خلاق ہے فرمایئے معنوی طور پر تواتر ثابت ہوا ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر۵۲۳:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ یہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ توثیق فدک ص ۲۵ میں کہا گیا ہے تو مرۃ العقول شرح الفروح والاصول ص۲۴ ج ا کی اس عبارت جواب ہے۔

**حسن او موثق لا يقصر عن الصحيح** یہ حدیث اور توثیق یافتہ ہے صحیح سے کم درجے کی نہیں ہے۔

اعتراض نمبر۵۲۴:۔من لا یحضرہ الفقیہ ص۴۳۲ میں ہے

## فان الفقهاء ورثةالانبياء لم يو رثو دينار ولا درهما ولكنهم ورثو العلم فمن اخد منه بحظ وافرْ

پس تحقیق علماء وارث ہیں انبیاء کے تحقیق انبیاء نہیں بناتے وارث دنیار کا اور نہ درہم کا لیکن وارث بناتے ہیں علم کا۔پس پس جو شخص لے علم اس نے کچھ لے لیا۔فرمایئے کیا جواب ہے کہ یہ ابوالائمہ حضرت علی المرتضیٰ کا قول ہے

اعتراض نمبر۵۲۵:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ یہ حدیث اگرچہ من لا یحضرۃ الفقیہ میں درج ہے لیکن پھر بھی غیر صحیح ہے تو سوال یہ ہے صاحب من لا یحضرہ الفقیہ کی اس کلام مندرجہ من لا یحضرہ الفقیہ ص ۳ کا کیا مطلب ہے جب کہ اس نے تصریح کی ہے کہ۔

## بل قصدت الى ايراد ما افتىٰ به واحكم بصحته واعتقد فيه حجة فيمابين و بين و بى

# جميع ما فی مستخرجة من کتب المشهورة علیها ؂

بلکہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں من لا یحضرۃ الفقیۃ میں ایسی چیزیں لاؤں جن سے فتوٰی دے سکوں اور اس کی صحت کا حکم دے سکوں اور میرا اعتقاد ہو کہ یہ میرے اور میرے پروردگار کی درمیان حجت ہے۔اور سب کچھ اس میں مشہور کتابوں سے لیا گیا ہے جن پر اعتماد اور اعتبار ہے۔

اعتراض نمبر ۵۲۶:۔جب کہ یہ حدیث اصول کافی ص ۱۶ میں موجود ہے اور اس کی توثیق امام مہدی نے غا شریف میں کر دی ہے تو انکار کیسا ؟

اعتراض نمبر ۵۲۷:۔کیا امام مہدی اس حقیقت سے بے خبر تھے کہ اصول کافی میں غیر معتبر احادیث شریف بھی موجود ہیں پس اگر یہ قول کو خلاف کہنا پڑے گا۔جو کہ مہدویت اور معصومیت کے شان کے خلاف ہے۔

اعتراض نمبر ۵۲۸:۔اگر ایک امام کسی حدیث کی کتاب کو معتبر بتائے تو اور غیر امام اس کی ایسی تنقیحات پیدا کر دے جو کہ شان امام کے خلاف ہو تو فرمایئے کہ غیر امام کا ایمان بحال رہے گا یا نہ۔ہر دو شقوں پر با دلائل روشنی ڈالئے۔

اعتراض نمبر ۵۲۹:۔اگر قول وراثت بزعم شیعہ صحیح ہے تو صرف بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت کا کیا معنی اس لحاظ سے تو جملہ امہات المومنین بالخصوص سیدہ کونین حبیبہ حبیب خدا سیدہ عائشہ سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہن حضرت عباسؓ وغیرہ کے متعلق وراثت کے لحاظ سے کیوں اغماض سے کام لیا جا رہا ہے۔

اعتراض نمبر ۵۳۰:۔معین کیجئے کہ سیدہ کا مطالبہ ہبہ تھا یا وراثت کا اگر ہبہ کا تھا تو ہبہ بخش ہو جانے کے بعد واہب کی ملک سے نکل جاتا ہے ۔پس اس لحاظ سے فدک حضور علیہ اسلام کے قبضہ میں نہ رہا اور وفات پائی تو اس مال سے وراثت کا جاری ہونا بعید از قیاس رہے گا۔

اعتراض نمبر ۵۳۱:۔اور اگر وراثت کے طور پر سوال کیا تھا تو تقاضاً یہ ہے کہ مال مورث کے قبضے میں مدۃ العمر تک رہے تو ہبہ کا قول خلاف عقل ہے ،بہر حال جواب درکار ہے۔

اعتراض نمبر ۵۳۲:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ پہلے سیدہ طاہر نے ہبہ کا دعوٰے کیا تھا جب سند پھاڑ ڈالی گئی تو پھر وراثت کا دعویٰ کیا تو سوال یہ ہے کہ کیا اس سے سیدہ کے تقوے و دیانت نیز علم وفہم پر معاذ اللہ حرف نہیں آتا جب کہ ہبہ بعد الھبہ رفع الملک کو مقتضی ہے اور نہ ورثہ بقا الملک کو۔

اعتراض نمبر ۵۳۳:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ ابن قتیبہ نے الامامت والیاست ص ۱۵ میں سیدہ طاہرہ کا قول نقل کیا ہے۔

**قالت فاطمة لابی بکر و عمر استخطھانی وما ارضیتمافی ولئن النبی لا شکو تکما الیه** . سیدہ طاہرہ فاطمہؓ نے ابی بکرؓ اور عمر سے فرمایا کہ تم نے مجھے ناراض کیا ہے اور راضی نہیں کیا البتہ اگر میں حضورؐ سے ملی تو تمہاری شکایت کروں گی۔تو سوال یہ ہے کہ کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں مذکورہ کتاب کسی اہلسنت معتبر عالم کی تصنیف ہے نیز یہ کہ جب ابن قتیبہ کے شیعہ ہونے کے متعلق ہمارے علماء نے یہ

تصریح فرمادی ہے کہ وہ شیعہ تھا تو پھر خواہ مخواہ مغالطے میں ڈالنے کا کیا فائدہ، ملاحظہ فرمایئے!

## و ابن قتیبه صاحب المعارف الذی هور افضی عنید (المنتحه الالٰهیهص ۳۳)

ابن قتیبہ صاحب المعارف کٹر شیعہ ہے۔

اعتراض نمبر ۵۳۴:۔ آپ حضرات میں سے کوئی شخص یہ ثابت کرسکتا ہے کہ سیدنا ابی بکر الصدیقؓ نے بنت الرسول سے فدک کر اپنی بیٹی سیدہ عائشہ کے حوالے کیا ہو۔

اعتراض نمبر ۵۳۵:۔ اگر یہ مکر کیا جائے جیسا کہ فلک النجاۃ ص ۳۹۳ میں کیا گیا ہے کہ کیا صاحب البیت حدیث عدم توریث کو نہیں جانتے تھے تو صرف ابوبکر جانتا تھا تو یہ سوال یہ ہے کہ کس کہا ہے کہ نہیں جانتے تھے اور کون کہتا ہے کہ اس حدیث کے راوی ابوبکر صدیق ہی ہیں صاحب تحفۃ نے تصریح فرمائی۔

## رواه عن النبی صلی الله علیه و سلم ابو بکر و عمر عثمان و علی وطلحةؓ و زبیر و سعید و عبدالرحمٰن ابن عوف العباسؓ و ازواج النبی ابو هریرهؓ ۰

اس کو حضور علیہ اسلام سے ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمان وطلحہؓ وزبیرؓ سعیدؓ عبدالرحمٰن بن عوف عباسؓ اور حضور علیہ اسلام کی ساری گھروالیوں نے حضرت ابوہریرہؓ نے روایت کیا ہے۔ پس دروغ بیانی کا فائدہ۔

اعتراض نمبر ۵۳۶:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ ابوبکرؓ نے فدک اس لئے نہیں دیا تھا کہ ان کو قرابت رسول مقبول سے عناد تھا تو سوال یہ ہے کہ آخر اس طوطا چشمی کا کیا فائدہ جب کہ کتاب فضائل الصحابہ بخاری ص ۶۴ ج ۴ ص ۲ وص ۱۲۱۰ اسی طرح کتاب المغازی باب گزوہ خیبر ص ۸۶ ج میں صدیق اکبر کا قول موجود ہے۔

**فتکلم ابو بکر فقال والذی نفسی بیده لقرایة رسو ل الله حب الی ان اصل من قرابتی** پس ابوبکرؓ نے جواب دیا مجھے اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ حضور علیہ اسلام کی قرات مجھے اپنے رشتے داروں کے ساتھ تعلق قائم کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

اعتراض نمبر ۵۳۷:۔ کتاب فرض صحیح بخاری باب اول ج ۴ ص ۴۳ میں ابوبکر صدیقؓ کا قول موجود ہے۔

**لست تا رکا ًشیعاً کان رسول الله یعمل به فانی اخشی ان ترکت شیئاً من امره ان ازیع ۰**

میں نے کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑی کہ حضور علیہ اسلام اس پر عمل کرتے ہوں تو میں نے نہ کیا ہو مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے حضورؐ کے کسی حکم کی تعمیل نہ کی تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔

فرمایئے سیدنا ابوبکر صدیق نے بسبب عناد وراثت تقسیم نہ فرمائی یا برعایت حکم رسول مقبول ﷺ۔

اعتراض نمبر ۵۳۸:۔ کیا سیدہ پر بہتان کہ وہ شکایت حضور علیہ اسلام کے سامنے کرینگی نصوص صریحہ کے معارض نہیں کیونکہ قرآن مجید سورۃ یوسف میں ہے۔

**انما شکوا بثی و حزنی الی اللہ** میں اپنے رنج وغم کی شکایت خداتعالیٰ کیطرف کرتا ہوں۔ دعا موسے علیہ اسلام میں ہے

**اللھم لک الحمد و الیک المشتکی انت المستعان و بک المستعان و علیک التکلات**

اے اللہ تیرے لئے حمد ہے تیری طرف ہماری شکایت ہے تو مددگار ہے اور تیری طرف فریاد ہے اور تجھ ہی پر توکل ہے۔

اگر بقول شما سیدہ کا وہ قول مندرجہ الامامۃ والسیات صحیح ہے تو ان نصوص کا جواب دیجئے؟

اعتراض نمبر ۵۳۹:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ صدیق اکبرؓ نے فدک نہ دے کر اتنا گناہ کیا کہ جس کی پاداش میں سیدہ نے اپنے جنازے میں بھی داخل نہ ہونے دیا تو سوال یہ ہے کہ اگر یہ وصیت تسلیم کر لی جائے تو کیا اسے کمال ستر وحجاب پر محمول کرنا بہتر ہوگا یا اظہار ناراضگی پر۔

اعتراض نمبر ۵۴۰:۔ اگر کمال ستر پر محمول ہے تو مطابق واقع ہے کسی کو اس کے خلاف پر اصرار نہیں ہے اور اگر اظہار ناراضگی پر محمول کیا جائے تو یہ سوال یہ ہے کہ اس قسم کی وصیت کی حضرت سیدہ سے توقع بھی کی جاسکتی ہے؟

اعتراض نمبر ۵۴۱:۔ کیا یہ وصیت عمل حضرت سید الرسل کے خلاف نہیں جب کہ آپ سے اپنے جنازے سے کسی کو منع نہیں فرمایا تھا کیا آپ لوگ اسی خفیہ باتیں بھی سیدہ کی طرف مسوب کرنے کے عادی ہیں؟

اعتراض نمبر ۵۴۲:۔ اگر یہ شبہ کیا جائے کہ سیدہ کو حق دینا ناجائز تھا برعایت حدیث لانورث تو ابوبکر صدیق نے خچر تلوار اور حضور علیہ والصلوٰۃ السلام کا عمامہ دستار حضرت علی کو کیوں دیا تھا۔ تو سوال ہے کہ ذرا تحقیق تو فرمایئے کہ سیدنا ابوبکر صدیق نے سیدنا علی مرتضی کو یہ چیزیں دیں تھیں یا ان کے پاس رہنے دی تھیں اور یہ ترک ماترک عند علی برائے تصرف تھا یا برائے تملیک تھا؟

اعتراض نمبر ۵۴۳:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ ثعلبی نے عرائس المجالس میں لکھا ہے کہ **ورث سلیمان داود یعنے نبوتہ و حکمۃو علمہ و ملکہ**

جیسا کہ فلک النجاۃ ص ۳۹ میں کہا گیا ہے تو دریافت امر یہ ہے کہ اس سے وراثت مالی مراد لینا کیا آپ جہل کی دلیل نہیں جب کہ عبارت کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ بیٹا باپ کی طرح بادشاہ اور ساتھ یہ بھی کہ وراثت سیدنا سلیمان علیہ اسلام کے بغیر کسی کو نہ ملی؟

اعتراض نمبر ۵۴۴:۔ اگر فلک النجاۃ ص ۳۹۷ ج ا کا حوالہ دے کر کہا جائے کہ خاف زکریا ان یرثو الہ سے معلوم ہوا کہ وراثت مالی مراد ہے تو یہ سوال یہ ہے کہ یہاں کیسا یہ مطلب نہیں کہ قوم میرے مال پر قابض ہو جائے گی۔

اعتراض نمبر ۵۴۵:۔ اگر یہ مکر کیا جائے جیسا کہ فلک النجاۃ ص ۴۰۶ میں کہا گیا ہے کہ جابر کے کہنے پر تو بلا شبہ شہادۃ بحرین کے مال سے

صدیق اکبر نے حضرت فاطمہ کو مال کثیر دے دیا تھا لیکن یہاں مسئلہ فدک میں کسی کی بھی گواہی منظور نہیں کی گئی۔

تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہاں جابر کے دعوے کے خلاف حضور علیہ اسلام کا ارشاد موجود نہیں اور وہاں بطرق کثیرہ سرور کائنات کا ارشاد اجراء سلسلہ توریث سے مانع ہے فرمایئے آپ سے استدلال کی کیا قیمت رہی۔

اعتراض نمبر۵۴۶:۔فلک النجاۃ ۴۰۶ میں ہے کہ حضور علیہ اسلام نے سیدہ کو فدک بطور عطیہ کے دیا تھا تو سوال یہ ہے کہ جب میں جملہ اقرباء یتامی مساکین اور فقراء۔

اعتراض نمبر۵۴۷:۔مہاجرین شریک تھے تو صرف سیدہ پر مشترک مال کا دان کرنا معنے چہ دارد۔کہا جاتا ہے کہ ابوبکر صدیق نے ممبر پر فرمایا تھا۔

## ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یعتصم با لوحی و ان لی شیطان یعترینی فان استقت فا عینو نی فان زغت فقو می نی ؁

بلا شبہ حضور علیہ اسلام وحی کے ساتھ تمسک فرمایا کرتے اور بیشک میرے لئے شیطان ہے کہ اگر میں سیدھا رہوں تو میری امداد کرنا اور اگر میں ٹیڑھا ہونے لگوں تو مجھے سیدھا کرنا۔

فرمایئے اس پر کیا اعتراض ہے کیا اس سے سیدنا صدیقؓ اکبر کا اخلاص ثابت نہیں ہوتا۔

اعتراض نمبر۵۴۸:۔اگر اس جملے پر اعتراض ہے کہ میرے لئے شیطان ہے تو کیا حدیث شریف میں وارد نہیں ہے۔

**مامن احدٍ اِلَّا و قد و کل به قرینه من وَقرینه من الملائکة ؁**

کوئی ایسا انسان مگر اس کا اس کا ساتھی جنوں سے بنایا گیا اور ایک فرشتوں میں سے۔

اعتراض نمبر۵۴۹:۔کیا حضرت نے یوں فرمایا؟

**ان الشیطٰن یجری فی الانسان مکجری الدم** ؁بلاشبہ شیطان انسان میں خون کی طرح چلتا ہے۔

اعتراض نمبر۵۵۰:۔کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ابوبکر صدیق نے بوجہ عدم معصومیت یہ بیان دیا ہے۔

اعتراض نمبر۵۵۱:۔اگر سیدنا ابوبکر کا یہ قول پیش کیا جائے۔

**اقیلو نی فسلت بخیر بکم و علی فیکم** ؁میری بیعت مجھے واپس کرو میں تم سے اچھا نہیں ہوں اور علےتم میں ہے۔

پس دریافت طلب امر یہ ہے کہ خلیفاء کامل کی یہ پہچان نہیں کہ پبلک زور سے اسے خلیفہ منتخب کرے اور اس کے دل میں رائی کے برابر طمع نہ ہو اگر یہ سچ ہے تو صدیق اکبرؓ پر اعتراض کیسا؟

اعتراض نمبر۵۵۲:۔کیا سیدنا حضرت علیؓ نے نہیں فرمایا

**ان لکم وزیراً خیر لکم منی امیراً ؁**

میری وزارت تمہارے لئے میری امامت تمہارے سے بہتر ہے۔

اعتراض نمبر ۵۵۳:۔ جب ہمارے حضرات نے اس عبارت کی سند کے لحاظ سے تردید کر دی ہے تو اعتراض کرنے کا کیا فائدہ جیسا کہ المنتہی ص ۳۳۷ میں ھے ھذا کذب و لا اسناد

یہ جھوٹ ہے اور اس کے لئے کوئی اسناد نہیں ہے۔

اعتراض نمبر ۵۵۴:۔ اگر یہ کہا جائے کہ ابوبکر صدیقؓ نے کبھی کبھی والی بنا کر نہیں بنا کر بھیجا تو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہجرت کے نویں سال حج کا امیر سید الرسل نے کس کو بنا کر بھیجا تھا نیز بتایئے کہ فضیلت امیر بنا کر بھیجنے میں یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں رہ کر شرف زیارت حاصل کرنے پر اور جرعہ ہادی وصال پینے پر اور فیوضات نبوت سے مستفیض ہونے میں۔

اعتراض نمبر ۵۵۵:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے متعلق تو عمر فاروق کا قول موجود ہے۔ یعنے ابوبکرؓ کی بیعت جلدی ہوئی تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس جملے میں صدیق اکبر کی خلافت کی تردید کس طرح ہوسکتی ہے جب کہ اس کا معنٰے یہ ہے کہ بیعت بلا پس وپیش ہوئی۔ بغیر کسی تفریق کے ہوئی کیا اس میں صراحتہ صدیق اکبر کی فصیلت ثابت نہیں ہوئی۔

اعتراض نمبر ۵۵۶:۔ آپ کے بعض لوگ کہتے ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہمیشہ کہا کرتے تھے۔

**لیتنی کنت سالت رسول اللہ ھل للانصار فی ھذا الامر حق** ؟ کاش کہ میں انصار کے متعلق حضور علیہ اسلام سے پوچھ لیتا کہ امر خلافت کچھ ان کا بھی حق ہے۔ الامر حق

دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس میں خلافت صدیقی کی تردید ہوتی ہے کیا مطلب ظاہر نہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے حضور سے پوچھا نہیں اور حضور نے از سر خود بتایا نہیں۔ اگر ضروری ہوتا تو حضور علیہ اسلام اس مسئلے کو ہرگز ہرگز مخفی نہ رکھتے جب کہ نبوت چھپانے کا نام نہیں بلکہ ظاہر کرنے کا نام ہے۔

اعتراض نمبر ۵۵۷:۔ اگر یہ عبارت تسلیم کر لی جائے تو کیا اس میں سے صدیق اکبرؓ کے خلوص کا ثبوت نہیں ملتا۔

اعتراض نمبر ۵۵۸:۔ اگر یہ کہا جائے کہ صدیق اکبرؓ تو بوقت وفات فرمایا تھا لَیۡتَ اُمّیِ لَمۡ تَلِدۡ نِیۡ ؟ کاش کہ میری ماں نے مجھے نہ جنا ہوتا تو کیا مجھے دریافت کرنے کی اجازت ہے کہ آپ صدیق اکبرؓ کے متعلق بوقت وفات یہی جملہ بروایت صحیح وبسند مستند ثابت کر کے دکھایئے فرما یئے کیا حال ہے؟

اعتراض نمبر ۵۵۹:۔ نیز اگر تسلیم کر لیا جائے تو کیا **ان کر مکم عند اللہ اتقکم** (بے شک خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہی ہے جو تم میں سے خدا کا خوف زیادہ رکھتا ہو) کا نمونہ صدیق اکبرؓ نے ان کلمات سے پیش نہیں فرمایا آخر بات توڑ موڑ کر پیش کرنے کا کیا فا ئدہ؟

اعتراض نمبر ۵۶۰:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ ابوبکر صدیقؓ نے بارہا اپنے گناہوں کا اقرار کیا ہے اس لئے وہ خلافت کے مستحق نہیں تھے تو سوال یہ ہے۔

حضرت امام زین العابدینؑ نے کے حسب ذیل ارشاد کا کیا جواب ہے چنانچہ صحیفہ کاملہ سجادیہ ص ۸۳ مطبوعہ طہران بازار سلطانی۔

**ها انا یا رب مطروح بین یدیک نا الذی اوقرت الخطایاؕ ظهره وانا الذی نوبؕ**

اے میرے رب میں آپ کے سامنے پڑا ہوا ہوں میں وہ ہوں جس کی پیٹھ کو گناہوں نے بھٹا دیا ہے اور میں وہ ہوں جس کی عمر کو گناہوں نے فنا کر دیا ہے۔

اگر سجاد معصوم ہو تو اقرار معصیت کر سکتے ہیں تو وہ غیر معصوم ہو کر اقرار ذنوب کیوں نہیں کر سکتے۔

اعتراض نمبر۵۶۱:۔اگر بااین ہمہ معصوم ہو کر امامیت کے فرائض انجام دے سکتے ہیں تو وہ بااین اقرم وغیر معصومیت ہو کر خلافت کا کام کیوں نہیں کر سکتے اعتراض نمبر۵۶۲:۔صحیفہ کاملہ سجادیہ ص۸۰ میں ہے۔

**لَمَّا ثَقَلَ عَلَیَّ ظَھُرِیُ مِنَ الُخَطِیاُتِؕ**

گناہوں کی وجہ سے امیری پیٹھ پر بوجھ آپڑا ہے۔فرمایئے کیا خیال ہے اب بھی صدیقی ارشادات پر اعتراض کرنے کی جرأت ہے۔

انکار خلافت صدیقی کے لئے اگر یہ مکر کیا جائے کہ وہ مسائل شرعیہ ہی نہیں جانتے تھے۔

(۱)انہوں نے چور کے بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا حکم فرمایا۔

(۲)ایک شخص نے لواطت کی تو اسے آگ میں جلا دیا۔

(۳)جدّہ اور کلالہ کے مسئلے کو نہ جانتے تھے۔

اگر یہ تسلیم کرلیا جائے تو فرمایئے دوسری مرتبہ چوری کی پاداش میں یسرٰی کے کاٹنے کا حکم دیا تھا یا پہلی دفعہ کے جرم میں۔

ہے کوئی ماں کا لال جو پہلی مرتبہ کی سرقت کے جرم کی پاداش میں ثابت کر سکے۔

اعتراض نمبر۵۶۳:۔کیا علم الہدٰی فی کتاب تنزیہ الانبیاء والائمہ مذکور نہیں کہ حضرت علی مرتضٰی نے ایک لوطی مرد کو جلا دیا تھا۔

اعتراض نمبر۵۶۴:۔اگر کسی مسئلے میں شک ہوا اور کسی واقف سے پوچھ لیا جائے تو کیا یہ مدحت ومنقبت میں داخل ہے یا جہل وانکار میں۔

اعتراض نمبر۵۶۵:۔اگر یہ پیش کیا جائے کہ لشکر اسامہ میں حضرت علیہ اسلام نے ابوبکر صدیقؓ کو بھیجا تھا اور وہ نہیں گئے تھے تو سوال یہ ہے کہ اگر صحیح ہو تو امامت صلوٰۃ کا حکم کس کے لئے تھا۔اور اگر امامت کا حکم حضرت ابوبکر صدیقؓ تو تھا آپ کے سوال کی کیا وقعت رہی۔

# عظمت حضرت فاروق اعظمؓ کے تسلیم کرانے کے

# ---------سلسلے میں چند سوالات-------

اعتراض نمبر ۵۶۶:۔قرآن مجید میں ہے۔

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِا لْهُدیٰ وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهُ عَلَی الدِّیْن کُلِّهٖ وَکَفٰی بِا للّٰهِ شَهِیْداً ؕ

اللہ تعالےٰ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ دین کو تمام ادیان پر غالب کردے اور اللہ تعالےٰ کی گوا ہی کافی ہے۔

خدا تعالےٰ نے بعثت نبوی کی علت غائی غلبہ دین کو قرار دیا ہے۔ظاہر ہے مصر و شام اور ملک فارس پر غلبہ حضرت اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے زمامانے میں حاصل نہ ہوا پس دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس قسم کا غلبہ کس عہد میں نصیب ہوا۔

اعتراض نمبر ۵۶۸:۔اور اگر ہماری یہ تعبیر خلاف واقع ہے تو اس میں حدیث کا کیا مطلب ہے جب کہ حضور علیہ اسلا نے غزوہ خندق کے موقع پر پہلا وار کیا تو فرمایا خدا تعالےٰ نے میرے ہاتھ پر ملک شام و یمن اور فارس فتح کر دیا گیا۔

اعتراض نمبر ۵۶۹:۔تفسیر صافی میں ہے کہ آنحضرت صلے للہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی اَللّٰهُمَّ اَعِزّ الِاسْلَامَ بِاَحدِ الْعُمَرٌ بْنَ بِعُمَرَؓ مَنَ الْخطَّابِ ؕ

او بابی جہل یعنے یا اللہ اسلام کو یا تو عمر بن الخطاب سے عزت و غلبہ عنایت فرمایا اور ابو جہل سے۔فرمایئے خدا تعالےٰ حضور علیہ اسلام کی یہ دعا قبول فرمائی یا نہ؟

اعتراض نمبر ۵۷۰:۔اگر قبول نہ ہوئی تو کیا حضور علیہ اسلام کی یہ دعا کتب حدیث میں موجود نہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ دُعَاءٍ لَا یَسْتَجَابُ ؕ

یا اللہ بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔

اعتراض نمبر ۷۵۱:۔ اور اگر قبول ہوئی تو فاروق اعظمؓ کی تشریف آوری سے یقیناً دین کو عزت وسطوت نصیب ہوئی فرمائیے کیا جواب ہے؟

اعتراض نمبر ۷۵۲:۔ غزوات حیدری ترجمہ حملہ حیدری میں ہے کہ بیت اللہ شریف کے درودیوار فاروق اعظم کی تشریف آوری پر فخر میں آئے پس اگر ان کا قابل افتخار نہیں تھا تو درودیوار نے فخر کیوں کیا۔

اعتراض نمبر ۷۵۳:۔ مذکورہ کتاب میں یہ بھی ہے کہ بیر زمزم کے پانی فرط مسرت میں سلسبیل کو ذائقہ حلاوت بخشاء۔ اگر فاروقی ایمان قابل اعتنا نہ تھا تو اس قدر القاب کیوں۔

اعتراض نمبر ۷۵۴:۔ کیا یہ سچ ہے کہ فاروق اعظم کے اظہار ایمان سے پہلے حضور اکرم بمعہ جماعت اپنے گھر میں نماز ادا کرتے تھے لیکن جب فاروق اعظم نے ایمان کا اظہار فرمایا تو لے کر حرم کعبہ میں نماز ادا کی اور سب کو جماعت سے نماز نصیب ہوئی۔

اعتراض نمبر ۷۵۵:۔ اگر غلط ہے تو غزوات حیدری کی اس عبارت کا کیا جواب ہے؟ (آگے سب کے عمر تیغ بکمر با جماعت وافر ساتھ ان کے اصحاب حجۃ باتیں کرتے بے خوف وخطر داخل خانہ وارد ہوئے۔)

اعتراض نمبر ۷۵۶:۔ اگر یوں تعبیر کیا جائے کہ (فاروق اعظمؓ کے آنے سے کعبے کا در کھلا اور نماز با جماعت نصیب ہوئی پس جب تک کعبے کا در کھلا رہے گا فاروقی یاد تازہ رہے گی۔ فرمائیے اس میں کیا حرج ہے۔

اعتراض نمبر ۷۵۷:۔ اگر آپ کو فاروقی دور میں غلبہ دین سے انکار ہے تو سیدنا علی المرتضے اس ارشاد کا جواب دیجئے جب کہ آپ نے سیدنا حضرت عمرؓ کے طلب مشورہ کے جواب میں فرمایا بحوالہ نہج البلاغہ۔

اَنّ ھذا الْاَمْرُ لَمْ یَکُنْ وَ نَصَرَہٗ وَ لاخذہ لانہ بکثرۃ وَ لَا قِلۃٍ وَ ھُوَ دِیْن الّذی اَظْھَرَہٗ

بے شک یہ دین کا کام اس کا غلبہ اور اس کا خسارہ فوج کی کثرت اور قلت پر موقوف نہیں ہے اور یہ خدا تعالے کا دین ہے اور یہ خدا تعالے کا دین ہے جس دین کو خدا تعالے نے غالب کر دیا ہے۔

اعتراض نمبر ۷۵۸:۔ اگر فاروقی غلبے کو مذہب حق کا غلبہ تسلیم نہ کیا جائے تو فرمائیے سیدنا علی المرتضی نے فوج فاروقی کو فوج خداوندی قرار کیوں دیا جواب دیجئے۔ چنانچہ نہج البلاغہ ج اص میں ہے۔

وَ جُنْدَہ الّذی اعدّہ وَاَمَدَّ حتّٰی بَلَغَ حَیْثُ مَا بَلَغَ

اور فاروقی لشکر خدا کا لشکر ہے جس کو اللہ تعالے نے خود تیار کیا ہے اور خود پھیلایا ہے حتے کہ جہاں پہنچنا تھا پہنچ گیا۔

اعتراض نمبر ۷۵۹:۔ فرمائیے فتوحات فاروق اعظم اسلامی فتوحات تھے یا نہ اگر نہیں تھے تو امتناعی وجوہ بیان کیجئے؟

اعتراض نمبر ۸۵۰:۔ بر تقدیر عدم تسلیم سیدہ بانو کے نکاح کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے اور سیدنا زین العابدین کی ذات گرامی کے ساتھ جناب کی عقیدت اور محبت کا رنگ کیسا ہے؟

اعتراض نمبر ۵۸۱:۔ کیا جناب رہنمائی فرما سکتے ہیں کہ وہ کون سی کتاب ہے جس میں سیدنا علیؓ نے سیدنا عمرؓ کے متعلق مثابتہ ۔۔۔۔۔۔فرمایا ہے۔ نیز ان جملوں کا کیا معنے؟

اعتراض نمبر ۵۸۲:۔ کیا آپ کے نزدیک مسلمانوں کے لئے جائے پناہ اور مجاو ماویٰ کسی غیر مسلم کو قرار دینا جائز ہے؟

اعتراض نمبر ۵۸۳:۔ فرمایئے جب سیدنا علیؓ سیدنا حسینؓ کو لے کر عمرؓ کے دروازے پر سیدہ شہر بانو سے نکاح کرنے کے لئے تشریف لے گئے تو بتایئے کہ وہاں نکاح کا خطبہ کس صاحب ایمان تھے ان کے اسماء گرامی سے مطلع فرمایئے!

اعتراض نمبر ۵۸۴:۔ فاروقی دور میں سیدنا علیؓ عنہ جماعت سے نمازیں ادا فرماتے تھے یا خلوت میں دلائل قویہ سے ثابت کیجئے؟

اعتراض نمبر ۵۸۵:۔ اگر خلوت میں پڑھتے تھے تو کسی مسجد میں یا گھر میں دلائل بیان کیجئے۔؟

اعتراض نمبر ۵۸۶:۔ اگر جماعت سے نمازیں پڑھتے تھے تو امام کے مذہب کے متعلق ان کا کیا عقیدہ تھا واضح کیجئے مذکورہ بالا دلائل بھی ضرور پیش نظر رہیں۔

اعتراض نمبر ۵۸۷:۔ کیا یہ سچ ہے کہ بیت المقدس (پہلا کعبہ) بھی فاروق اعظم نے فتح کیا۔

اعتراض نمبر ۵۸۹:۔ حضرت عمر فاروق نے ممالک فتح کر کے کتنی مسجدیں تعمیر کرائیں اگر آپ کے علم میں ہیں تو ضرور مطلع فرماویں۔

اعتراض نمبر ۵۹۰:۔ مرۃ العقول شرح الفروع والاصول میں ہے کہ سیدہ شہر بانو نے بیان کیا کہ میں نیند میں حضور علیہ اسلام کی زیارت سے مشرف ہوتی تو آپ نے فرمایا عنقریب مسلمانوں کا لشکر تم کو فتح کرے گا۔ فرمایئے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر ۵۹۱:۔ احتجاج طبرسی میں امام معصوم عندکم کا قول موجود ہے کہ لَسْتُ بمنكرٍ فَضَل عُمَرٍ وَ لكِنْ اَبَا بكر اَفْضَلُ مِنْهُ
میں عمر فاروقؓ کی فضیلت کا منکر نہیں ہوں لیکن ابوبکر صدیق کا منکر نہیں ہوں لیکن ابوبکر صدیق حضرت عمر سے افضل ہیں۔

اعتراض نمبر ۵۹۲:۔ کیا آپ یہ بتلانے کی زحمت گوارا فرمائیں گے کہ خلفائے اربعہ میں سب سے زیادہ ملک فتح کر کے اسلام کے قبضے میں کس نے دیئے۔

اعتراض نمبر ۵۹۳:۔ اور ساتھ ساتھ یہ بتلانے کی تکلیف فرمائیں گے کہ سب سے کم ملک کس نے فتح کئے اور اس خیفہ وقت کا نام کیا ہے جس کے ہاتھ سے ایک ملک بھی فتح نہیں ہوا۔؟

اعتراض نمبر ۵۹۴:۔ سیدنا علی مرتضٰیؓ سیدنا حسنؓ اور سیدنا حسینؓ کے فرزندوں میں سے کسی کا نام عمر بھی ہے باحوالہ جواب درکار ہے؟۔

اعتراض نمبر ۵۹۵:۔ خلفاء اربعہ میں سے اس خلیفہ وقت کا اسم گرامی بیان فرمایئے جس کے عدل کی شہرت چار دانگ عالم میں ہے۔

اعتراض نمبر ۵۹۶:۔ وہ کون سا خلیفہ تھا جو رات کو رعیت پر چوکیداروں کی طرح پہرہ داری کیا کرتا تھا؟۔

اعتراض نمبر ۵۹۷:۔ وہ کون سے خلیفہ وقت تھے جن کے متعلق سیدنا کا بیان ہے؟۔

خَلفَ الْبِدْ عَةَ وَاَقامَ الُّسنَّةَ

اپنے پیچھے ڈالا بدعت کو اور قائم کیا سنت رسول اللہ کو۔

اعتراض نمبر ۵۹۸:۔اس حضرت کا اسم گرمی کیا ہے جن کا وجود باوجود سیدنا ابوبکرؓ کلے بعد روضہ اقدس میں وفات کے بعد سپرد روضہ کیا گیا؟۔

اعتراض نمبر ۵۹۹:۔کیا یہ سچ ہے کہ جس عمر میں سیدالرسل نے وفات پائی اسی عمر میں سیدنا ابوبکرؓ نے وفات پائی۔

اعتراض نمبر ۶۰۰:۔کیا یہ سچ ہے کہ سیدنا عمرؓ کو نماز کی حالت میں شہید کیا گیا؟

# مسئلہ قرطاس

اعتراض نمبر۶۰۱:۔حدیث قرطاس کو کتب اہل السنّت میں کس صحابی نے روایت کیا ہے اور بوقت واقعہ ان کی عمر کیا تھی اور کیا ان کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کیا ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر۶۰۲:۔اگر کیا ہے تو اس کی نشان دہی کیجئے اور کتاب کا نام معہ ذکر صفحہ فرمایئے۔

اعتراض نمبر۶۰۳:۔یہ واقعہ قرطاس کس دن پیش آیا اور حضرت ﷺ اس کے بعد کتنے دن تک دنیا میں زندہ رہے؟

اعتراض نمبر۶۰۴:۔قرطاس لانے کا حکم اجمالی طور پر حاضرین سے تھا یا خصوصی طور پر حضرت عمرؓ سے تھا۔

اعتراض نمبر۶۰۵:۔اگر خطاب حضرت عمر سے تھا تو اہل سنت کی کسی معتبر کتاب میں ثابت کیجئے۔:

اعتراض نمبر۶۰۶:۔اور خطاب سب سے تھا جو کہ بیت رسول ﷺ میں موجود تھے تو کیا ان میں حضرت علی المرتضٰی بھی موجود تھے یا نہ؟

اعتراض نمبر۶۰۷:۔کیا یہ سچ ہے کہ سیدنا علی المرتضٰے حضور علیہ اسلام کے کاتب الوحی تھے اور متبادلہ طور پر ہی سمجھنا مطابق واقع ہے کہ بقرینہ مذکورہ خطاب بھی ان سے تھا۔؟

اعتراض نمبر۶۰۸:۔اگر باوجود قرینہ مثبتہ محققہ حضرت علیؓ مخاطب نہیں تھے تو حضرت عمرؓ کیسے مخاطب ہو سکتے ہیں جب کی وہ صرف حضور علیہ اصلوٰۃ اسلام کی طبع پرسی کے لے بیت رسول مقبول میں تشریف لائے تھے۔

اعتراض نمبر۶۰۹:۔فاروق اعظمؓ سے کون سا لفظ بسبیل التعین ثابت ہے۔

## حَسۡبُکُمۡ کِتَابُ اللّٰہِ یا حَسۡبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ

اعتراض نمبر۶۱۰:۔یہ جملہ آپ کے نزدیک قابل اعتراض ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اس جملے کو جب حضرت عمرؓ نے دربار نبوت میں ذکر کیا تو کیا حضور علیہ اسلام نے ان کی تغلیط وتکذیب کی۔

اعتراض نمبر۶۱۱:۔اسی طرح سیدنا علیؓ اور سیدہ طاہرہؓ نے فاروق اعظمؓ کی تردید کی۔

اعتراض نمبر۶۱۲:۔اگر حضور علیہ اسلام یا عترت رسول مقبول سے تردید لفظ ثابت ہے تو نشاندہی فرمایئے اور اگر ثابت نہیں تو پھر آپ کو تغلیط وتکذیب کا کیا حق ہے؟

اعتراض نمبر۶۱۳:۔قالو اھجر ا استفھمو کہنے لگے کیا حضورؐ لے جا رہے ہیں پوچھ تو لو۔ میں جب قالو بصیغہ جمع ہے تو اس قول کو صرف عمر فاروقؓ کی طرف کیا جاتا ہے؟

اعتراض نمبر۶۱۴:۔ھجر جب ہجرت کے معنی میں بھی مشتمل ہے تو افتراق وانشقاق پیدا کرنے کی غرض سے خوامخواہ دوسرا معنی مراد کیوں لیا جا تا ہے۔

اعتراض نمبر۶۱۵:۔خدا اخواستہ اگر تسلیم کرلیا جائے کہ فاروق اعظم نے بغرض بے ادبی اس قسم کا لفظ حضور علیہ اسلام کے حق میں استعمال کیا تھا توجہ فرمایئے سیدنا حضرت علیؓ نے اس کا ردعمل کیا فرمایا الفاظ حدیث سے ثابت کیجئے۔

اعتراض نمبر۶۱۶:۔اگر سیدنا علیؓ نے حضور کی عمر مبارک کے آخری لمحات میں حضور کی طرف داری نہ کرتے ہوئے حضرت عمرؓ کی تردید نہیں فرمائی تو کیا اسے بے وفائی پر محمول نہ کیا جائے گا؟

اعتراض نمبر۶۱۷:۔فرمایئے حضورؐ کی قدر کیا رہتی ہے جبکہ نبوت کا دعوٰی فرمایا تو ابولہب نے سب وشتم کیا اور وفات پانے لگے تو حضرت عمرؓ نے اور فدائیوں کی یہ حالت کہ روز اول فدا ہوئے اور نہ روز آخر روز اول تو خیر ابھی تک کوئی بھی دولت ایمانسے سرفراز نہ ہوا تھا لیکن اس مجلس میں تو ایسی موجود تھی جو جو شجاعت میں بھی نامور تھے اور فراست میں بھی یکتا۔ واماد بھی تھے اور چچازاد بھائی!

اعتراض نمبر۶۱۸:۔اگر معاذ اللہ حضورؐ کی یہی کیفیت تصور کی جائے تو تصور کی جائے تو فرمایئے لوگوں کے سامنے ایسے پیغمبر نے کو کس رنگ میں پیش کروگے؟

اعتراض نمبر۶۱۹:۔اگر تسلیم کرلیا جائے کہ لانے میں مانع حضرت عمرؓ کی ذات تھی تو سوال یہ ہے کہ حضور علیہ اسلام کی وفات پیر کے دن ہوئی ان پانچ دنوں میں رکاوٹ کرنے والا کون تھا؟

اعتراض نمبر۶۲۰:۔اگر کوئی رکاوٹ کرنے والا نہیں تھا تو حضور علیہ اسلام نے معاذ اللہ امت کو کس حالت میں چھوڑا جب کہ حدیث میں مو جود ہے لَمْ تَضِلُّو مَنْ بَعْدِیْ (تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ)

اعتراض نمبر۶۲۱:۔کیا حضور علیہ اسلام جو مدۃ العمر تک کسی کافر اور ملحد سے ڈر سکے وہ حضرت عمرؓ کے جواب سے ہراساں ہوگئے۔العیاذ باللہ ۔

اعتراض نمبر۶۲۲:۔جب حضور علیہ اسلام بارہا مَنْ یَّھْدِ ہِ اللہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ فرما چکے تھے اور ہدایت کی تکمیل کے لئے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ نازل ہو چکی تھی تو حضور علیہ اسلام کے آخری ارشاد کو امتحان پر محمول کیوں نہ کیا جائے۔

اعتراض نمبر۶۲۳:۔سیدنا عمرؓ کا یہ قول کیا حضرت عمرؓ کے کمالات عالیہ میں سے آخری کمال نہیں جبکہ حضرت عمرؓ نے ایسا جواب دیا جس کو سن کر حضورؐ نے سکوت اختیار فرمالیا اور ظاہر ہے کہ حضور علیہ اسلام کا کسی امر پر سکوت اختیار فرمانا اس امر کے مستحسن ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

اعتراض نمبر۶۲۴:۔قرطاس نہ دینے سے حیات القلوب ج ۲ ص ۴۸۲ میں ملا باقر مجلسی نے یوں یاوہ گوئی کی ہے:۔

ہیچ عاقل رامجالے آں ہست کہ شک کند در کفر عمر و کفر کسے کہ عمر را مسلمان گرواند (ترجمہ) بوجہ غیرت ایمانی نہیں لکھا جاسکتا معذور ہوں۔

بتایئے آپ کا اس عبارت سے اتفاق ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر۶۲۵:۔اگر اتفاق نہیں ہے تو ملا باقر مجلسی آپ کے نزدیک مسلمان ہے یا کافر اگر مسلمان ہے تو کیوں اور اگر کافر ہے تو اس کی

تصنیفات آپ کے نزدیک قابل قبول ہیں یا نہ! ہر دو شقوں سے وضاحت کیجیئے؟

اعتراض نمبر ۶۲۶:۔اور اگر اتفاق ہے تو آپ کا سیدنا علیؓ اور سیدنا حسینؓ کے ساتھ کیسے ایمان والبتہ رہ سکتا ہے جبکہ انہوں نے سیدنا عمرؓ کو مسلمان سمجھ کر سیدہ شہر بانو کو طلب فرمایا۔

اعتراض نمبر ۶۲۷:۔کیا معاذ اللہ ان حضرات کو آپ کے برابر علم بھی نہیں تھا

اعتراض نمبر ۶۲۸:۔ لَوْ لا عَلِیٌّ لَهَلَکَ عُمَر سے استدلال اس رنگ میں کیوں نہ لیا جائے کہ جملہ ان کے باہمی تعلقات کی پیوستگی پر دلالت کرتا ہے، نیز چند ذرائع سے اس واقع کی حقیقت سے حضرت علیؓ باخبر تھے اور حضرت عمرؓ کو خبر نہیں تھی اور ظاہر ہے کہ عالم الغیب خدا تعالےٰ کے بغیر کوئی نہیں ہے۔

اعتراض نمبر ۶۲۹:۔ جب سیدنا حضرت عمرؓ خلیفہ وقت تھے اور سیدنا علیؓ ابھی خلیفہ نہیں بنے تھے اور اس حالت میں غیر خلیفہ کا خلیفہ وقت کو ایک امر سے باخبر کرنا اور خلیفہ وقت کا تسلیم کر لینا اس کے کمال کا تقوٰی اور دیانت پر دلالت نہیں کرتا۔

# فضیلت فاروق اعظم کے سلسلے میں سدہ ام کلثوم بنت سیدنا علیؓ کے نکاح کی تحقیق

اعتراض نمبر۶۳۰:۔فرمایئے آپ حضرات کے نزدیک مساوات کرام امت محمدیہ میں داخل ہیں یا نہ؟

اعتراض نمبر۶۳۱:۔اگر داخل نہیں وتو کیا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کے خطاب سے سیدنا علیؓ کو آپ خارج سمجھتے ہیں، بر سبیل خروج دلائل سے باخبر فرمایئے؟

اعتراض نمبر۶۳۲:۔اور اگر امت میں داخل ہیں تو کیا آپ کے نزدیک سیدہ جو کہ امامت میں داخل ہیں غیر سید عالم متقی جو کہ وہ بھی امت میں داخل ہے۔اس سے نکاح جائز سمجھتے ہیں یا نہیں؟

اعتراض نمبر۶۳۳:۔اور اگر ناجائز سمجھتے ہیں تو فروع کافی ص۱۴۱ ج ۲ کتاب النکاح کی اس عبارت کا کیا جواب ہے؟

**اذا جاء کم من ترضون خلقه و دينه فزوجوه الا تفعلو تکن فتنة فی الارض و فساد کبيرٌ**

اگر آپ کے پاس ایسی شخص آئے جس کا خلق اور دین تم کو پسند ہو تو اس کو نکاح کر دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں بڑا فتنا اور فساد ہوگا۔

اعتراض نمبر۶۳۵:۔کیا آپ اس مسئلے کے حل کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے کہ سیدنا عمرؓ کا یہ نکاح غرض کے ماتحت ہوا تھا، تحصیل برکت اور ازیاد حسن تعلق کے لیے یا اور کوئی مقصد تھا ہر دو شقوں پر خاطر خواہ روشنی ڈالئے۔

اعتراض نمبر۶۳۶:۔امام محمد باقر کے اس قول کا کیا مطلب ہے الکفوان یکون عفیفا (فروع کافی) کفو یہ ہے کہ پاک دامن ہو۔کیا اس قول سے قومیت اہمیت کم ہوتی نظر آتی ہے؟

اعتراض نمبر۶۳۷:۔اگر آپ یہ مکر کریں کہ عمر فاروقؓ صرف قریشی تھے اور سیدہ تو سیدہ تھیں پھر نکاح کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ تو سوال یہ ہے کہ جناب فرماتے ہیں:۔

**فَقُرُ یْشُ یَتَزَوّ .جُوْ مِنْ ہِنَبِیْ ھَاشِمٍ (فروع کافی)** کہ قریش بنی ہاشم سے شادی کر سکتا ہے۔

اگر قول ایمان سے انکار ہے تو پھر ایمان کی فکر کیجئے۔

اعتراض نمبر۶۳۸:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ عمر فاروقؓ کی عمر زیادہ تھی اور سیدہ ام کلثومؓ کی کم، تو سوال یہ ہے کہ جب سیدہ عائشہ کے ساتھ حضور علیہ اسلام نے نکاح فرمایا تھا اس وقت سیدہ عمر کیا تھی اور حضورؐ کی کتنی؟

اعتراض نمبر۶۳۹:۔کیا جناب بقول ائمہ کرام ثبوت کتب روافض عمر قلیل و کثیر در جانبین نکاح کے موانعات میں سے ہے دکھا سکتے ہیں۔

اعتراض نمبر۶۴۰:۔اگر آپ اس قسم کے ثبوت سے عاجز ہیں تو کیا مسئلے کے اقرار کی جرأت کر سکتے ہیں ورنہ انکار پر دلائل قائم فرمایئے؟

اعتراض نمبر۶۴۱:۔استبصار ص۱۵۸ میں ہے:۔

## لَمَّا تُوَفِّی عَمَرَ أَتٰی اُمِّ کُلْثُوْمٍ فَا نْطَلَقَ بِھَااَلٰی بَیْتِہٖ

جب حضرت عمرؓ کی وفات ہوئی تو حضرت علیؓ ام کلثوم کے پاس تشریف لائے اور اپنے گھر لے گئے۔

فرمائیے یہ ام کلثوم کس کی صاحبزادی تھیں؟

اعتراض نمبر۶۴۲:۔سیدنا علیؓ کی یا کسی اور کی ،اگر ان کی اپنی تھی تو نزاع ختم اور اگر کسی اور کی تھی تو براہ کرم اہل تشیع کی صحیح عبارات سے سیدنا علی المرتضےؓ کا اپنا اقرار ثابت فرمائیے!

اعتراض نمبر۶۴۳:۔نیز جب کسی اور کی بیٹی کے متعلق سیدنا علیؓ کو لے آنے کا کوئی حق نہ تھا تو آپ نے ایسی جرأت کیوں فرمائی کیا وہ سیدنا علیؓ کے محرمات میں سے نہیں تھی؟

اعتراض نمبر۶۴۴:۔طرز المذہب مظفری مصنفہ مرزا عباسی ص۳۳ میں موجود ہے:۔

علی علیہ اسلام ام کلثوم را با وی تزویج نمود عباس ابن عبد المطلب با جازت امیر لمومنین علی بن ابی طالب متولی مرتزویج شد۔

حضرت علیؓ نے ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عمرؓ سے کیا اور عباسؓ ان کی اجازت سے اس امر کے متولی قرار پائے۔

اس سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ نکاح حضرت سیدنا علیؓ کی اجازت سے ہوا فرمائیے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۶۴۵:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ یہ سیدہ ام کلثوم بنت علیؓ نہیں تھی تو سوال یہ ہے کہ مُلا خلیل قزوینی کی اس عبارت کا کیا جواب ہے؟

گفت امیر المومنین پس بغایت مفطرب شدم وقتیکہ فکر کروم فہمید آں سخن از امین الہٰی جبرئیل علیہ اسلام کہ مراد شکستن عہد نیست بلکہ مراد غصب دختر من است کہ بزور خواہند گرفت۔(الصافی جز۳ حصہ نمبر۱)

حضرت علی نے فرمایا پس میں بہت ہی پریشان ہوا ،جبکہ میں نے فکر کیا اور میں نے اس سخن کو سمجھا جو کہ جبرئیل علیہ اسلام نے کہا کہ نقص عہد مراد نہیں ہے بلکہ میری لڑکی کا (العیاذ باللہ) غصب ہو جانا ہے جس کو زور کے ساتھ لے جائیں گے۔

کیا اس میں بنت علیؓ کا تذکرہ نہیں کیا گیا؟

اعتراض نمبر۶۴۶:۔نیز یہ بھی واضح کیا جائے کہ "طرز المذہب" کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ غصب کی گئی ،فرمائیے رفع تعارض کی صورت عملی طور پر کیا ہے؟

اعتراض نمبر۶۴۷:۔اگر معاذ اللہ یہی روایت تسلیم کر لی جائے تو کیا اس سے دو چیزیں ثابت نہیں ہوتیں:۔

(۱) حضرت علی المرتضیٰؓ کا عاجز ہو کر اس کام کو قبول کرنا۔

(۲) نکاح کا تسلیم ہونا۔

اعتراض نمبر۶۴۸:۔اگر نمبر۱ تسلیم کر لیا جائے کیا عجز منصب امامت کے خلاف نہیں جبکہ بقول اہل تشیع سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو مشکل کشا اور اعلٰی کل شئی قدیر تسلیم کیا جاتا ہے۔

اعتراض نمبر۶۴۹:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ منکوحہ عمرؓ کا نام رقیہؓ تھا ام کلثوم تو سوال یہ ہے کہ "طرز المذہب ص ۳۴۳ سطر ۱۱۱" کی اس عبارت کا کیا جواب ہے؟

حضرت علیؓ را دو دختر است یکے رقیہ کبریٰ مکناۃ ابام کلثوم کہ دوسرای عمرؓ بن الخطاب بود۔

حضرت علی کی دو صاحبزادیاں تھیں ایک رقیہ کبری جس کی کنیت ام کلثوم تھی جو کہ عمر ابن الخطاب کے گھر میں تھی۔

کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کبریٰ اور ام کلثوم ایک بی بی صاحبہ ہی کا نام تھا۔

اعتراض نمبر۶۵۰:۔اگر آپ یہ مکر کریں کہ عمرؓ ابن الخطاب اور حضرت علی المرتضیٰؓ کے باہمی اختلافات اس قدر زیادہ ہو چکے تھے کہ ان کو جرأت ہی نہ تھی کہ بالواسطہ یا بلاواسطہ اس قسم کا مطالبہ کر سکیں تو براہ کرم "طرز المذہب" ص ۴۹ بحوالہ "ناسخ التواریخ" جلد۲ کتاب دوم چہارم کی روایت کو ذرا غور سے دیکھ کر جواب عنایت فرمائیں:۔

در سال نہدم ہجری عمرؓ ابن الخطاب بحضرت امیر المومنین فرستاد و ام کلثوم را از بہر خویشن خواستگاری نمود۔

ہجرت کے انیسویں سال عمرؓ ابن الخطاب نے حضرت علی المرتضیٰؓ کے پاس پیغام بھیجا اور ام کلثوم کی اپنے لیے خواستگاری کی۔

اعتراض نمبر۶۵۱:۔ **عن ابی عبداللہ علیہ اسلام فی تزویج ام کلثوم ان ذلک فرج غصباہ (فروع کافی ج ۲ ص ۱۴۱ باب النکاح)** امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ ام کلثوم یہ پہلا فرض ہے جو ہم سے غصب کیا گیا ہے۔

حضرت امام محمد باقرؒ کا یہ ارشاد جناب کے نزدیک کس امر پر محمول ہے۔

اعتراض نمبر۶۵۲:۔اگر واقعی حقیقت پر محمول ہے تو فرمایئے سیدنا عباسؓ کی طرف تفویض امر اور غصب کے درمیان کیا نسبت ہے؟

اعتراض نمبر۶۵۳:۔نیز غصب اور لفظ فرض کا اطلاق کیا ایک امام کے لیئے معاذ اللہ نازیبان اور ان کی شان سے مستبعد نہیں، کون سا امر مانع ہے کہ آپ اس روایت کو اُن کے وقار پر قربان کر دیں۔

اعتراض نمبر۶۴۵:۔پھر اگر آپ کا ہمارے ساتھ اتفاق ہے تو کیا اس سے امام مہدی کو توثیق کی تضعیف لازم نہیں آئے گی۔

اعتراض نمبر۶۵۵:۔اگر تضعیف کو تسلیم کر لیا جائے تو ان کا قول غیر موثق قرار نہ پائے گا اور کیا عدم توثیق سے شان امامت پر حرف نہیں آئے گا؟

اعتراض نمبر۶۵۶:۔بر تقدیر تسلیم روایت کیا غصب ملک کے انتفار کو مستلزم نہیں؟

اعتراض نمبر۶۵۷:۔اگر ہے تو انعقاد نکاح کے متعلق ہم اغیار کے سامنے کیا منہ دکھائیں گے۔

اعتراض نمبر۶۵۸:۔مجالس المومنین میں ہے اگر نبیؐ دختر خود بعثمان داد ہمؓ خود بعمر فرستاد۔اگر نبی کریمؐ نے اپنی صاحبزادی حضرت عثمانؓ کو دی تو حضرت علیؓ نے بھی اپنی لڑکی حضرت عمرؓ کو دی۔ یہ عبارت تطبیق کے بیان کے طور پر تحریر کی گئی ہے، پس جس طرح سیدنا عثمانؓ کے ساتھ آنحضرتؐ کی صاحبزادیوں کا یکے بعد دیگر نکاح کرنا غصب کے بغیر ہے، اسی طرح تسلیم کرنا پڑے گا سیدنا علیؓ نے بھی غصب کے بغیر اپنی دختر نیک اختر کا نکاح کر دیا، کیا آپ اس کے قائل ہیں یا نہ شقوں کو با دلائل ثابت کیجئے۔

**اعتراض نمبر۶۵۹:۔عن سلیمان ابن خالد قال سا لت ابا عبداللہعلیه اسلام عن امرا ء ة توفی عنها زوجها ابن تعتد فی بیت زوجها او حیث شاء ت قال بل حیث شاء ت ثم قال ان علیا لما مات عمرؓ اتٰی ام کلثوم فاخذ بیدها فا نطلق بها الٰی بیته ؐ**

سلیمان ابن خالد سے روایت ہے فرمایا میں نے امام محمد باقرؒ سے سوال کیا اس عورت کے متعلق جس کا خاوند فوت ہو جائے کہاں عدت گذارے اپنے خاوند کے گھر میں یا جہاں چاہے، بلکہ جہاں چاہے اس کے بعد فرمایا بلا شبہ جب عمرؓ فوت ہوئے تھے تو علیؓ ام کلثوم کا ہاتھ پکڑ کر ان کو اپنے گھر میں لے گئے۔

یہ روایت سیدنا مہدی کی بزعم شما صدقہ ہے اور امام معصوم کی مرویہ ہے کیا اس سے سیدہ ام کلثوم کا سیدنا علیؓ کے گھر میں جانا ثابت نہیں ہوتا؟

اعتراض نمبر۶۶۰:۔اگر ثابت ہوتا ہے تو مسلک اہل سنت کی تائید میں کلام نہ رہا۔

اعتراض نمبر۶۶۱:۔اور اگر ہمارا مسئلہ ثابت نہیں ہوتا تو امتناعی وجوہ بیان کیجئے؟

اعتراض نمبر۶۶۲:۔اگر سیدہ کے اس نکاح سے انکار ہے تو امام سے اس استنباط کو بغور پڑھیئے اور براہِ مسئلہ اور دلیل کے درمیان تطبیق ثابت کیجئے؟

اعتراض نمبر۶۶۳:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ سیدہ کا نکاح حضرت عمرؓ سے تو بعید از عقل ہے البتہ ایک مادہ جن کو متشکل بشکل انسان بنا کر حضرت علیؓ نے بھیج دیا تھا، اگر یہ واقعہ حقیقت پر مبنی ہے تو کسی مستند کتاب کا حوالہ دیجئے تا کہ شک رفعہ ہو اور بحث ختم ہو؟

اعتراض نمبر۶۶۴:۔فرمایئے غیر جنس سے بھی دنیا میں شادی کی جاسکتی ہے؟

اعتراض نمبر۶۶۵:۔کیا غیر جنس سے توالد کا سلسلہ جاری ہوسکتا ہے ثبوت درکار ہے۔

اعتراض نمبر۶۶۶:۔اگر تسلیم کرلیا جائے تو کیا اس تشکل میں بنت علیؓ کی توہین نہیں؟

اعتراض نمبر۶۶۷:۔اگر تشکل مان لیا جائے تو علی الاستمرار اور والدوام یا وقتی طور پر، اگر وقتی طور پر ہو تو تم میں سے کوئی اس کا مدعی نہیں اور اگر دائما ہو تو یہ خلاف عقل و نقل ہے، جواب دیجئے؟

# کیا فاروق اعظمؓ نے سیدہ فاطمہؓ کا گھر جلایا تھا

اعتراض نمبر ۶۶۸:۔ فاروق اعظمؓ کے متعلق شیعی حلقے میں یہ مشہور کیا جارہا ہے کہ آپ نے (معاذ اللہ) سیدۃ فاطمۃ الزہرہؓ کا گھر جلایا، سیدہؓ مبارک پہلو پر ماری تو اسقاط حمل ہو گیا، تو دریافت طلب امر یہ ہے، کہ ہے کوئی ماں کا لال جو اہل سنت کی کتب معتبرہ سے بسند صحیح اس روایت کو پیش کر سکے؟

اعتراض نمبر ۶۶۹:۔ کیا اہل سنت کے علماء نے اس کی تردید نہیں کی؟

## (۱) ان ھٰذہ القصۃ محض ھذیان وزور من القول بھتان (المنتحہ الا لٰھتہ مصریہ ۶۵۲)

بلاشبہ یہ واقع ہذیان ہے اور جھوٹ ہے اور بہتان ہے۔

اعتراض نمبر ۶۷۰:۔ فلک النجاۃ جلد اص ۲۴۰ باب انعقاد خلافت میں ہے ولقد احرق الخلیفۃ الثانی ثانی الثقلین یعنی حضرت عمرؓ نے دوسرے ثقل (اہلبیت) کو جلایا۔

## ولا نکار انکار المتواترات لانہ ھٰذا روی بطرق کثیرۃ و اسانید شھیرہ

اس واقعہ کا انکار متواترات کا انکار ہے کیوں کہ بہت طریقوں اور مشہور سندات کے ساتھ روایتیں موجود ہیں۔

(۲) نیچے حاشیہ نمبر ا پر لکھا ہے، اگر چہ سند کے اعتبار سے ہم اتنا اعتبار نہیں کر سکتے کیونکہ اس روایت کے رواۃ کا حال ہمیں معلوم نہیں۔ کیا ان سب عبارتوں میں تعارض نہیں اور جملہ ضدی رافضیوں اور مؤلفین "فلک النجاۃ" کی اندرونی کیفیت طشت از بام نہیں ہوئی۔

پہلی عبارت میں روایت میں تواتر کا دعوٰی آخر میں سند سے جہالت کیا اس بل بوتے پر اہل سنت کے مذہب پر طرح طرح کے اعتراضات کئے جاتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۶۷۱:۔ کیا حقیقت میں واقعہ یوں نہیں ہے کہ بعد از انعقاد خلافت کچھ لوگ سیدنا علیؓ کے مکان میں امور خلافت کے متعلق مختلف تبادلہ خیالات کرنے لگے جس پر حضرت عمرؓ کو اطلاع ہوئی تو آپ تشریف لائے اور فرمایا ان کو نکال دو، اور یہ بھی فرمایا:۔

**یا بنت رسول اللہ ما من الخلق احب الیٰ من ابیک و من خدا احب الینا بعد ابیک منک (کنز العما ل جلد نمبر ۳ ص ۱۳۹ )**

اے رسول خدا کی صاحبزادی مخلوق میں سے کوئی مجھے تیرے باپ سے زیادہ محبوب نہیں اوران کے بعد تجھ سے زیادہ میرے صاحب توقیر نہیں۔ جب یہی روایت "فلک النجاۃ" میں نقل می گئی ہے تو کیا اس سے قلب فاروقی میں حضرت سیدہ کی عزت مرکوز و مصئون نظر نہیں آتی اور مصنف "فلک النجاۃ" نے جوزہراُ گلا ہے (۱) عمرؓ نے اہل البیت کو جلا دیا (۲) گھر کو جلا دیا سے توہین کا پروپیگنڈہ نہیں ہے،فرمایئے آپ کے ہاں کچھ ایمان کا مقام بھی ہے یا نہیں؟ کیا کتاب پر دینائے شیعت کو ناز ہے۔اُفٍّ لَّکُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ ۔

اعتراض نمبر۲ ۶۷:۔کیا ہے کوئی شیعہ ونقل کا پہلوان جو فاروق اعظمؓ کا قول بدیں الفاظ ثابت کردے؟

لَاُحُرِ قَنَّ عَلَیۡکَ بَیۡتِکَ یَا بِنۡتَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ یَا لَاُ حُرِ قَنَّکَ یَا بِنُتَ رِسُوۡلِ اللّٰہِ

اے رسول خدا کی بیٹی میں تیرے اوپر گھر کو ضرور جلا دوں گا یا میں تمہیں ضرور جلا دوں گا۔ثابت کیجئے اور منہ مانگا انعام لیجئے ورنہ اُس ذات اقدس پر بہتان طرازیوں بچیئے اور اپنا مقام جہنم میں بنایئے؟

اعتراض نمبر۳ ۶۷:۔فلک النجاۃ میں جن کتابوں (الا مامتہ وا لیا ستہ مروج ۲ الذحب رسالۃ ۳ ا الزہرا الموقدۃ والنار الحاطمہ،تشید المطاعن ) کی عبارتیں نقل کی گئیں ہیں کیا یہ کتابیں شیعوں کی تصنیف شدہ نہیں ہیں اور جاہلوں کو ورغلانے کے لئے یہ سارا سامان نہیں کیا گیا تاکہ ان کے سامنے جب کتابوں کا نام آجائے تو مرعوب ہو کر ہمارا مذہب قبول کریں گے،کسی کو کیا خبر کہ یہ کتابیں اہل سنت کی ہیں یا شیعوں کی اور نیز یہ کہ یہ معتبر ہیں یا غیر معتبر آخر دین کے پیش کرنے میں کچھ تو دیانت چاہیے۔

اعتراض نمبر۴ ۶۷:۔آکر وجہ کیا ہے کہ اگر جنگ جمل میں سیدنا علیؓ بزعم شما سیدہ عائشہؓ اہل بیت نبی (اوّلاً) کی بے حرمتی کریں،بے پردہ اونٹ سے گرائیں ان کی فوج کو قتل کریں تو بجا اور حضرت عمرؓ اہلبیت علیؓ کے دروازے پر جا کر امور خلافت کے نظم و نسق کو بحال رکھنے اور اختلافات کو مٹانے اور دین اسلام کے رشتہ کو مضبوط بنانے کے لیے چھپ کر مخالفانہ مشورے کرنے والوں کو تنبیہ فرمائیں تو بے جا،آخر اس قدر طوطا چشمی اور اعراض عن الحق کی کیا وجہ ہے؟

اعتراض نمبر۵ ۶۷:۔شیعی "مروج الذہب" کے حوالے سے "فلک النجاۃ" حصہ اول ۴۲۱ میں یہ عبارت موجود ہے۔

اِنَّمَا اَرَادَ بِذٰلِکَ ھا بَھُمۡ

یعنی فاروق اعظمؓ کا منشا ر( گھر جلانا نہیں تھا) بلکہ مشورہ کرنے والوں کو ڈرانا تھا۔کیا اس مسئلے حقیقت کھل نہیں گئی؟

اعتراض نمبر۶ ۶۷:۔فرمایئے آگ سے جلانا تھا یا دھمکی دینا،اگر جلانا ناجائز تھا تو وہ ثابت نہیں اور اگر دھمکی دینا جائز تھی تو نماز میں سستی کرنے والوں کے لیے حضور علیہ اسلام نے بھی گھروں کے جلانے کی دھمکی دی تھی۔

اعتراض نمبر۶۷۸:۔جب مخالفین خلافت اور استیصال کنندگاں فیصلہ شوریٰ نے بیت سیدنا علیؓ کو اپنے سر چھپانے کی جگہ بنا لیا تو اس سے یقیناً عترت رسولؐ کے حصے دار بنے کا شبہ گذرتا تھا، پس حضرت عمرؓ نے دھمکا کر سیدہ کے گھر کو ایسی سازشوں سے پاک بنانے کا قصد کیا، فرمایئے اس میں اظہار اخلاص ہے یا اظہار عداوت؟

اعتراض نمبر۶۷۹:۔فرمایئے جب سیاست ابوبکر و عمرؓ کے ہاتھ میں تھی اور حضرتؓ کا وظیفہ تھا، ذرا بتایئے تو سہی کہ عمر فاروقؓ کو آگ لگانے سے کس نے منع کیا اور وہاں کون تھا جو منع کر سکتا۔

اعتراض نمبر۶۸۰:۔اگر یہ ارتکاب ارتکاب معصیت تھا تو سیدنا علیؓ نے ان کے دور خلافت میں ان کے متعلق پاکیزہ اور مصلحانہ خیالات کیوں فرمایا؟

اعتراض نمبر۶۸۱:۔کیا سیدنا حسینؓ کو اسی دشمنی کا پتہ نہ تھا جبکہ سیدہ شہر بانو کے ساتھ نکاح کرنے کے لیئے آپ کو لے کر سیدنا عمرؓ کے دروازے پر آئے تھے؟

اعتراض نمبر۶۸۲:۔امام دو قسم ہیں ایک امام نماز کا دوسرا رعیت کا جب امام صلوٰۃ کے پیچھے قاہل والوں کو حضور علیہ السلام دھمکی دے سکتے ہیں جس میں صرف جماعتوں کا وقتی طور پر نظم و نسق قائم کیا جاتا ہے تو امام رعیت کے پیچھے اتباع نہ کرنے والے بلکہ مخالفت کرنے والے اور سستی کرنے والوں کو فاروق اعظمؓ اس قسم کی دھمکی کیوں نہین دے سکتے جس پر مملکت اسلامیہ کے پورے نظم و نسق کا مدار ہے۔

# تراویح میں جماعت کی تحقیق

اعتراض نمبر ۶۸۳:۔ کیا آپ لوگ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ اہل سنت کی کتابیں اس سے لبریز ہیں کہ حضور علیہ اصلوٰۃ واسلام نے تین دن تراویح کی جماعت فرمائی۔

اعتراض نمبر ۶۸۴:۔ حضور علیہ اسلام نے چھوتے روز ترک جماعت کی وجہ یہی بیان فرمائی تھی کہ تم پر فرض نہ ہو جائے کیا اس یہ معلوم نہیں ہو تا کہ ترک جماعت خوف خوف فرض کی سے تھا ورنہ قلبی آوازوں ذاتی تمنا یہی تھی کہ جماعت ہونی چاہیے۔

اعتراض نمبر ۶۸۵:۔ بعد از وفات خوف فرضیت نہ رہا تو فاروق اعظمؓ نے جماعت پر عمل کروا کر نبوی تمنا کو پورا نہ کیا؟

اعتراض نمبر ۶۸۶:۔ ہم پر تو طرح طرح کے اعتراضات کیئے جاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ تراویح با لجماعت کا اصل نہیں لہٰذا بدعت ہے لیکن ذرا تو ارشاد فرمائیں۔

(۱) ربیع الاول کی نویں تاریخ کو حضرت عمرؓ شہید ہوئے ہیں تم اسی دن صلوۃ لشکر پڑھتے ہو۔ یوم نیروز مناتے ہو حالانکہ یہ مجوس کی عید کا دن ہے جن کی اصل بھی شریعت میں نہیں ہے ان کو بدعت کیوں نہیں کہتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۶۸۷:۔ اگر اہل السنّت کے اس مسلک اور ادائے تراویح با لجماعۃ پر اعتراض ہے تو بروئے مسلک اہل تشیع۔

اعتراض نمبر ۶۸۸:۔ اگر بروئے مسلک اہل السنّت اعتراض ہے تو سراسر لغو ہے کیونکہ حسب ذیل روایتیں صراحتاً مسلک اہل السنّت کی تائید میں موجود ہیں۔

**عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابنِ الْقَارِئ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرٍ لَيْلَةً فِي رَمْضَانَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصِلّىْ الرَّجُلُ بِنَفْسِهٖ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّى لَأَرىٰ لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُ لَآءِ علىٰ قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلُ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبّى ابن كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً اُخْرٰى وَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلوٰةِ قارِئِهِم فَقَالَ نِعْمَتِ الْبِدْعَةِ هَذِهٖ**

عبدالرحمٰن بن قاری کہتے ہیں کہ میں رمضان المبارک میں ایک دفعہ مسجد کو حضرت عمر کے ساتھ چلا گیا لوگ علیحدہ علیحدہ نمازیں پڑھ رہے تھے پس حضرت عمر نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ ان کو ایک قاری پر جمع کروں تو بہتر رہے گا پھر ارادہ کیا پھر ان کی کو ابی ابن کعب پر جمع کیا پھر دوسری رات ان کے ساتھ تراویح پڑھ رہے تھے پس حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ نیا طریقہ بہتر ہے (المنتقی ص ۵۴۲ مطبوعہ مصر)

فرمایئے طبعیت مطمئن ہوئی یا نہیں؟

اعتراض نمبر ۶۸۹:۔ جب حضرت مرتضی نے بیس تراویح با لجماعۃ کی تردید نہیں فرمائی بلکہ اسے کلمات نصیب فرمائے جن مدح ومنقبت معلوم

ہوتی ہے تو بتائیے آپ کو کیوں اعتراض ہے۔

**قال علے نور اللہ عَلٰے عُمر قَبرَہٗ کمانور عَلَیْنَا مَساجد نا عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرّحمٰنِ السّلمی اَنّ عَلِیًّا دَعَا الْقُراء فِے رَمْضَانَ فَامَرَ مِنْھُمْ رَجُلاً یُصلّے بِا لنَّاسِ عِشْرِیْنَ رَکعۃً قَالَ وَ کَانَ عَلےؓ یُوْ تِر بِھُمْ و عن عَرفجۃ الثقضی قال کان علی ابن ابی طالب یا مر بقیام رمضان و یجعل للرجال اماما و للنسا اماما فکنت انا امام النساءْ (بحوالہ المنتقی منھا ج الاعتدالال ص ۵۴۳)**

حضرت علی نے فرمایا خدا تعالیٰ عمر پر اس کی قبر کو منور فرمائے جیسا کہ اس نے ادائے تراویح با لجماعت سے ہماری مسجدوں کو منور فرمایا حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا اور ان سے ایک قاری کو حکم دیا لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھاتا رہے۔ اور حضرت علیؓ مرتضی رمضان کی تراویح کا حکم کا فرماتے ہیں اور مردوں اور عورتوں کے امام اہتمام بنتا تھا اس قدر دلائل کے باوجود انکار کے وجوہ کیا ہیں؟

اعتراض نمبر ۶۹۰:۔ اگر شیعی کتب سے ثبوت درکار ہے تو برہ کرم شیعی کتب سے ثابت فرمائیے کہ سید نا علی نے اعتراض کیا ہو ثبوت مستند الٰی السند الصحیح درکار ہے؟

اعتراض نمبر ۶۹۱:۔ آپ کی جماعت سے سنا ہے کہ سید نا عمرؓ پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا انکار کیا تھا۔

پس دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایک زبردست واقعہ ہائلہ فاجعہ کی وجہ سے طبیعت کے متاثر ہو جانے سے کیا آپ انکار کر سکتے ہیں ۔کیا حضور علیہ اسلام کا داغ مفارقت دے جانا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدائی دل و دماغ پر صدمے کا باعث نہیں تھا؟
اگر یہ واقع کے مطابق ہے تو اسے مدح و توصیف میں شمار کیا جانا چاہئے یا توہین و تذلیل میں۔

اعتراض نمبر ۶۹۲:۔ بوجوہ چند در چند اگر طبیعت کا متاثر ہو جانا اگر قابل تردید ہے تو حضرت موسے علیہ اسلام کے متعلق جواب کا کیا خیال ہے جب کہ ان کو خضر علیہ اسلام وعدہ صبر کے باوجود وعدے کا خیال نہ رہا۔

اعتراض نمبر ۶۹۳:۔ حضرت آدم علیہ اسلام کے متعلق جناب کا کیا فتوٰی ہے جب کہ اکل شجرہ کے خیال میں بزم شما ذہن سے منع خداوندی کا تصور نہ رہا۔

# مسئلہ متعہ کے متعلق سیدنا عمرؓ پر حرمت کا الزام

اعتراض نمبر۶۹۴:۔اہل تشیع میں یہ بات زباں زد خواص وعوام ہے کہ عمرؓ نے متعہ کو اپنے زمانے میں حرام کر دیا تھا۔ورنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کوئی معانعت ثابت نہیں ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس سے آپ کا مقصد کیا ہے؟ ایجاد منع یا اظہار منع۔

اعتراض نمبر۶۹۵:۔اگر ایجاد منع ہے تو ہم حضرت عمر فاروق اعظمؓ کو خلیفہ وامام تو مانتے ہیں حلت وحرمت پر مختار نہیں مانتے لہٰذا فاروق اعظم کے حکم سے کسی چیز کا حرام ہونا ہمارے مذہب کے خلاف ہے لہذا اگر طاقت ہے تو ثابت کیجئے؟

اعتراض نمبر۶۹۶:۔اور اگر اظہار منع ہے تو یہ کس طرح قابل اعتراض ہے وضاحت کیجئے۔

اعتراض نمبر۶۹۷:۔آپ کا اگر خیال یہ ہے کہ متعہ حضور علیہ اسلام میں جائز تھا تو اس پر دلائل قائم کیجئے۔جب کہ صحیح مسلم باب المتعہ کتاب النکاح میں موجود ہے۔

**عن ایا سابن سلمة الا کوع عن ابیه قال رسول الله صلی الله علیه و سلم عام اوطاس فی المتعة ثلاثم نهی عنها ؕ**

ایاس بن سلمہ بن اکوع کے باپ سے روایت ہے کہ حضور علیہ اسلام نے اوطاس کے سال متعے کی تین مرتبہ رخصت دی تھی پھر منع فرما دیا تھا

۔

اعتراض نمبر۶۸۹:۔کیا مسلم شریف کی یہ حدیث آپ کی نظر سے نہیں گزری **عن الربیع سبرة الجهنی عن ابیه سبرة ابن مبعد قال اذن لنـا رسـول الله صلی الله علیه و سلم با لمتعة ثم ان رسول الله صلے الله علیه قال من کان عنده شیئی من هذه النساء التی یتمتع فلیخل سبیلها ؕ**

حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ حضور علیہ اسلام نے ہمیں متعہ کی اجازت دی تھی اس کے بعد حضور علیہ اسلام نے فرمایا جس کے پاس متعے والی عورتیں وہ ان کا راستہ چھوڑ دے۔

جب تحریم موئذ الے یوم القیامۃ کے متعلق حضور علیہ اسلام کا ارشاد موجود ہے تو حلت متعہ پر اصرار کیسا۔جیسا کہ۔

**عن الربیع بن سبرة الجهنی ان اباه حدثه انه کان مع الرسول صلے الله علیه و سلم فَقَالَ یا ایها الناسُ اِنّی قَدُ**

**اَذنتُ لَکُمُ فِیُ الَا استِمُهتَاعِ مِنَ النَّساء وَ اِنَّ اللهَقَدُ حَرَمَ ذَلِکَ اِلَی یَوُمِ الُقِیَامَةِ فَمَنُ کَانَ عِندَهُ مِنهُنَّ شَیئُی فَلَیُخَلُ سَبِیُلَهُ وَلَا تَأَخُذُ وَ مِمَّااٰیَتمُوُ هُنُ شیئاً ؕ**

حضرت ربیع کو ان کے باپ نے بتایا کہ وہ حضو علیہ اسلام کے ساتھ تھا تو آپ نے فرمایا اے لوگو! بلا شبہ میں نے تم کو متعے کی اجازت دی تھی اب اللہ تعالےٰ نے قیامت تک متعے کو حرام کر دیا ہے جس کے پاس متعہ والی عورتیں وہ ان سے علیحدہ وہ جائے اور جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے وا پس نہ کرو۔ فرمایئے فاروق اعظم نے متعہ کو حرام کیا ہے یا بلسان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم خداوند تعالےٰ نے؟

اعتراض نمبر ۶۹۹:۔ حضرت علے مرتضے کا فرمان المنتحہ الالہیۃ ص ۲۵۷ میں ہے حضر علی نے فرمایا۔

**امرنی رَسُوْلُ اللہ اِنّ انا دی بتحریم المتعمته ؐ**

حضور علیہ اسلام نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ میں حرمت متعہ کا اعلان کروں فرمایئے اب بھی فاروق اعظم کے فرمان پر اعتراض ہوسکتا ہے؟

اعتراض نمبر ۷۰۰:۔ اگر متعہ آپ حضرات کے نزدیک مستحسن امر ہے تو ان حضرات کی اسماء گرامی کی نشان دہی فرمایئے جب کی ولادت با سعادت ابوین کے اس مستحن فعل سے ہوئی۔

اعتراض نمبر ۷۰۱:۔ کیا ائمہ کرام اور ان کے پسماندگان سے یہ فعل ثابت ہے اور ان کا اپنا قرار اور تصریح کی میری فلاں اولوالعزم اولا داس مستحسن فعل سے ہوتی ہے کہیں معتبر کتاب سے موجود ہے۔

اعتراض نمبر ۷۰۲:۔ اس امام کا اسم گرامی بیان فرمایئے جس کے سامنے متعہ کا ذکر کیا گیا اور جب مطالعہ کیا گیا کہ عترت دے یہ بھی فعل ثابت ہے تو آپ نے از روئے کراہمت منہ پھیر لیا۔ کیا یہ واقعی اصول کافی میں موجود ہے۔

# فاروقی فتوحات

اعتراض نمبر۷۰۳:۔کا ی یہ سچ ہے کہ سیدنا فاروق اعظم مساعی جملیہ سے دولاکھ پچیس ہزار ایک سوتین مربع میل رقبہ اسلام اور مسلمانوں کے قبضے میں آیا؟

اعتراض نمبر۷۰۴:۔فرمایئے قادسیہ،جلولا،حلوان،تکریت،خورستان،ایران،،اصفہان،طبرستان،آذر بائجان،آرمینیہ،فارس،سیستان مکران،کراساں،اردن،حمص،یرموک،بیت المقدس،اسکندریہ،طرابلس کوفتح کرکےاسلام کے قبضے میں کس نے دیا۔

اعتراض نمبر۷۰۵:۔فرمایئے مسلمانوں کوخوشحال بنانے کے لئے نہر پہاڑوں میں سے کھدواکر دریائے نیل کو بحرہ قلزم سے کس نے ملایا؟

اعتراض نمبر۷۰۶:۔مکہ اور مدینہ کے لئے سرائیں چوکیاں حوض کس نے تعمیر کرائے؟۔

اعتراض نمبر۷۰۷:۔کس کے دور خلافت میں احکام الٰہی کے یاد کرنے کے لئے یہ قانون بنادیا گیا کہ ہر شخص سورۃ بقرہ سورۃ نساء مائدہ حج اور سورہ نور کو یاد کرے؟

مکہ اور مدینہ کے درمیان مسافروں کے لئے سرائیں چوکیاں حوض کس نے تعمر کرائے؟

اعتراض نمبر۷۰۸:۔مسلمانوں کے اس بادشاہ کا نام بتایئے جنہوں نے مکہ سیاست کو قائم فوج کا اسٹاف افسر خزانہ ترجمان طیب و جراح مقرر کئے ہوں۔

اعتراض نمبر۷۰۹:۔کس کوغیرت کی برکت سے بے پردہ عورتوں کو پردہ ملا

اعتراض نمبر۷۱۰:۔خلفاء اربعہ میں کس نے بیت المقدس فتح کرتے وقت پیدل چلنا منظور کیا؟

اعتراض نمبر۷۱۱:۔اس خلیفے کا نام بتایئے جوراتوں کو رعیت پر پہرہ دیا کرتا تھا۔

اعتراض نمبر۷۱۲:۔کعبہ کے غلاف کو اعلےٰ درجے کے حسین غلاف سے کس نے بدل دیا تھا؟

اعتراض نمبر۷۱۳:۔اس خلیفہ رسول کے نام کی تصریح فرمایئے جس نے متعدد ممالک فتح کرکے ان میں چار ہزار مسجدیں تعمیر کرائیں؟

اعتراض نمبر۷۱۴:۔سب سے پہلے کس مسلمان بادشاہ نے رعیت میں مردم شماری کی رسم ڈالی تھی۔

# ملا باقر مجلسی کے وہ مطاعن جو اس نے فاروق اعظم رضؓ کی نسبت حق الیقین میں پیش کیئے ہیں

اعتراض نمبر ۷۱۵:۔ ملا باقر مجلسی نے حق الیقین ص ۲۵۸ مطبوعہ تہران میں فاروق اعظم کے متعلق لکھا ہے کہ۔
عمر کہ تو نگفتی کہ ما داخل مکہ خواہیم شد و طواف خواہیم کرد چرا نشد فرمود کہ من نگفتم امسال خواہشد بعد ازیں خواہشد پس غضبناک برخاست و گفت اگر یا ورے بیافتم با یہا جنگ میکر وم و نزد ابو بکر آمد و شکایت الحضرت کرد و ابو بکرؓ او را منع کرد چوں روز فتح مکہ شد و رسول خدا کلید را گرفت حضرت فرمود عمر را بطلبیہ چوں آمد حضرت فرمود ایں است انچہ خدا امر وعدہ داد بود،
عمر نے کہا تو نے نہ کہا تھا کہ ہم مکہ میں داخل ہونگے اور طواف کریں گے کیوں کہ ہوا حضرت نے فرمایا کہ میں نے یہ تو نہ کہا تھا اس سال ہوگا پس عمر غضب ناک اٹھ کھڑا ہوا اور کہا اگر کوئی امدادی ہوتا تو میں کفار سے ضرور لڑتا جنگ کرتا ابو بکر کے پاس آیا اور حضرت کی شکایت کی ابو بکر نے اسے منع کیا اور جب فتح مکہ کا دن ہوا اور رسول خدا نے کعبے کی چابیاں ہاتھ میں لے کر عمر کو طلب کیا اور فرمایا یہ ہے وہ وعدہ جو خدا نے میرے ساتھ کیا ہوا تھا۔ یہ واقعہ لکھ کر پھر آیت چسپاں کی ہے۔

فَلا وَ رَبِّکَ لا یُؤمِنُونَ حتےٰ یُحَکِّمُوکَ فِیمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لا یَجِدُوا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْ تَسْلِیْمًا ؀

اہل سنت کی کسی معتبر کتاب میں اگر طاقت ہے تو یہ پہلا مضمون بایں الفاظ ثابت کیجئے اور منہ مانگا انعام حاصل کیجئے۔؟
اعتراض نمبر ۷۱۶:۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرۃ النبویہ ابن ہشام ج ۳ ص ۳۳۱ مطبوعہ مصر میں متفقہ طور پر یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ مگر اس بناوٹی جسارت کا کہیں نہیں وہاں تو صاف لفظ میں موجود ہیں۔

انا اشھدو انه رسول الله ثم اتی سول الله فقال یا رسول الله الست رسول الله بَلٰی قَالَ

اَوَلَسْنَا بِا لُسْلِمِیْنَ قَالَ اَوَلَیْسَوْ اباالُمُشْرِکِیْنَ قَالَ بَلٰے فَعَلٰے ما نُطْعِےُ الدِّیّنَہَ فِیُ دِیُنِناَ(بحوالہ تفسیر ابن کثیر ج ۴ ۱۹۶۴ . ۱۹۴)

میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ واقعی حضور علیہ اسلام تعالےٰ کے برگزیدہ رسول ہیں پس عرض کیا آپ خدا کے رسول نہیں فرمایاہاں رسول ہوں عرض کیا ہم مسلمان نہیں فرمایا بلاشبہ تم مسلمان ہوعرض کیا کیا وہ مشرک نہیں فرمایاہاں وہ مشرک ہیں پس عرض کیا کہ کس لیئے ہم دین میں نقصان برداشت کریں۔

کیااس سے اظہار تاسف اور فرط احساس کا جذبہ معلوم نہیں ہوتا جیسا کہ سوال وجواب سے واضح ہے

اعتراض نمبر۱۷۷:۔کیا آپ کواس کا علم نہیں کہ جب دستخط ہونے لگے تھے تو حضور علیہ اسلام نے بطور شہادت حضرت عمرؓ کا نا بھی لکھوا دیا تھا منکر کو بھی کبھی اپنی تائید میں گواہ کے طور پر لیا جا تا ہے۔

اعتراض نمبر۱۷۸:۔احتجاج طبرسی ص۲۵۰ میں ان السکینة تنطق قلبی لسان عمر (یعنے اللہ کی رحمت فاروق اعظمؓ کی زبان پر بولتی ہے )فرمایئے اگر یہ قول مبنی برصدق ہے تو تمہارے نزدیک وہ روایت قابل اعتبار کیوں قابل اعتبار ہے تو اس روایت کا کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر۱۷۹:۔کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ حضور علیہ اسلام نے فاروق اعظمؓ کے اس قول کے بعد ان کو مبغوضانہ نگاہوں سے دیکھا ہو تصریحی عبارت درکار ہے۔

اعتراض نمبر۱۸۰:۔ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤمِنِیْن. ْمیں فاروق اعظمؓ بھی شامل تھے تو رویت قرآن مجید کی نص کے خلاف ہے جواب درکار ہے

اعتراض نمبر۱۸۱:۔جب اہل سنت کی تمام تفسیروں یہ بات موجود ہے کہ فاروق اعظمؓ نے یہ ساری کلام تحقیقکے طور پر کی تھی معاذ اللہ نہ آپ کو نبوت پولشک تھا نہ اخبار یب پرورنہ آپ اشھدُاَنّہ رَسُولَ اللّٰہ نہ فرماتے تو خوامخواہ آپ لوگ ان کی انکار پر کیوں محمول کرتے ہو۔؟

اعتراض نمبر۱۸۲:۔شیعی دارالاستفاء سے حضرت ابراہیم پر کیا فتوےٰ عائد ہوتا ہے ضب کہ انہوں نے بھی اس قسم کے سوالات بارگاہ ربوبیت میں گئے تھے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا تھا۔

یعنی اے ابراہیم علیک السلام کیا آپ ایمان نہیں لائے ؟ تو آپ نے جواب دیا بلاشبہ ایمان تو لایا ہوں لیکن ساری تحقیق اطمینان قلب کے لئے کررہا ہوں۔

اعتراض نمبر۱۸۳:۔فرمایئے ابراہیم علیہ اسلام خدا تعالیٰ کے سامنے برائے تحقیق سوال کریں تو جائز اور فاروق اعظمؓ نبوی دربار میں سوال کریں تو قابل گرفت۔

# کیا عمرؓ فاروق نے وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا تھا

اعتراض نمبر ۲۷۴:۔ سنا ہے کہ فاروق اعظم کے اس قول پر بھی آپ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جب فاروق اعظم کی وفات نہیں پائی گویا کہ حضرت عمر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا انکار کیا۔ تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا کوئی شخص دیدہ دانستہ بھی وفات کا انکار کر سکتا ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ فاروق اعظم نے یہ کلمات فرط محبت اور صدمہ جدائی اور انقلاب طبیعت کی وجہ سے کہے تھے۔

اعتراض نمبر ۲۷۵:۔ بز شما شہادت حسینؓ پر اگر سیدہ زینب نوحہ ماتم واویلا اور گریبان چاک کر سکتی ہیں جن کے متعلق صراحتاً حضور علیہ اسلام سے منع ثابت ہے تو اس واقعہ جانکاہ کہ وجہ سے فاروق اعظم سے اس قسم کے الفاظ سرزد کیوں نہیں ہو سکتے:؟

اعتراض نمبر ۲۷۶:۔ اور اگر ہمیشہ تک فاروق اعظم پر یہ اثر رہا اور وہ اس کے قائل رہے۔ تو کیا یہ قول رویت صحیح کے خلاف نہیں جب کہ ابو بکرؓ نے یہ آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْل قدخلت من قبله الرسل تو فاروق اعظم کے اس قول سے کیا آپ کے شبہات کی تردید نہیں ہوتی۔

# فضائل سیدنا عثمانؓ کے متعلق بحث

اعتراض نمبر ۷۲۸:۔ فرمایئے سیدنا عثمانؓ کے متعلق آپ حضرات کا کیا ایمان اور عقیدہ ہے کیا آپ کے نزدیک وہ صاحب ایمان تھے یا نہ اور وہ دینا کے اندر صادقین کے گروہ میں سے تھے یا نہ اگر جواب اثبات میں ہے تو فہوالمقصود۔

اعتراض نمبر ۷۲۹:۔ اگر جواب نفی میں ہے تو فرمایئے فروع کافی کتاب الروضہ ج ۳ ص ۹۹ کی ذیل عبارت کا کیا جواب ہے۔؟

**وَینادی منادی فی اخر النهار الا ان عثمان و شیعته هم الفائزون ؀**

اور ندا دینے والا دن کے آخری حصے میں ندا دیتا ہے خبر دار حضرت عثمان اور اس کے تابعدار وہی کامیاب ہیں۔

اعتراض نمبر ۷۳۰:۔ جب امام معصوم سیدنا عثمانؓ اور ان کی جماعت کے فائز المرام ہونے کے متعلق فرمادیا اور قراان مجید میں اصحاب الجنۃ کو فائزین قرار دیا گیا ہے تو کیا وبنص قرآن یہ ثابت نہ ہوا کہ سیدنا عثمان اور ان کا گروہ خالص جنتی ہیں۔

اعتراض نمبر ۷۳۱:۔ فروع کافی کی مذکورہ عبارت میں جہاں سیدنا علیؓ اور ان کی جماعت کو کامیاب کہا گیا ہے، وہاں حضرت عثمانؓ اور ان کی جماعت کو بھی کامیاب کہا گیا فرق صرف اتنا ہے کہ سیدنا علیؓ کی پارٹی کی کامیابی کا اعلان ہر صبح کو ہوتا ہے اور اور سیدنا عثمان اور ان کی پارٹی کی کامیابی کا اعلان دن کے آخری حصے میں تو فرمایئے ایک پارٹی کے ایمان کا انکار کیوں اور دوسری پارٹی ایمان کا قرار کیوں؟۔

اعتراض نمبر ۷۳۲:۔ شیعہ جماعت متبعین اور مطیعین کو کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ متبعین کی تصریح سے متبوع کی امامت اور ان کے مقتدار ہبر اور پیشوا ہونے کا اعلان ہوتا ہے پس اس روایت سے آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ جس طرح سیدنا علی امام مقتدا رہبر اور پیشوا تھے اسی طرح سید عثمانؓ بھی ہادی مرشد اور رہنما تھے۔

اعتراض نمبر ۷۳۳:۔ بعض عالم نما جاہل یہ تاعیل کرتے ہیں کہ سیدنا علیؓ اور ان کی جماعت فائز المرام ہونے کا اعلان فرشتہ کرتا ہے اور سیدنا عثمان اور ان کی جماعت کے فائز المرام ہونے کا اعلان شیطان کرتا ہے پس اگر یہ تاویل پر مبنی صدق ہے فروع کافی کی اسی روایت میں بقول امام معصوم ثابت کیا جائے اور منہ مانگا انعام لیا جائے۔

اعتراض نمبر ۷۳۴:۔ بر تقدیر تسلیم کیا اس سے یہ ثابت نہ ہوا کہ شیطان بھی سیدنا عثمان اور ان کی پارٹی پر مجبور ہو گیا اور اس کا اعلان ورغلانے کے متعلق کوئی دوا نہ چل سکا جیسا کہ جنگ کے موقع پر شیطان نے ملائکہ کی فوجوں کو آسمان سے اترتے دیکھا اس امر کا اعلان کر دیا کہ اے میرے متبعین؟

**اِنّی اٰری مَالَا تَرَوْنَ اِنّی اَخَافُ اللّٰہَ وَاللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَاب ؀**

بلا شبہ میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جسے تم نہیں دیکھ رہے میں خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہوں خدا تعالیٰ سخت گیر ہے۔

اعتراض نمبر ۷۳۵:۔کیا آپ شیطان کے اس اعلان کو مبنی بر صدق سمجھتے ہیں یا مبنی بر کذب ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر یہ اعلان مبنی بر صدق ہے تو وہ اعلان مبنی بر صدق کیوں نہیں جب کہ حدیث شریف میں سیدنا عثمان کے فائز المرام ہونے پر پورے قرائن موجود ہیں)۔

اعتراض نمبر ۷۳۶:۔کیا یہ ٹھیک ہے کہ سیدنا عثمانؓ کو حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے اپنی طرف سے وکیل اور ترجمان بنا کر بھیجا تھا یا نہ؟

اعتراض نمبر ۷۳۷:۔اگر جواب نفی میں ہے تو اعلام الورٰی یا علام الھدیٰ غزوات حیدری تفسیر کبیر کی روایات کا کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر ۷۳۸:۔اور اگر جواب اثبات میں ہے تو فرمایئے حضور علیہ اسلام نے حضرت عثمانؓ کو منتخب کس مصلحت کے پیش نظر فرمایا۔؟

اعتراض نمبر ۷۳۹:۔فرمایئے کی سیدنا عثمانؓ نے حضرت علیہ اسلام کے پیغام کو پوری دیانت داری سے پہنچایا یا مداہنت سے کام لیا؟

اعتراض نمبر ۷۴۰:۔برسبیل شق ثانی ثبوت درکار ہے برسبل شق اول آپ کے نزدیک وہ غیر معتمد کیوں ہیں؟۔

اعتراض نمبر ۷۴۱:۔بروئے کتب روافض مشرکین مکہ نے کیا جواب دیا اور حضرت عثمان نے کیا کہا؟

اعتراض نمبر ۷۴۲:۔کیا یہ سچ ہے کہ حضرت عثمانؓ کی عدم موجودگی کے باعث طواف نہ کیا۔

اعتراض نمبر ۷۴۳:۔کیا یہ صحیح ہے کہ قتل عثمان کی خبر کی بنا پر چودہ سو صحابہ کی بیعت کے لئے جمع فرمایا تا کہ قصاص عثمان کے لئے اپنی جانین قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

اعتراض نمبر ۷۴۴:۔سیدنا علیؓ مرتضٰے نے سیدنا عثمانؓ کے متعلق فرمایا ہے۔

## واللہ ما اعلم ما اقول لک ما اعرف شیئا تجھله و لا ادلک علی شیئلا تعرفه

## بحواله نهج البلاغة جز ۲ ص ۸۴ اثتقامیه مصریه)

خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میں آپ سے کیا کہوں میں نہیں جانتا کوئی ایسی چیز جس کو آپ نہ جانتے ہوں اور نہ ایسی چیز جس کا آپ کو علم نہ ہو ۔ کیا اس سے مساوات فی العلم والمعروف ثابت نہیں ہوتی ۔اگر ہمارا یہ استدلال واقع کے مطابق ہے تو سیدنا علیؓ کے اس ارشا کا جواب دیجئے یا تو ان کی تکذیب کیجئے اور یا شان عثمانؓ کو تسلیم کیجئے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیام آ گیا

اعتراض نمبر ۷۴۵:۔اگر آپ اس کا یہ جواب دیں کہ سیدنا علیؓ کو حضور علیہ اسلام نے الگ جا کر ایسے علوم کی تعلم دی تھی جس سے وہ سیدنا

عثمان سے سبقت لے گئے تو سوال یہ ہے کہ سیدنا علی المرتضےٰؓ کے اس ارشاد کا کیا جواب ہے۔

**انک لتعلم ما نعلم ما سبقناک الٰی شیی ء فنخبرک عنه و لا خلو نا بشیء فنبلغه(نهج البلاغه ج ۲ ص ۸۴)**

بلاشبہ آپ وہی جانتے جو میں جانتا ہوں ہم سے آپ کسی چیز کی طرف یہ سبقت نہیں لے گئے جس کی ہم آپکو خبر دیں اور نہ علیحدگی میں حضور علیہ اسلام سے ہم نے کوئی ایسی چیز حاصل کی ہے کہ ہم آپ تک پہنچائیں۔

اعتراض نمبر ۷۴۵:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ سیدنا علیؓ کی نظر اور تھی اور حضرت عثمانؓ کی اور، ان دونوں کے درمیان تو زمین آسمان کا فرق ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ سیدما حضرت علیؓ کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے؟

**و قد راء یت کما راء ینا و سمعت کما سمعنا کما سمعنا و صیحت رسول الله کما صحبنا ؐ**

بے شک آپ نے ویسا دیکھا جیسا ہم نے دیکھا ہے اور جیسا کہ ہم نے دیکھا اور ویسا سنا اور حضور علیہ اسلام کی ویسی صحبت حاصل کی ہے جیسی کہ ہم نے کی ہے۔

اعتراض نمبر ۷۴۷:۔ کیا اس سے زیادہ فضیلت کی کوئی بات اور بھی ہوسکتی ہے کہ حضور علیہ اسلام اپنی دوصاحبزادیاں یکے بعد دیگر سے سیدنا عثمانؓ کے نکاح میں عنایت فرمائیں۔

اعتراض نمبر ۷۴۸:۔ اگر آپ اس کے منکر ہیں تو فرمایئے حضور علیہ اسلام کی ایک سے زیادہ صاحبزادیوں کے منکر یا تزویج سیدنا عثمانؓ کے؟

اعتراض نمبر ۷۴۹:۔ اگر بنات اربعہ کا انکار ہے تو قرآن مجید کی اس آیت کا کیا جواب ہے جبکہ اس میں بنات بصیغہ جمع وارد ہے۔

**قُلْ لاَّ زْوَاجِکَ وَ بَنَاتِکَ وَ نِسَآءِ الْمُوْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلا بِیْبِهِنّ. ؐ(پ ۲۲)**

اے محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مومنین کی بیویوں سے فرمادیجئے کہ اپنے اوپر دوپٹے اوڑھ لیں۔

اعتراض نمبر ۷۵۰:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ یہاں تو ایمانداروں کی بیویوں پر نبات کا اطلاق کیا گیا ہے ورنہ بنات سے حضور علیہ اسلام کی بنات مراد نہیں تو سوال یہ ہے کہ اگر طاقت ہے تو یہ تفسیر بلسان حبیب کبریا، اہلسنت یا اہل تشیع کی کسی معتبر کتاب سے ثابت کیجئے اور منہ مانگا انعام حاصل کیجئے۔

اعتراض نمبر ۷۵۱:۔ اگر بزم شما بنات سے مراد امت کی بیویاں تھیں تو نساء المومنین لانے کا کیا فائدہ، جبکہ از یاد عزت تو قیر جملہ مومنات کے لئے آنحضرت کی طرف نسبت سے حاصل ہو چکی تھی،

اعتراض نمبر ۷۵۲:۔ حضور علیہ اسلام کے فرمان کا کیا جواب ہے کہ آپؐ نے فرمایا:۔

**خدیجہؓ رارحمت کندازمن طاهرو مطهر بهم رسانید که او** عبداللہ بود وقاسم وا آوردورقیہ فاطمہ وزینب وام کلثوم ازاں بہم سیدنا (حیات القلوب ج ۲ ص ۸۲)

خدیجہؓ پر خدا تعالیٰ رحمت کرے کہ مجھ سے اُس نے طاہر و مطہر جنے ہیں کہ وہ عبداللہ و قاسم ہیں اور رقیہ اور فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم اس سے پیدا ہوئیں۔

اعتراض نمبر۷۵۳:۔ خدارا قول خدا اور قول رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا یا تو اقرار کیجئے اور یا ان کے مقابلے میں آیت اور حدیث صحیح پیش کیجئے اور تزویج عثمانؓ کا انکار ہے تو سیدنا علی مرتضیٰ علیہ اسلام کے اس اعلان کا کیا جواب ہے جبکہ جناب امیرؓ نے جناب عثمانؓ کے سامنے ان کی فوقیت اور برتری جتلاتے ہوئے یوں مدح سرائی فرمائی،

**انت اقربُ الی رسوُل اللہِ و شیجَۃ رَحِمَ مِیہَا وَ قَدْ نِلْتَ مِنْ مِھْرِ ہٖ مَالَمْ یَنَالَا نھج البلاغہ جص ۵۸ؔ**

آپ حضور علیہ اسلام کے ساتھ رحمی حیثیت کے پیش نظر ابوبکرؓ و عمرؓ سے زیادہ قریب ہیں آپ کو حضور علیہ اسلام کی دامادی کا وہ شرف حاصل ہوا ہے کہ ان .دونوں کو نہیں

اعتراض نمبر۷۵۴:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ جن دو صاحبزادیوں سے سیدنا عثمانؓ کا نکاح ہوا تھا وہ حضور علیہ اسلام کی صاحبزادیاں نہیں تھیں تو نہج البلاغہ کی مذکورہ عبارت کے حاشیہ ذیل کی تصریح کا کیا جواب مطلع فرمائیے

## فلا نہ تزوج ببنتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم رقیۃ و ام کلثوم تو فیت الا ولی فزوجہ النبیؐ

پس اس لئے سیدنا عثمان نے حضور علیہ اسلام کی دنوں صاحبزادیوں رقیہ اور ام کلثوم کے ساتھ نکاح کیا جب پہلی وفات پا گئی تو حضور علیہ اسلام نے ان کے ساتھ دوسری صاحبزادی کا نکاح کر دیا۔

اعتراض نمبر۷۵۵:۔ اگر سیدنا علی المرتضیٰؓ کے قول پر اعتبار نہیں ہے تو جعفر صادق کے فرمان کو یا تو تسلیم کیجئے اور یا جواب دیجئے۔

از حضرت صادق روایت کردہ کہ از برائے رسول خدا از خدیجہ متولد شدند طاہر و قاسم و فاطمہ و ام کلثوم رقیہ و زینب، حیات القلوب ج ۲ ص ۷۱۸ مطبوعہ نولکشور لکھنو ۔

سند معتبر کے ساتھ امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ حضور علیہ اسلام کو حضرت خدیجہؓ سے طاہر و فاطمہ اور ام کلثوم اور زینب پیدا ہوئیں۔

اعتراض نمبر۷۵۶:۔ فرمایئے سیدنا مرتضے اور شیخ طوسی کی تصریحات کا کیا جواب ہے۔

و چار دختر از برائے حضرت آورو زینب و رقیہ ام کلثوم و فاطمہ۔ بحوالہ حیات القلوب ج ۲ ص ۷۶۸۔

چار صاحبزادیاں حضور علیہ اسلام کو خدیجہؓ سے اللہ تعالیٰ نے عنائیت فرمائیں، زینب رقیہ ام کلثوم اور فاطمہ۔

اعتراض نمبر۷۵۷:۔ ابی علی طرسی کی اس تصریح کا جواب دیجئے۔

**اما رقیه بنت رسول اللہ صلے اللہ علیه و سلم فتزوجها ابن ابی لهب فطلقها قبل ان ید خل بها و لحقها منه اذی فقال النبی صلے اللہ علیه و سلم اللهم سلط علی عتبة کلباً من کلابک نتناوله الا شد من اصحابه فتزوجها بعده با المدینة عثمان ابن عفان فولدت له عبداللہ و مات صغیرا و ام کلثوم فتروجها ایضاً عثمان بعد اختها رقیة توقیت عنده (اعلام الوری ص ۱۴۸ )**

بہر حال رقیہ حضور علیہ اسلام حضورﷺ کی صاحبزادی پس اس کے ساتھ شادی کی عتبہ ابولہب نے پس اس نے دخول سے پہلے طلاق دے دی اور عتبہ سے حضرت رقیہ کو کچھ تکلیف بھی پہنچی جس کی بناء پر حضور علیہ اسلام اسلام نے ان کے حق میں بددعا کی کہ یا اللہ عتبہ پر کتوں سے کوئی کتا مسلط کر دے پس اس کو شیر کھا گیا اس کے بعد سیدنا عثمانؓ سے ان کا عقد ان سے عبداللہ پیدا ہُو اطفولیت کے وقت وفات پا گیا ، بہرحال ام کلثوم ان کے ساتھ سیدنا عثمانؓ اللہ تعالیٰ کا نکاح ہوا جنہوں نے سیدنا عثمان کے ہاں وفات پائی۔اعتراض نمبر ۷۵۸:۔ملا خلیل قزوینی شارع اصول کافی کی عبارت کا جواب دیجئے؟

پس زادہ شد برائے اواز خدیجہ پیش از رسالت اوقاسم ورقیہ وزینب وامام کلثوم وزادہ شد برائے اوبعداز رسالت طیب وطاہر فاطمہ (صافی شرح اصول کافی ۴۷۱ کتاب الحجۃ ۳ حصہ ۲ باب مولد النبی ووفاتہ )۔

پس دعوے رسالت سے پہلے حضور علیہ اسلام کو سیدہ خدیجہ سے قاسم ، رقیہ ، زینب ، اور ام کلثوم پیدا ہوئے اور دعوائے رسالت کے بعد طیب ، طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئے۔

اعتراض نمبر ۷۵۹:۔صحاح رابعہ کی معتبر کتاب تہذیب الاحکام ج ا ص ۱۵۴ کی عبارت کا جواب دیجئے۔

**اللهم صل علی القاسم صلی رقیة بنت نبیک اللهم صلی ام کلثوم بنت نبیکؐ**

اے اللہ قاسم اور طاہر رحمت کر جو کہ تیرے نبی کے بیٹے ہیں اے اللہ اپنے نبی کی بیٹی ام کلثوم اور اپنے نبی کی بیٹی رقیہ پر رحمت فرما۔

اعتراض نمبر ۷۶۰:۔فرمایئے صاحب اعلام الوریٰ کے محشی علی اکبر غفاری شیعہ نے اعلام الوریٰ کے حاشیہ ص ۱۴۸ میں جو تصریح کی ہے آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

**زینب اکبر بناته فلما اکرم اللہ رسوله بنبوته امنت خدیجة و بناتہؐ**

سیدہ زینب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں میں سے بڑی صاحبزادی ہے پس جب حضور علیہ اسلام کو اللہ تعالےٰ نے شرف نبوت سے نوازا تو خدیجہ بھی ایمان لائی اور حضورؐ کی بیٹیاں بھی۔

اعتراض نمبر ۷۶۱:۔ نیز یہ بھی بتایئے کہ حضور علیہ اسلام و بنا بر تصریح علی اکبر غفاری شیعہ ) چالیس برس کی عمر کے بعد تشریف نبوت سے نوازے گئے۔ یا ہجرت کریم روز اول سے بنی تھے؟

اعتراض نمبر ۷۶۲:۔ اگر روز اول سے نبی تھے تو اکرم اللہ نبوتہٖ کا کیا مقام ہے۔ ذرا سوچ کر جواب دیجئے ؟

اعتراض نمبر ۷۶۳:۔ اور اگر پہلے سے نبی نہیں تھے تو کیا تھے۔ ان کا مقام متعین کر کے دلائل مرحمت فرمایئے؟۔

اعتراض نمبر ۷۶۴:۔ سیدہ خدیجہ کے متعلق آپ حضرات کا کیا خیال ہے کہ حضرت علیہ اسلام کا جب ان کے ساتھ عقد ہوا تو وہ بیوہ تھیں یا کنواری!

اعتراض نمبر ۷۶۵:۔ اگر کنواری تھی جیسا کہ آپ کے بعض جہلا کا خیال ہے تو اس پر کوئی صریح دلیل از ائمہ کرام پیش کیجئے ؟

اعتراض نمبر ۷۶۶:۔ نیز اعلام الورٰی ص ۱۴۶ کی اس عبارت کا بھی جواب عنائت فرمایئے۔

## كانت قبله عند عتيق بن عائذ المحزومى فولدت له جارية ثم تزوجها ابوهالة الا سدى فولدت له هند ابن ابى هالة °

خدیجہ حضور علیہ اسلام سے پہلے عتیق بن عائذ مکرومی کے پاس تھیں وئیں سے ان کو لڑکی پیدا ہوئی پھر ان کے بعد ان کا نکا ابو ہالہ اسدی سے ہوا اس سے ہند بن ہالہ پیدا ہوا۔

اعتراض نمبر ۷۶۷:۔ اور اگر بیوہ تھیں جیسا کہ مطابق تحقیق ہے تو کیا ایسی بیوی سے آپ کے نزدیک ایسی صاحبزادی پیدا ہو سکتی ہے جو انبیاء کی طرح معصوم ہو یا نہ؟

اعتراض نمبر ۷۶۸:۔ اگر پیدا ہو سکتی ہے جیسا کہ سیدہ کا ظہور ان سے ہوا ہے جس کا کوئی فریق بھی انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ تو کیوں غیر معصوم سے معصوم سے معصوم کا ظہور جائز ہے۔

اعتراض نمبر ۷۶۹:۔ اگر جائز نہیں تو مسئلہ نسب انبیاء علیہم الصلوت والتسلیمات کے سلسلے میں اس قدر تعویق کیوں؟

اعتراض نمبر ۷۷۰:۔ اور اگر جائز نہیں تو یہ کیوں تسلیم ہے۔

اعتراض نمبر ۷۷۱:۔ پھر تصریح فرمایئے معصوم کے دونوں والدین کا ایمان آُ کے نزدیک ضروری ہے اور ساتھ ساتھ معصومیت بھی یا کسی ایک

کا اگر دونوں کا ہے تو یہاں اس شرائط کا فقدان ہے جواب درکار ہے؟

اعتراض نمبر ۷۷۲:۔اور اگر دونوں میں سے ایک فرد کا ایماندار یا معصوم ہونا ضروری ہے یا والدہ کا؟

اعتراض نمبر ۷۷۳:۔پھر تصریح کیجئے کہ مولود کی معصومیت کے لئے والد کا معصوم ہونا ضروری ہے یا والدہ کا؟

اعتراض نمبر ۷۷۴:۔اگر والد کا معصوم ہونا ضروری ہے تو ابوطالب کا ایمان از ابتداء نیز معصومیت ثابت کیجئے؟

اعتراض نمبر ۷۷۵:۔اور والد کا معصوم ہونا ضروری ہے تو پھر سید زین العابدین کی والدہ حضرت شہر بانو کا معصوم ہونا نیز ابتداء سے ایماندار ہونا ثابت کیجئے۔

اعتراض نمبر ۷۷۶:۔سیدہ کا معصوم ہونا آپ کے نزدیک لغوی معنیٰ کا ساتھ ہے یا اصطلاحی شرعی کے لحاظ سے؟

اعتراض نمبر ۷۷۷:۔اگر لغوی طور پر ہے تو دلائل سے فیضیاب فرمایئے؟

اعتراض نمبر ۷۷۸:۔اور اگر اصطلاحی شرعی لحاظ سے ہے تو پھر بتایئے کہ آپ کے نزدیک معصومین کی تعداد کیا رہے گی اور نیز غیر امام پر تو آپ معصومیت کا لقب استعمال نہیں کر رہے۔

اعتراض نمبر ۷۷۹:۔اور اگر آپ یہ مکر کریں کہ اگر حضور علیہ اسلام کی چار صاحبزادیاں ہوتیں تو مباہلہ کے دن ضرور ان کو ساتھ لاتے تو پھر ذیل کی عبارت کا جواب دیجئے؟۔

زینب در سال ہفتم ہجرت د بروایتے در سال ہشم برحمت ایزوی واصل شد و دوم رقیہ در مدینہ برحمت ایزوی واصل شد در ہنگامے کہ جنگ بدر روداد سوم ام کلثوم کہ در سال ہفتم ہجرت برحمت ایزوی واصل شد (حیات القلوب ج ۲ ص ۷۱۹)

حضرت زینب کے ساتویں سال ایک روایت میں ہے آٹھویں سال فوت ہوئیں اور دوسری حضرت رقیہ مدینہ میں جنگ بدر کے موقعہ پر فوت ہوئیں تیسری ام کلثوم کہ ہجرت کے ساتویں سال فوت ہوئیں۔

واصل شد (حیات القلوب ج ۲ ص ۷۱۹)

کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مباہلہ سے پہلے باقی تین صاحبزادیاں وفات پا چکی تھیں؟۔

اعتراض نمبر ۷۸۰:۔کیا غزوات حیدری ترجمہ حیدری مطبوعہ لکھنؤ میں یہ تصریح موجود نہیں کہ مباہلہ ۱۰ھ میں ہونے لگا تھا؟۔

اعتراض نمبر ۷۸۱:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ بنات رسول مقبول ﷺ تو سادات میں تھیں اور حجرت عثمان امت میں سے تھے تو پس یہ نکاح کیسے ہوسکتا ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا سید القوم قریش سیدنا عثمان جب شامل ہیں تو یہ مکر کیسا؟

اعتراض نمبر ۷۸۲:۔نیز بنات رسولؐ نے جب اپنے والد بکرم کا کلمہ پڑھ لیا تو بتایئے آپ کے نزدیک وہ امت میں داخل ہوئیں یا نہ؟۔

اعتراض نمبر ۷۸۳:۔اگر نہیں ہوئیں تو نفی دلائل دیجئے۔

اعتراض نمبر ۷۸۴:۔اگر ہوگئیں تو کیا یہ ٹھیک نہیں ہے کہ امتی کا نکاح امتی سے ہوا۔

اعتراض نمبر ۷۸۵:۔فرمایئے میدان کربلا میں جو مستورات مقدسات ۸۴ بیوہ ہوئیں تھیں ان کا نکاح کن حضرات سے ہوا۔

اعتراض نمبر۷۸۷:۔اگر آپ کے پاس حضور علیہ اسلام کی کوئی ایسی حدیث صحیح ہے جس یہ ثابت ہوتا کہ آپ کی صاحبزادی ایک تھی تو پیش کیجئے؟

اعتراض نمبر۷۸۷:۔ازیں قسم سیدنا علی مرتضٰی سے تصریح دکھایئے اور منہ مانگا انعام لیجئے؟۔

اعتراض نمبر۷۸۸:۔ازیں قسم سیدنا کوئی ارشاد سیدنا فاطمۃ الزہرا سے ثابت کیجئے وان کا فرمان ہو کہ میں اپنے والد مکرم کی اکلوتی بیٹی ہوں میری بہن کوئی نہیں ہے۔

اعتراض نمبر۷۸۹:۔اگر آپ اس قسم کی تصریحات سے عاجز ہیں تو اپنی کتب معتبرہ میں سے کسی امام تصریح اپنے حق میں دکھا دیجئے۔

اعتراض نمبر۷۹۰:۔کیا ہمارا یہ اندازہ صحیح نہیں کہ آپ مخلص عداوت کے سلسلے میں نبات النبی کا انکار کر رہے ہیں۔

اعتراض نمبر۷۹۱:۔کیا آپ میں یہ جرأت ہے کہ آپ شیعی کتاب سے سیدہ خدیجہ الکبری کا یہ قول ثابت کردیں کی یہ دونوں میری بیٹیاں ہیں حضور علیہ اسلام سے نہیں بلکہ حضور علیہ اسلام سے پہلے خاندانوں سے ہوئیں ہیں۔

اعتراض نمبر۷۹۲:۔آخر کیا وجہ ہے کہ موجودہ دور کہ اہل تشیع تعدد بنات کے انکار پر مصر ہیں اور سابق شیعی مجہتدین محققین مولفین اقرار پر کما لا یخفی علی ارباب البصیرۃ التامۃ۔

اعتراض نمبر۷۹۳:۔کیا یہ سیدنا عثمان جب محصور تھے تو دروازے پر تبصرتح حاشیہ نہج البلاغۃ پہرسیدنا حسن اور سیدنا حسینؓ نے دیا تھا۔

۷۹۴:۔اگر یہ بات مطابق واقع ہے تو فرمایئے حسین مکرمین پہرہ داری کے لئے خود بخود گئے تھے یا اپنے والد مکرمؓ کے امر سے۔

اعتراض نمبر۷۹۵:۔اگر خود بخود تشریف لے گئے تو امر الحسن والحسین ان یذبا الناس عنه حاشیہ نہج البلاغہ کا کیا جواب ہے؟

اعتراض نمبر۷۹۶:۔سیدنا علی المرتضٰیؓ کا ان کو اتنا بڑی قربانی کے لئے بجھنا کیا اس امر پر دلالت نہیں کرتا کہ سیدنا عثمان کا وجود ان کو اپنی اس اولاد سے بھی زیادہ عزیز تھا جو باتفاق مسلمین حضرت علیہ اسلام کے بعد جسمانی طور پر شبیہ رسول مقبول تھے۔

اعتراض نمبر۷۹۷:۔کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ سیدنا حسینؓ اور سیدنا حسنؓ اپنے والد سمیت دین کے بقاء واحیاء کے لئیا پنے نورانی وجودوں سے سیدنا عثمانؓ کا وجود ضروری سمجھتے تھے۔

اعتراض نمبر۷۹۸:۔اگر ارتکاب معصیت ہے تو معصومیت نہ رہی۔معصومیت کے فقدان سے امامت کا فقدان لازم آئے گا۔اور یہ سراسر آپ کے مسلمات کے خلاس ہے۔سوچ کر جواب دیجئے؟

اعتراض نمبر۷۹۹:۔اور اگر یہ فعل حسن ہے تو حسن لعینہ ہے یا بغیرہ؟ ہر دوشقوں کو مفصل بیان فرما کر دلائل سے بہرہ ورفرمایئے۔

اعتراض نمبر۸۰۰:۔سنا ہے کہ آپ حضرات سیدنا عثمان کے جنازہ کے متعلق بھی طرح طرح کی بہتان تراشیاں کرتے ہیں کہ ان کا جنازہ نہ پڑھایا گیا اہلسنت کی معتبر تاریخوں میں یہ مسطور نہیں کہ ان کا جنازہ حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ نے پڑھایا؟ جیسا کہ تاریخ اسلام،مصنفہ معین الدین ندوی موجود ہے۔

اعتراض نمبر۸۰۱:۔فرمایئے انسان کا بس اپنی زندگی تک چلتا ہے یا موت کے بعد بھی اگر موت کا بعد کی ذمہ داری بھی اس پر پڑتی تو کیا

معاذاللہ کسی کی زبان سیدنا حسینؓ کے متعلق کچھ کہہ سکتی ہے کہ شہادت کے بعدان کے اوران کے عزیزوں کے ساتھ ظالموں نے کیا کیا وراور سرمبارک کوکہاں کہاں تک لے جایا گیا؟

اعتراض نمبر۸۰۲:۔اگر کہہ سکتی ہےتو کیا ایمان کے تقامنے کے مطابق ہے؟

اعتراض نمبر۸۰۳:۔اوراگرنہیں کہہ سکتی تو پھر سیدنا عثمانؓ کے جنازہ اوران کے وجود کے حصص کے متعلق بے جا کلمات کیوں۔

# -----مروان کو کیوں بلایا-----

اعتراض نمبر۸۰۴:۔فرمایئے مدینہ سے اخراج کا حکم حضور علیہ اسلام مروان مروان کے لیئے تھا یا حکم کے لئے ، جو مروان کا باپ تھا؟

اعتراض نمبر۸۰۵:۔اگر مروان کے لئے حکم فرمایا تھا تو بتایئے مروان سے کونسا جرم سرزدہوا تھا اور مروان کی عمر اس وقت کیا تھی؟

اعتراض نمبر۸۰۶:۔اہل سنت کی کس معتبر کتاب میں یہ لکھا ہے کہ مروان صدیقؓ کو فاروقؓ نے اپنے عہدے خلافت میں پہلے کئی میل آگے دھکیل دیا تھا۔

اعتراض نمبر۸۰۷:۔اہل سنت اس معتبر کتاب کی نشان دہی فرمایئے جس میں علے سبیل التصریح حضورؐ کا فرمان مسطور ہو کہ مروان کو مدینہ میں قدم رکھنے نہ دیا جائے۔

اعتراض نمبر۸۰۸:۔جب سیدنا عثمان نے مروان کو بلایا تو صحابہ کرامؓ اور عترت رسول مقبول میں سے کس کس نے انکار واعتراض کیا۔؟

اعتراض نمبر۸۰۹:۔کیا یہ سچ ہے کہ مروان نے آتے ہی سیدنا علیؓ کے ہاتھ پر بیعت ارشاد کر لی تھی؟

اعتراض نمبر۸۱۰:۔اگر مطابق واقع ہے تو بیعت کی وجہ سے آگاہ فرمایئے کہ آپ نے ایسے شخص کو حلقہ ارادات میں کیوں داخل فرمایا جو حضور کی نگاہ میں مطعون تھا؟

اعتراض نمبر۸۱۱:۔اور اگر سیدنا علی علیہ اسلام نے مروان کو اپنے سلئسہ طریقت میں نہیں فرمایا تو نہج البلاغہ کی عبارت ذیل کا کیا جواب ہے ۔

اعتراض نمبر۸۱۲:۔مروان جنگ جمل کے بعد جب سیدہ عائشہؓ کے لشکر سے گرفتار ہو کر سیدنا علی مرتضٰے کے پاس لایا گیا تو مروان لشکر سے گرفتار ہو کر سیدنا حسن اور سیدنا حسین کی سفارش کے لئے کن تعلقات کی بناء پر عرض کیا تھا۔

اعتراض نمبر۸۱۳:۔تعلقات کی تفصیل کے بعد یہ بھی واضح فرمایئے کہ حسنین مکرمیں ایسے مطعون شخص کی سفارش اپنے والد بزگوار کے دربار میں کیوں فرمائی؟۔

اعتراض نمبر۸۱۴:۔اگر وہ مطعون اور قابل سزا تھا تو سفارش کنندگان کی معصومیت کے متعلق کیا رائے ہے؟

اعتراض نمبر۸۱۵:۔اگر آپ کو ان باتوں سے انکار ہے تو نہج البلاغہ ص۱۲۰ مطبوعہ الاستقامیہ مصریہ کی عبارت ذیل کا کیا جواب ہے؟

**قالو اخذ مروان ابن لحکم اسیراً یوم الجمل فاستشفع الحسن و الحسین علیهما السلام الی امیر المومنین علیه السلام فکلماه فیه فخلی سبیله فقالا له یبا یعک یا امیر المومنین فقال علیه اسلام اولم یبا یعنی قبل رضی الله تعالے عنه .**

معتبر راویوں نے کہا ہے کہ جمل کے دن مروان ابن الحکم کو گرفتار کر کے سیدنا  علی کے سامنے لا گیا تو مروان نے حسنین کو سفارش کے لئے آمادہ کیا کہ وہ اپنے باپ کو کہہ کر اس کو چھڑا لیں پس انہوں نے سفارش کی اور حضرت علیؓ نے مروان کو چھوڑ دیا۔ پس حسنین نے حضرت علی ؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ اے امیر المومنین آپ کے ہاتھ پر مروان بیعت کرے گا تو آپ نے فرمایا کیا اس نے قتل عثمان سے پہلے میری بیعت نہ کی تھی۔

# فضائل سیدنا معاویہؓ

اعتراض نمبر۸۱۶:۔آپ کے نزدیک حضرت معاویہؓ صحابہ رسول مقبول میں داخل ہیں یا نہ؟۔

اعتراض نمبر۸۱۷:۔اگر داخل نہیں تو کیوں؟ کیا انہوں نے حضور علیہ اسلام کی خدمت میں کفر سے توبہ اور ایمان کا اظہار نہیں کیا؟

اعتراض نمبر۸۱۸:۔اگر آپ یہ کہیں کہ نہیں کیا تو سراسر خلاف واقع ہے کیوں کہ سیدنا علی علیہ اسلام نے ان سے مطالبہ، بیعت ایمان دار سمجھ کر ہی تو کیا تھا سیدنا حسنؓ نے عالم اسلام کی پوری باگ دوڑ ایمان دار جان کر ہی سپرد کی تھی۔

اعتراض نمبر۸۱۹:۔اور اگر آپ کو اقرار ہے تو سالم الایمان ہونے پر بھی ایمان ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر۸۲۰:۔اگر نہیں ہے تو اعتراض سابق پورے کا پورا عامد ہوگا سوچ سمجھ کر جواب دیجئے؟۔

اعتراض نمبر۸۲۱:۔اور اگر اقرار ہے تو وجوہ اعتراض کیا ہیں؟ حوالہ کے لئے اہل السنّت کی معتبر کتابیں قابل تسلیم ہوں گی۔

اعتراض نمبر۸۲۲:۔کیا یہ حقیقت نہیں کہ حضرت معاویہؓ حضرت علیؓ کی طرح کاتب وحی تھے؟

اعتراض نمبر۸۲۳:۔اگر حضرت رسول مقبول ﷺ کے نزدیک معاذ اللہ کامل الایمان نہیں تھے تو آپ نے قرآن مجید کے لکھنے والوں کی صف میں انہیں بیٹھنے کا موقعہ کیوں فرمایا؟

اعتراض نمبر۸۲۴:۔اگر حاکم بد میں بر تقدیر مذہب شما تسلیم کر لیا جائے کہ حضور علیہ اسلام نے قرآن مجید برائے کتاب ایک ایسے شخص کے سپرد کیا جو کامل الایمان نہیں تھا۔اور قرآنی نص کے خلاف کیا۔

اعتراض نمبر۸۲۵:۔اگر حاکم بدہن بر تقدیر مذہب شما تسلیم کر لیا جائے کہ حضور علیہ اسلام قرآن برائے کتابت ایک ایسے شخص کے سپرد کر دیا جو کامل الایمان نہیں تھا اور قرآنی نص کے خلاف کیا تو کیا اس سے حضور علیہ اسلام کے مقام پر حرف نہیں آتا۔

اعتراض نمبر۸۲۶:۔جب تاریخ الخلفاء میں مصرح ہے کہ حضرت معاویہؓ حضور علیہ اسلام کے کاتب تھے تو کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت معاویہؓ کو کامل الایمان ہونے کے علاوہ حضور علیہ اسلام دیانتدار اور متقی سمجھتے تھے۔ورنہ آپ نے غیر ژمہ دار انسان کو قرآن پاک کی کتابت کیوں سپرد فرمائی۔

اعتراض نمبر۸۲۷:۔جب قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری پروردگار عالم نے لے لی ہے تو بتایئے بر تقدیر نا اہلیت خدا تعالٰی نے حضور علیہ اسلام کی وساطت سے امر کتاب سیدنا معاویہؓ کے سرد کیوں ہونے دیا کیا یہ خلافت حفاظت نہیں؟

اعتراض نمبر۸۲۸:۔اگر آپ لوگوں کا زیادہ اعتراض اس پر ہے کہ سیدنا معاویہؓ نے سیدنا علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کیوں نہ کی تو فرمایئے یہ مسلہ سیدنا حسنؓ کے سامنے بھی واضح تھا یا نہ؟

اعتراض نمبر۸۲۹:۔اگرنہیں تھا تو معاذ اللہ امامت اپنے معنی ہیں سیدنا حسین پر صادق نہ آئی جب کی شیعی مسلمات سے ہے کہ امام عالم مـــا کان و ما یکون ہوتا ہے۔

اعتراض نمبر۸۳۰:۔اوراگر واضح تھا تو آپ سیدنا علیؓ کی وفات کے بعد عالم اسلام کی تفویض فرما کر سیدنا کے ساتھ مصالحت اور بیعت کیوں فرمائی؟ دیکھئے رجال کشی ص۷۲ مطبوعہ بمبئی۔

اعتراض نمبر۸۳۱:۔اوراگر آپ کو بیعت سے انکار ہے تو ذیل کی عبارت کا جواب خوش ہو کر دیجئے۔

قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبدَاللّٰہِ اَنَّ مُعَاوَ یَۃَ کَتَبَ الْحَسَنَ بْنَ عَلٰے اَنْ اَقْدِمْ اَنْتَ وَالْحُسَیْنَ وَ اَصْحَابُ عَلِی فَخَرَجَ مَعَھُمْ قَیْسَ بن مِسْوَرُ بن عِبَادَۃِ اِلَا نَصَارِیُ فَقَدَ مُو الشَّامِ فَاذَنَ لَھُمْ مُعَاوِیَۃُ وَ اَعَدَّلَھُمُ الخُطَباء فقال یَا حَسَنَ قُمْ فَبَا یِعْ فَقَامَ فَبَایَعَ ؕ

راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہؓ عنہ سے فرمایا کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت حسنؓ کو خط لکھا کہ آپ بمع حسینؓ اور حضرت علیؓ کے ساتھیوں کے تشریف لایئے پس ان کے ساتھ قیس بن مسور بھی چلے گئے اور ملک شام میں پہنچ گئے پس حضرت معاویہؓ نے ان کو آنے کی جازت دے دی اور تعارف نیز مدح وتوصیف کے لئے خطیب مقرر فرمائے پس امیر معاویہ نے فرمایا اٹھیئے اے حسن پس بیعت کیجئے پس اٹھے اور بیعت کی اس طرح حسینؓ نے بیعت بھی کی۔

اعتراض نمبر۸۳۲:۔اگراس عبارت اور کتاب کے ثبوت پر اعتراض ہے تو اس کی تردید اسی کتاب یا اسی معتبر کتابوں میں دکھایئے ارو جواب مرحمت فرمایئے۔

اعتراض نمبر۸۳۳:۔نیز سیدنا حسنین مکرمین امیر معاویہ کے اس حکم کی تکمیل کیوں فرمائی جب کہ ان کے لئے بحیثیت امامت ایسے حکم کا ماننا ضروری نہ تھا۔

اعتراض نمبر۸۳۴:۔اوراگر تشریف لے گئے تھے تو وہاں جائز انکار کیوں نہ کر دیا تا کہ حق و باطل واضح ہو جاتا او یہ لوگ قیامت تک اس مغا لطے سے بچ جاتے۔

اعتراض نمبر۸۳۵:۔اگران کے ایمان میں اس لئے آپ حضرات کو شبہ ہے کہ انہوں نے سیدنا علیؓ سے جنگ کی تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ پہلا حملہ سیدنا علیؓ امیر معاویہؓ پر کیا سیدنا، معاویہؓ پر کیا سیدنا، معاویہؓ نے سید علیؓ پر؟

اعتراض نمبر۸۳۶:۔اگرسیدنا معاویہؓ نے آکر کوفہ پر چڑھائی کی تو یقیناً زیادتی حضرت معاویہؓ سے متصور ہوگی۔مگراس کا ثبوت آپ پر ہوگا ۔

اعتراض نمبر ۸۳۷:۔اوراگر سیدنا علیؓ نے سیدنا معاویہؓ پر چڑھائی فرمائی تو کیا یہ صحیح ہے کہ وہ ان کو کامل الایمان نہیں سمجھتے تھے۔
اعتراض نمبر ۸۳۸:۔اگر یہی بات آپ کے نزدیک واقعہ کے مطابق ہے تو ذیل کے خطبے کا جواب دیجئے۔

## وَکَانَ بَدءُ اَمرُ نَااِنَّااَلُتَقَیُنَاوَالُقُوُمُ مِنُ اَهُلِ الشَّام و الظَّا هِرُ اَنَّ رَبَّنَا وَاحِدُ وَدَعُوَتُنَا فِیُ الَاَ سُلامِ وَاحِدَةُ وَلَا نَسُتَزِیُدُ هُمُ فِی الُاِیُمَانِ بِاللّٰهِ وَ التَّصُدِیُقَ بِرَسُوُلِهٖ وَلاَ یَسُتَزِیُدُوُنَنَا ؐ

بلاشبہ ہماری جنگ ہوئی اور مقابلے میں قوم شامی تھی اور ظاہر یہ ہے کہ ہمارا رب ایک ہے ہمارا نبی ایک ہے اور اسلام کی طرف دعوت بھی ایک ہے۔ہم ایمان باللہ اور تصدیق بالرسول میں ان سے زیادہ نہیں اور وہ ہم سے زیادہ نہیں ــــــــ؟
کیا اس سے سیدنا علیہ اسلام اوران کی فوج،سیدنا معاویہؓ اوران کی فوج کے ایمان میں برابری معلوم نہیں ہوتی؟
اعتراض نمبر ۸۳۹:۔اگر یہ شبہ کیا جائے کہ معاذ اللہ سیدناؓ نے یہ بیان تقیۃ دیا تھا تو فرمایئے اظہار حق کے طور پر جو بیان دیا ہے اس کی نشان دہی کیجئے
اعتراض نمبر ۸۴۰:۔اگر تقیہ تسلیم کرلیا جائے تو کیا ایسے صاحب کے متعلق تقیہ کا شبہ برحق ہے جس کے ہاتھ میں پورا اسلامی ممالک کی باگ دوڑ ہوااور ممبر امانت پر فائز ہو۔
اعتراض نمبر ۸۴۱:۔کیا آپ کے علم میں نہیں ہے کہ اسی خطے کی ابتداء میں مستور ہے۔

## کَتبَهُ اِلٰی اَهُلِ الُاِ مُصَارِیَقُصُّ فِیُهِ مَاجَرٰی بَیُنَهُ وَ بَیُنَ اَهُلِ صِفِیُنَ (نهج البلاغه ج۳ص ۱۲۵)

سیدنا علیؓ نے معتدد شہریوں کی طرف سے یہ خط لکھ کر بھیجا تھا کہ اس خطبے میں وہ حالات بیان فرمائے جو کہ ان کے اور حضرت معاویہؓ کے درمیان واقع ہوئے تھے۔
اعتراض نمبر ۸۴۲:۔اگر آپ حضرات کی بات کو تسلیم کرلیا جائے تو اس فساداور ازالہ غیض متصور ہوگا۔یا اخفاء فساد۔
اعتراض نمبر ۸۴۳:۔اوراگر اہل سنت والجماعت کے مسلک کو تسلیم کرلیا جائے تو فرمایئے اس میں کیا حرج ہے جب کہ رُحَمَا بَیُنَهُمُ کے بھی خلاف نہ ہواور بات بھی اپنے موقع پر ٹھیک بیٹھ جائے۔

اعتراض نمبر۸۴۴:۔سیدنا علیؓ کے اسی خطبے کے اس جملے کا کیا جواب ہے،

**اَلاَ مرُوَاحِدُ اِلَّامَا اختَا فَنَا فِیۡ دَمِ عُثۡمَانَ وَ نَحۡنُ مِنۡهُ بُرَاءُ**

معاملہ ایک ہی ہے صرف فرق سیدنا عثمانؓ کے قصاص کے متعلق تھا اور ہم اس سے بری ہیں (نہج البلاغہ ص ۱۲۶)

کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اختلاف محض سیدنا عثمان غنیؓ کے قصاص کے جلدی لینے اور تاخیر کے سلسلے میں تھا جس سے آپ قتل سے برائت کا اظہار فرما دیا۔

اعتراض نمبر۸۴۵:۔اگر خدانخواستہ آپ حضرات کو ان پر اعتماد نہیں ہے تو اہل السنۃ کی کسی معتبر کتاب سے سیدنا علیؓ کا تصریحی بیان ثابت کیجئے کہ قتل میں ان کا ہاتھ تھا۔

اعتراض نمبر۸۴۶:۔فرمائیے سیدنا علیؓ کی شہادت کے بعد سیدنا حسن نے سیدنا معاویہؓ کے ساتھ بیعت کیوں کی اور مملکت اسلامیہ کو ان کے سپرد کیوں فرمایا؟

اعتراض نمبر۸۴۷:۔اگر انکار ہے تو حسب ذیل عبارت کا جواب دیجئے۔

## لَمَّا صَالَحُ الۡحَسَنُ ابن عَلّیِ ابۡنِ اَبِیۡ طَالِب ابۡنُ سُفۡیَانَ دَخلَ عَلَیۡهِ النَّاسُ فَلاَمَهُ بَعۡضُهُمۡ عَلٰی بَیۡعَتِهٖ فَقَالَ وَ یَحۡكُمۡ مَا تَدۡ رُوۡنَ مَا عَمَلَتُ خَیۡرُ لِّیۡشِیۡعَتِیۡ مِمَّا طَلَعَتۡ عَلَیۡهِ الشّمس

## (احتجاج طبرسی ص ۱۲۳)

جب سیدنا حسنؓ نے سیدنا معاویہؓ سے صلح کی لوگ ان کے پاس آئے۔اور بعض نے ان کو بیعت معاویہؓ پر ملامت کی۔تو آنے فرمایا تم مجھ پر سخت افسوس سے تمہیں خبر ہی نہیں جو کچھ میں نے کیا ہے!

اعتراض نمبر۸۴۸:۔اگر سیدنا حسن کی مصالحت اور اسلامی مملکت کی تفویض نیز بیعت بقول شم خلاف ونقل تو یا اس کی وجہ بیان کیجئے جو کی مستند الی السند الصحیح ہو اور کسی امام کے قول سے ثابت ہو اور یا امام معصوم کی تغلیظ وتکذیب کر کے اپنے مسلک کو خیر باکہہ دیجئے۔

اعتراض نمبر۸۴۹:۔اگر شہادت حسینؓ کے سلسلے میں آپ کا یہ کہنا بجائے کہ اگر یزید تخت پر نہ بیٹھا تو شہادت حسینؓ حضرت معاویہؓ کو مملکت اسلامیہ سپرد نہ کرتے تو یہ نہ ہوتا۔اگر حضرت علیؓ حضرت حسنؓ کو تفویض نہ فرماتے تو حضرت حسنؓ سپرد نہ کرتے ایجابی اور سلبی میں جو بھی اختیار کیا جائے اسے مدلل اور مبرہن بیان کیا جائے۔

اعتراض نمبر۸۵۰:۔احتجاج طبرسی ص ۱۲۳ میں ہے۔

عَنۡ زَیۡد بِنۡ وَ هَبَ الۡجَهَنّیِ قَالَ لَمَّا طَعِنَ الۡحَسۡنُ بِا لۡمَدَ ائِنۡ اَتَیۡتُهٗ وَ هُوَ مَتوَجِعُ فَقُلۡتُ مَا تَرٰی یَا اِبۡنَ فَاِنَّ النَّاسَ مُتَحَیّرُوۡنَ فقال اَرٰی وَ اللهِ اِنَّ مُعَاوِیَۃَ خَیۡرُ لِّیُ مِنۡ هُوَ الآءِ یَزۡ عُمُوۡنَ اَنَّهُمۡ لِیُ شِیۡعَۃٌ

زید بن وہاب جہنی سے روایت ہے فرمایا کہ جب حضرت حسنؓ کو مدائن میں نیزہ مارا گیا تو میں آپ کے پاس ایسے واقف میں آیا کہ آپ دردرسیدہ تھے میں نے عرض کیا اے بیٹے رسولؐ کے لوگ حیران ہیں جو کہ آپ نے کیا ہے خدا کی قسم بلاشبہ حضرت معاویہؓ میرے لئے ان لوگوں سے بہتر ہے جو کہ میرے شیعہ ہونے کا دعوٰے کرتے ہیں فرمایئے روایت آپ کے نزدیک قابل قبول ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر۸۵۱:۔اگر قابل نہیں تو عدم قبولیت پر دلائل پیش کیجئے۔

اعتراض نمبر۸۵۲:۔اَمَّا لِوُ جُوۡدِ الۡاِ جۡمَا عِ عَلَیۡهِ اَوۡمُوۡ فِقَتِهٖ لِمَا دَلَّتِ الۡعَقُوۡلُ اِلَیۡه اَوۡلاِ شۡتِهَارِهٖ فِی السِّیَرۡ

یعنی صاحب احتجاج نے یہ تصریح کی ہے کہ میں نے اس کتاب میں وہ روایتیں پیش کیں ہیں جن پر اجماع معہ عقول واذہان کے موافق ہیں اور یا کتب سیر میں مشہور ہیں۔

اعتراض نمبر۸۵۳:۔اوراگر قابل قبول ہے تو فرمایئے سیدنا حسنؓ کو نیزے مارے والے کون تھے؟ ان کی نشاندہی کیجئے۔

اعتراض نمبر۸۵۴:۔زید بن وہب کا کیا مذہب تھا اور بطیع پرسی کرنے کے لئے فی الواقع آیا تھا۔یا ملمع سازی کے طور پر؟

اعتراض نمبر۸۵۵:۔فرمایئے وہ حیران ہونے والے کون لوگ تھے۔

اعتراض نمبر۸۵۶:۔سیدنا حسنؓ نے جواب میں سیدنا معاویہؓ کے ساتھ مصالحت اور بیعت کی تحسین تقیہ کی یا اظہار حقیقت کے طور پر کی تو آپ اپنی رائے سے مطلع فرمایئے اور نیز یہ بھی فرمایئے کہ تم لوگوں کو عظمت سیدنا معاویہؓ سے انکار کیوں ہے۔

اعتراض نمبر۸۵۸:۔اوراگر تقیۃً کی تو آپ کی قسم کس مقصد پر محمول ہے؟

اعتراض نمبر۸۵۹:۔جب مملکت اسلامیہ نیز ممبر اور مصلے بھی حضرت حسنؓ نے حضرت معاویہ کے پیچھے ادا کیں یا کرتے رہے نزدشما وہ نمازیں صحیح رہیں یا ناجائز؟

اعتراض نمبر۸۶۰:۔اگر صحیح رہیں تو کیوں اور کیسے؟

اعتراض نمبر۸۶۱:۔اگر ناجائز رہیں تو ان کا سبب کون ٹھرا؟ سوچ کر جواب مرحمت فرمائیں۔

اعتراض نمبر۸۶۲:۔امارت معاویہؓ کے دور میں جو فتوحات ہوئیں ان کو آپ کے نزدیک اسلامی فتوحات سے تعبیر کرنا جائز ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر۸۶۳:۔اگر جائز ہے تو فساد نہ رہا۔

اعتراض نمبر۸۶۴:۔اگر اسلامی فتوحات سے تعبیر کرنا جائز ہے تو معصومیت امام صاحب مقام کے متعلق اظہار خیال فرمایئے؟

# عقیدہ تحریف قرآن پر نظر ثانی کرنے کی دعوت

اعتراض نمبر۸۶۵:۔ کیا یہ سچ ہے کہ مذہب کا ثبوت قرآن و حدیث سے ہوتا ہے ۔اور دلائل میں سے سب پہلا درجہ قرآن مجید کا ہے۔اور اگر قرآن مجید پر ایمان نہ ہوتو انسان ایماندار اکہلانے کا حق دار نہیں رہتا۔

اعتراض نمبر۸۶۶:۔ اگر جواب اثبات میں ہےتو فرمایئے جولوگ تحریف قرآن کے قائل ہیں وہ آپ کے نزدیک مسلمان ہیں یا نہ؟

اعتراض نمبر۸۶۷:۔ اگر مسلمان ہیں تو کیوں؟ مدلل جواب درکار ہے؟

اعتراض نمبر۸۶۸:۔ اروا گر مسلمان نہیں تو آپ کی معتبر کتابوں میں ایسی روائتیں موجود کیوں ہیں؟

اعتراض نمبر۸۶۹:۔ تفسیر صافی مصنفہ اخوند فیض کے ص۱۰ میں ہے کہ حضرت علیؓ نے صحابہ کرام کے سامنے ترتیب تر ولی ولا قرآن پیش کیا تو لوگوں نے قبول نہ کیا تو آپ نے فرمایا۔

**اَمَاوَ اللّٰہِ مَا تَرَوْنَہٗ بَعْدَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا اَبَداً ؕ**

خدا کی قسم اس کو قیامت تک آج کے بعد ہمیشہ تک تم نہ دیکھو گے۔پس جس پر آپ کا ایمان ہے وہ دنیا میں ناپید ہو گیا۔اور جو موجود ہے اس پر ایمان نہیں، جواب اس پر ایمان نہیں جواب مطلوب ہے۔

اعتراض نمبر۸۷۰:۔ امام محمد باقر کا فرمان ہے(معاذ اللہ)

**وَفِیْ تَفْسِیرِ الْعَیَاشِیْ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرْ قَالَ لَوْ لَا اَنَّہٗ زِیْدَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ وَنُقِصَ مَا خَفِیَ حَقَّنَا ؕ(تفسیر صافی)**

تفسیر عیاشی میں ہے امام محمد باقر نے فرمایا اگر قرآن مجید میں کمی و بیشی نہ کی جاتی تو عقل والوں پر ہمارا حق مخفی نہ رہتا۔۔!

اعتراض نمبر۸۷۱:۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوا کہ آپ لوگوں کے نزیک موجودہ قرآن مجید میں مشکوک ہے کیوں کہ یہ کمی بیشی سے پاک نہیں ہے؟

اسی تفسیر صافی ص۱۰ میں ہے امام صاحب نے فرمایا۔

اِنَّ الْقُرْاٰنَ قَدْ طُرِحَ مِنْہُ اٰیٌ کَثِیْرَۃٌ ؕ

بلاشبہ قرآن مجید سے بہت سی آیتیں گراہ دی گئیں ہیں۔

جب آپ لوگ نقص قرآن کے قائل ہوئے تو آپ کا ایمان موجودہ قرآن پر کیسے رہا۔

اعتراض نمبر۸۷۲:۔ تفسیر صافی ص۱۰ میں ہے۔

## اِنَّ فِیۡ الۡقُرۡاٰنِ مَا مَضٰی وَمَا یَحۡدِثُ وَ مَا ھُوَ کَا ئِنُ کَا نَتُ فِیۡہِ اَسۡمَأُ الرِّجَالِ فَاُلۡقِیَتُ ؕ

بلا شبہ قرآن میں ہے جو کچھ گذر چکا اور جو کچھ پیدا ہوا۔اور پیدا ہونے والا ہے اور اسی قرآن میں لوگوں کے نام تھے پس ان لوگوں کے نام تھے پس ان کو گرادیا گیا۔ جب آپ کے مسلک میں موجودہ قرآن ناقص ٹھہرا کیونکہ اس میں لوگوں کے نام نہیں تو کیا اس کے باوجود آپ کا ایمان موجودہ قرآن کے ساتھ وابستہ رہا۔کیا آپ لوگ سلیت قرآن کے منکر ٹھہرے؟

اعتراض نمبر۸۷۳:۔سیر صافی ص۱۰میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ سے کہا کہ کیا اصلی قرآن کے ظہور کا وقت بھی معلوم ہے۔

حضرت علی نے فرمایا۔

## نَعَمۡ اِذَا قَا مَ الۡقَائِمُ مِنۡ وُلۡدِیۡ یُظۡھِرَہٗ (تفسیر صافی ص ۱۰ سطر ۳۳)

ہاں جب میری اولاد میں سے امام مہدی اٹھیں گے تو اس قرآن کو ظاہر کریں گے۔معلوم ہوا کہ حضرت مہدی والا قرآن اور ہے اور موجودہ قرآن اور ہے۔پس جس پر تمہارا ایمان ہے وہ موجود نہیں اور جو موجود ہے اس پر آپ حضرات کا ایمان نہیں تفصیلی جواب عنایت فرمائیں۔

اعتراض نمبر۸۷۴:۔الصافی ص۱۱میں ہے۔

## اِنَّھُمۡ اَثۡبِتُوۡافِے الۡکِتَابِ مَالَمۡ یَقُلۡہُ اللہُ لِیَلۡبِسُوۡ عَلَے الۡخَلِیۡقَۃَ ؕ

انہوں نے قرآن مجید میں وہ باتیں ثابت کر دیں جو کہ خدا تعالے نے نہیں کہی تھیں تا کہ مخلوقات پر کلام الٰہی کو رلا ملا دیں۔پس جب موجودہ قرآن کلام خالق اور کلام مخلوق کا مجموعہ ہوا تو اس پر آپ کا ایمان کیسے رہا؟

اعتراض نمبر۸۷۵:۔الصافی ص۱۱میں ہے۔

## اَثۡبَتُوۡ مِنۡ تِلۡقَا ئِھِم فِی الۡکِتَابِ بِمَا فِی ذٰلِکَ مِنۡ ھَوِیَۃَ اَھۡلِ التَّعۡطِیۡلِ وَ الۡکُفۡرِ وَالۡمِلَلِ الۡمُنۡحَرِ نَۃَ عَنۡ قبلتنا ؕ

انہوں نے اپنی طرف سے قرآن میں اسی عبارتیں داخل کر دیں جن سے مطلعہ اور کافروں اور قبلے سے منحرف شدہ لوگوں کو تقویت ہوتی ہے۔

تو کیا واقعی ایسی عبارتیں قرآن مجید میں موجود ہیں جن سے کفر کو تقویت پہنچتی ہے اگر آپ کا عقیدہ یہی ہے تو پھر آپ کو منکر قرآن کیوں نہ کہا جائے

اعتراض نمبر۸۷۶:۔ **ثم دفعهم الا ضطرار بورود المسائل عَلَيْهِمْ عَمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ تَا وِيْلَه اِلٰى جَمْعِهٖ و تاليفه و تضمينه من تلقا ئهم ما يقيمون به دعائم كفر هم فصرح منا دليهم من كان عنده شى من القران فليا تنا به و وكلو اتا ليفه و لطمه الٰى بعض من وافقهم الٰى معاد اة اولياء اللّٰهفالفه علٰے اختيار هم و تركو منه ما قد روا و زادو فيه ما ظهرتنا كره وتنا فره الذى بدء فى الكتاب من الا زر ء على النبى فرية المدحدين(تفسير صافى ص ١١ )**

اس کے بعد جب ان سے ایسے مسائل پوچھے گئے جن کی تاویل نہ جانتے تھے۔ تو قرآن کے جمع کرنے تالیف کرنے اور اپنی طرف سے اس میں ایسے کلمات ملانے پر مجبور ہو گئے جن سے انہوں نے اپنے کفر کے ستون کھڑے کئے پس ان کے منادی نے آواز دی جس کے پاس قرآن سے کچھ تو ہمارے پاس لے آئے اور قرآن کا ماننا انہوں نے ایسوں کے سپرد کیا جو ان کے اولیاء اللہ کی دشمنی میں موافق تھے۔ پس انہوں نے اپنے اختیار پر قرآن کی تالیف کی اور جس قدر ان کو ہوئی اور ایسی چیزیں زائد کر دیں جن کا تنا اور تنافر ظاہر تھا اور جو کچھ قرآن میں سے ہے حضور کی بے عزتی ظاہر ہوتی ہے یہ ملحدین کا افتراء ہے۔۔۔۔

فرمائیے یہ روایت تفسیر صافی میں موجود ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر۸۷۷:۔ اگر نہیں ہے تو خلاف واقع ہے اور اگر موجود ہے تو آپ کے نزدیک یہ روایت صحیح ہے یا غلط؟

اعتراض نمبر۸۷۸:۔ اگر غلط ہے تو وجہ تغلیط بیان کیجئے اور ائمہ کے اقوال سے اس کی تردید نقل کیجئے۔

اعتراض نمبر۸۷۹:۔ اور اگر صحیح ہے تو فرمائیے کیا آپ کے نزدیک موجودہ قرآن پاک کلام الٰہی کا مجموعہ نہیں بلکہ لوگوں کے من گھڑت افسانوں کا مرقع نہیں ہے۔ (العیاذ باللہ)

اعتراض نمبر۸۸۰:۔ جب آپ نے تصریح کر دی کہ اس قرآن میں ایسی روائتیں بھی موجود ہیں جن سے کفر کے ستون کھڑے ہوتے ہیں تو بتائیے آپ کا ان پر ایمان کیسے رہا۔

اعتراض نمبر۸۸۱:۔ بقول شماء کیا اس قرآن کے جمع کرنے والے اولیاء اللہ کے دشمن تھے اگر ایسے تھا یقیناً انہوں نے قرآن میں تصرف کیا ہوگا (معاذ اللہ)

اعتراض نمبر۸۸۲:۔ مذکورہ بالا عبارت سے پتا چلتا ہے کہ صحابہ کرام کا جتنا بس چل سکتا تھا اتنا کم کر دیا فرمائیے ایسے عقیدہ رکھنے والے پر آپ کا کیا فتوی ہے۔

اعتراض نمبر۸۸۳:۔ کیا موجودہ قرآن آپ کے نزدیک غیر فصیح نہ ہوا جب کہ کلام اللہ کی بہت سی آیتیں آپ کے نزدیک متنا کر الحروف اور

متنافرالحروف ٹھہریں۔۔۔!

اعتراض نمبر۸۸۴:۔ براہ کرم ان آیات کی نشاندہی کیجیئے جن کوصحابہ کرام نے قرآن میں اپنی طرف سے داخل کیا ہے۔

اعتراض نمبر۸۸۵:۔ مذکورہ بالاعبارت کے مطابق وہ کون سی آیتیں ہیں جن میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی ہے۔

اعتراض نمبر۸۸۶:۔تفسیر صافی میں ہے کہ

ان دوآیتوں کے درمیان تیسرے حصے قرآن سے زیادہ گرادیا گیا ہے۔کیااس روایت کے پیش نظرموجودہ قرآن ناقص اورانقص نہ ٹھہراایسے عقیدہ والے پرآپ کا کیافتوی ہے؟

اعتراض نمبر۸۸۷:۔تفسیر صافی ص۱۲میں ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں

**ولو شرحت لک کل ما استقط و حرف و بدل مما یجری هذا لمجری لطال فطهر ما تخطره التقیة اظهاره ؐ**

مجھےتقیہ مانع ہے ورنہ میں بتادیتا کہ قرآن مجید جوکچھ قرآن سے ساقط کیا گیا ہےاورتحریف وتبدیل کی گئی ہے۔

ذرابرابربھی خفاءنہ رہااس مسئلے میں کہ آپ حضرات تقیہ کی وجہ سے اپنے مسلک تحریف سےہمیں آگاہ نہیں فرماتے ورنہ آپ قرآنی آیات کے اسقاط کے قائل بھی ہیں تحریف کے بھی اورتبدیل کے بھی۔پس ایک آیت کے قائم مقام جب دوسری عبارت رکھ دی گئی تو قرآن پر اعتبارنہ رہا۔صحیح جواب عنایت فرمائیے۔

**اعتراض نمبر۸۸۸:. تیفسیر صافی میں ص ۱۲ پر ھے .**

**المستفاد من مجموع هذا الخبار و غیر هامن الروایات من طریق اهل البیت ان القرآن الذی بین اظهرنا لیس بتما مه کام انزل علٰی محمد بل منه ما هو خلاف ما انزل ا لله و منه ما هو خلاف ما انزل اللهو منه ما هو مغیر محرف و انه قد حذف عنه اشیاء کثیرة ؐ**

ان حدیثوں اوران کے علاوہ اہلبیت کی روایات سے جوکچھ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ قرآن پوراوہی نہیں ہے جوکہ حضرت کریم پرنازل ہوا تھا۔

بلکہ بعض تواصلی نازل شدہ قرآن کے خلاف ہے۔اوربعض مغیرےاوراس سے بہت سی چیزیں حذف کردی گئی ہیں۔۔۔!

کیااس سے یہ ثابت نہ ہوا کہ موجودہ قرآن محرف بھی ہے مبدل بھی ہےاورکلام الٰہی کے خلاف ہے کیااب بھی ایسے اعتقادرکھنے والے کے متعلق ہم ایمان بالقرآن کادعوٰی کرسکتے ہیں۔

اعتراض نمبر۸۸۹:۔ جب اس میں تصریح کردی گئی ہے کہ اہل بیت کی روایات سےقرآنی تحریف مستفادہوتی ہے پس محبت اہل بیت کے مدعیان کیااس کاانکارکرسکتے ہیں؟

اعتراض نمبر۸۹۰:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ اس پوری عبارت نقل کر کے صاحب تفسیر نے اس کی تردید کردی ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ
۔

## ان مَحتُ ھٰذَا الاخبار فَلَعَلَّ التّغِیرُ اِنَّمَا وَ قَعَ فِیمَا الاَاخَلَ با لَمَقُصُود کَثِیراً ؕ

اگر حدیثیں صحیح ثابت ہو جائیں تو تغیر واقعی ہوئی ہے تو اس میں سے جن سے مقصود میں زیادہ خلل واقع نہ ہو۔۔۔!
فرمایئے اس عبارت صاحب تفسیر نے تعبیر کا انکار کیا ہے یا اقرار۔
اعراض نمبر۸۹۱:۔صاحب تفسیر صافی کا عذر کب مسموع ہوسکتا ہے جب کہ ملاباقر مجلسی نے مرۃ العقول شرح الفروع الاوصول ص۱۷۱ج۱) میں تصریح کردی ہے۔

## وَ الْاَخْبَارُ مِنْ طَرِیْق الَخا صَةِ وَالْعَامَةِ فِی النُقُصِ وَالتَّغیرِ مُتُواتِرَة ؕ

قرآن مجید کے نقص اور تغیر کے سلسلے میں حدیثیں متواتر ہیں۔فرمایئے کیسی طبیعت ہے آپ کی؟۔
اعتراض نمبر۸۹۲:۔فرمایئے کیا فصل الخطاب میں تصریح نہیں کی گئی۔

## اَنَّ الاَصُحَابَ قَدْ اَطْبِقُوْ اعلٰے صِحَّةِ الاخبارِ الْمُسْتَفِیْضَةِ ؕ

بلاشبہ علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ تحریف قرآن کے سلسلے میں حدیثیں صحیح ہیں اور کثیر ہیں۔
اعتراض نمبر۸۹۳:۔کیا مرۃ العقول میں یہ عبارت موجود نہیں ہے ہے؟۔

## وَلَایَخُفٰی اَنَّ ھٰذَاالْخبُرُوْ کَثِیْرَةُ مِنَ الْاَخُبَارِ الصَّحُیحَةِ دَالَة عَلٰیَ التَغِیرِ !

مخفی نہ رہے یہ بات کہ یہ حدیث اور بہت سی صحیح حدیثیں بتاتی ہیں کہ قرآن میں تبدیل وتغیر واقع ہو چکا ہے!
اعتراض نمبر۸۹۴:۔کیا مرۃ العقول ص۱۷۱ میں یہ تصریح نہیں ہے کہ۔

ذَهَبَ الْكَلِيْنِیْ و الَشَیْخُ الْمَفِیْدُ وُ جماعَةُ اِلیٰ اَنَّ جَمِیْعَ الْقُرْآنِ عِنْدَ الائمة.

محمد بن یعقوب کلینی مصنف اصول کافی اور شیخ مفید اور شیعوں کی بڑی جماعت اس طرف ہے کہ پورا قرآن اماموں کے پاس ہے۔اب جو قرآن غیر آئمہ کے پاس ہے وہ ناقص ثابت ہوا ہے یا نہ اور جو قرآن آئمہ کے پاس تھا اسے انہوں نے چھپایا یا نہ؟

اعتراض نمبر۸۹۵:۔کیا مرٔۃ العقول ص ۱۷۱ میں فیصلے کے طور پر اس مسئلے کو بیان نہیں کیا گیا۔

وَالْعَقْلُ یَحْکُمُ باَ نَّهُ اِذَا کَانَ مُتَفرِقاً مُنْتَشَمْ عِنْدَالنَّاسِ الخ ؐ

عقل حکم کرتا ہے کہ جب قرآن لوگوں کے پاس متفرق اور منتشر تھا الخ کہ صحیح عقل کا یہ فیصلہ ہے کہ جب قرآنی آیات منتشر ہوں متفرق ہوں ۔غیر معصوم لوگوں کے پاس ہو جمع کرنے والے بھی غیر معصوم تو لامحالہ غلطی کا وقوع یقینی ہے۔

اعتراض نمبر۸۹۶:۔ ملا باقر مجلسی اصفہانی گیارہویں صدی کے مجہتد کے اس فیصلے سے آپ کو اتفاق ہے یا اختلاف اگر اتفاق ہے تو فہو المقصو داور اگر اختلاف ہے تو وجوہ اختلاف پر روشنی ڈالیئے؟

اعتراض نمبر۸۹۷:۔تفسیر صافی ص ۱۲ میں مشائخ اہل تشیع کا قول ملاحظہ فرما کر تائید فرمایئے یا اظہار برائت؟۔

اَمَّااِعْتَقاد مَشَائِخْنَا فِیْ ذَالِکَ فَا الظَّاهِرُ مِنْ ثِقَةِ الْاِ سْلَامِ مُحَمَّدً بِنِ یَعْقُوْبَ الْکَلِیْنُیْ طَابَ ثَرَاهُ اَنَّهُ کَانَ یَعْتَقِدُ التَحْرِیْفَ وَ النُّقْصَانَ ...!

ہمارے مشائخ کا عقیدہ تحریف قرآن کے سلسلے میں ظاہرہ ثقۃ الا اسلام محمد بن کلینی سے یہ ہے کہ وہ تحریف ونقصان قرآن کا عقیدہ رکھتا ہے۔

اعتراض نمبر۸۹۸:۔ یہ تسلیم کرنے کا باوجود کہ وہ تحریف کا قابل ہے جب آپ نے محمد بن یعقوب کو مشائخ میں سے تسلیم کرلیا۔نیز ثقۃ الا اسلام بھی کہہ دیا تو ہم حق بجانب نہیں کہ ہم آپ کو بھی اسی قائلین تحریف کی قطار میں شمار کرلیں۔

اعتراض نمبر۸۹۹:۔اگر آپ یہ مکر کریں کہ تفسیر صافی کے ص ۱۲ سطر ۲۵ میں مندرجہ ذیل ہے۔

اَنَّ الْقُرْاٰنَ علٰے عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہ صلّٰی اللّٰہ عَلَیْهِ وَ سَلَّمْ کَانَ مَجْمُوْعًامُوْ لَفًا عَلٰی مَا هُوَا لأن .

بلاشبہ قرآن حضور علیہ اسلام کے زمانہ میں مجموعہ مؤلف اسی طرح تھا جیسا کہ آج ہے۔تو شطر۳۲ پر نظر ڈال کر بتایئے کہ کیا اس میں آپ کی نظریے کی نقاب کشائی نہیں کی گئی۔

**اماَّ کَوْنُہٗ مَجْمُوْعًا فِی عَھْدِ النّبِی عَلٰے مَاھُوَ عَلَیْہِ اِلاٰن فَلَمْ یثبت .**

بہرحال قرآن کا حضور علیہ اسلام کے زمانہ میں جمع ہونا جیسا کہ آج ہے یہ ثابت نہیں ہے۔

اعتراض نمبر۹۰۰:۔صاحب تفسیر صافی ص۱۲ میں تصریح کی ہے۔

**وَقَدْحُذِفَ عَنْہُ اَشْیَاءُ کَثِیْرَہ مِنَ الْمَواضِعِ وَ مِنْھَا لَفْظُ اٰل مُحَمَّدً غیر مَرَّۃٍ وَ مِنْھَا اَلْفَاظُ المنٰفِقِیْنَ فِےْ مَوَاضِعِھَا وَ غَیْرَ ذَالِکَ ؕ**

بے شک قرآن سے بہت سی چیزیں حذف کی گئی ہیں حضرت علیؓ کا نام بہت سے مقامات سے اسی الفاظ آل محمد بہت مرتبہ اور بعض منافقین کے نام تھے۔وہ بھی گرادئے گئے

اعتراض نمبر۹۰۱:۔قرآن مجید کی موجودہ ترتیب آپ کے نزدیک قابل قبول ہے یا نہ!

اعتراض نمبر۹۰۲:۔اگر قابل قبول نہیں تو کیا آپ کی ترتیب یا سورتوں کی یعنی ایسی ترتیب جس کے اثبات پر حرف آتا ہو اگر قابل قبول ہے تو ذیل کی عبارت کا کیا جواب ہے؟

**لَیْسَ ھُوَ عَلٰے الترتِیْبِ الْمَرْضٰی عِنْدَ اللہِ وَعِنْدَ رَسُوْلِہٖ (تفسیر صافی )**

قرآن کی ترتیب خدا کی رضا کے مطابق نہیں ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے موافق ہے!

اعتراض نمبر۹۰۳:۔اگر آپ قائل تحریف نہیں ہیں تو ذیل کی عبارت کا جواب دیجئے جب کہ خیر ائمۃٍ موجودہ قرآن میں نہیں ہے۔

**وَامَّامَا کَانَ خِلَافَ مَا اَنْزَلَ اللہُ فَھُوَ قَولہٗ تَعَالٰی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃً اُخْرِجَتْ لِلنَّاسَ فَقَالَ اَبُوْ عَبْدُاللہ لِقَارِیٔ ھٰذِا الاٰیۃ خَیْرَ اُمَّۃٍ یَقْتَلُوْنَ اَمِیْر الموٴمنین وَ اَلْحُسَیْنَ بْن عَلٰے فَقِیْلَ لَہٗ**

## كَيُفَ نزلَتُ يابن رَسُوُل الله فَقَالَ اِنَّما نزلت خَيُر ائمةٍ اُخُرِجَتُ لِلنَّاس )٥

بہرحال جوقوم کلام الٰہی کے خلاف ہے وہ کنتم خیر امۃ ہے الٰی قولہ راوی نے عرض کیا اے بیٹے رسول اللہ! کیسے نازل ہوئی۔فرمایا خیر ائمہ اخر جت للناس نازل ہوئی۔

اعتراض نمبر۹۰۴:۔اگرآپ تحریف کا عقیدہ نہیں رکھتے تو ذیل کی عبارت کا جواب دیجئے جب کہ من المتقین موجودہ قرآن میں نہیں ہے۔

## فقیل له ابن رسول الله کیف نزلت فقال اِنَّمَا نَزَلَتُ وَاجُعَل لَنَا مِنَ المُتقِّیُنَ اِمَامًا٥

پس کہا گیا اے ابن رسول کیسے نازل ہوئی ہے فرمایا واجعل لنا من المتقین اماما نازل ہوئی!

اعتراض نمبری ۹۰۵:۔ذیل کی عبارت کا مطلب کا ضرور سمجھایئے اگر آپ خدانخواستہ قابل تحریف نہیں ہیں جب کہ موجودہ قرآن میں منُ خَلُفِهٖ رَقِیُبٌ کا لفظ نہیں ہے۔

## فَقَالَ اِنَّمَا اَنُزَلَتُ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنُ خِلُفِهٖ وَ رَقِیت مِنُ بَیُنَ یَدَیُهِ یَحُفَظُوُنَهٗ بِاَ مُرِ اللهِ (تفسیر صافی ص ۱۲ )

فرمایا آیت یوں نازل ہوئی ہے۔لہ معقیات من خلفہ ورقیت من بین یدیہ یحفظو نہ بامراللہ۔

اعتراض نمبر۹۰۶:۔تفسیر قمی ص۱۲۱میں ہے۔

## فَاِنُ تنَازَعُتُمُ فِیُ شَیُئٍ فَا رُجِعُوهُ اِلٰی اللهِ وَاِلٰی الرَّسُوُلَ وَ اِلٰی اُولِی الُاَمُرِ مِنُکُمُ ٥

فرمایئے آپ کا اس عبارت پر ایمان ہے یا قرآن کی اصلی آیت پر اگر موجودہ قرآن کی اصلی آیت پر ایمان ہے تو مہربانی فرما کر اس سے مطلع فرمایئے اور صاحب تفسیر قمی پر جناب کیا فتوے ہے جب کہ اس نے پوری آیت کو بدل ڈالا ہے۔

اعتراض نمبر۹۰۷:۔الصافی الشرح اصول کا مصنفہ ملا خلیل قزوینی ص۹۷ج۳،ترجمہ مقبول ص۸۵۲ج۳میں آیت کو یوں درج کیا گیا ہے
۔

# وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فِي وِلَايَةِ عَلِّي مِنَ بَعْدِهٖ فَقَدْ فازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ؕ

آپ کا اگر آیت کے ان الفاظ پر ایمان ہے تو تو موجودہ قرآن مجید کی آیت آپ کے نزدیک ناقص ٹھہری فرمایئے کیا جواب ہے؟

اعتراض نمبر۹۰۸:۔ترجمہ مقبول ص۴۰۴ کے حاشیہ پر والمؤمنون کی تردید کی گئی ہے المانون کو صحیح بتایا گیا ہے۔کیا اس طریقہ سے موجودہ قرآن مجید غلط نہ ٹھہرا،

اعتراض نمبر۹۰۹:۔الصافی ص۹۳ میں بِسمَا اشْتَرَوْ بِهٖ انفُسِهِمْ اَنْ يَكْفُرُوا کی جس تغلیظ کی گئی ہے آپ اس کے حق میں ہیں یا نہ اگر حق میں ہیں تو کیا آپ منکر قرآن نہ ٹھہرے۔

اعتراض نمبر۹۱۰:۔اور اگر اس کے حق میں نہیں ہیں تو ملا خلیل پر فتوے صادر فرمایئے۔۔۔۔۔دید بائد۔

اعتراض نمبر۹۱۱ الصافی ص۹۳ میں ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَيْدِنَا فِي عَلِيّ فرمایئے فی علی کی زیادتی آپ کے نزدیک آیت میں داخل ہے یا تفسیر میں۔

اعتراض نمبر۹۱۲:۔اگر آیت میں داخل ہے تو موجودہ قرآن ناقص رہا اور اگر آیت میں داخل نہیں تفسیری کلمہ ہے تو کسی امام کے قول مستند الے السند الصحیح سے ثابت کیجئے۔

اعتراض نمبر۹۱۳:۔حاشیہ ترجمہ مقبول ص۴۰۷ میں التائبون العابدون الحامدون کے قائم مقام التائبین العابدین لکھا گیا ہے آپ کی اس سلسلے میں کای رائے ہے۔موجودہ قرآن کا انکار ہے یا زائد کلمات کا تشریحی تفصیلی جواب درکار ہے۔

اعتراض نمبر۹۱۴:۔ترجمہ مقبول ص۵۷۹ کے حاشیہ میں **ولا یزید الظلمین ال محمد الاخسارً** لکھا گیا ہے۔آپ شیعی مسلک سے آگاہ فرمایئے۔

اعتراض نمبر۹۱۵:۔ترجمہ مقبول ص۴۱۲ کے حاشیہ میں ہے **لقد جائا رسول امن انفسا عزیز علیه ما عنتنا حریص علینا** حالانکہ موجودہ قرآن مجید میں یہ آیت اس طرح ہے **لقد جاء کم من انفسکم نه من انفسکم ما عنتم حریص علیکم** آپ آیۃً مذکورہ کے کن الفاظ کی تائید میں ہیں۔

اعتراض نمبر۹۱۵:۔تفسیر صافی ص۱۲ میں ہے **اما ما هو محذوف عنه فهو قوله لکن الله یشهد بما انزل الیک فی علی** اس سے صاحب کتاب نے ثابت کیا ہے کی فی علی کا لفظ صحابہ نے گرا دیا ہے اب یہ آیت کامل نہیں ہے جواب دیجئے؟۔

اعتراض نمبر۹۱۶:۔اسی طرح **یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فی علی** کے متعلق بھی تفسیر صافی ص۱۲ میں منقول ہے کہ فی علی کو اس آیت میں گرا دیا ہے۔

اعتراض نمبر۹۱۷:۔تفسیر صافی ص۱۲ میں **و سیعلم لاذین ظلموال محمد حقهم ای منقلب ینقلبون** لکھا ہے حالانکہ موجودہ قرآن میں ال محمد حقهم موجود نہیں ہے۔

اعتراض نمبر ۹۱۸:۔تفسیر صافی ص ۱۲ میں و سیعلم الذین ظلمو اٰل محمد حقھم ای منقلب ینقلبون لکھا ہے حالانکہ موجودہ قرآن میں اس زیادتی سے پاک ہے فرمایئے آپ کے نزدیک موجودہ قرآن ناقص رہا کہ نہ؟

اعتراض نمبر ۹۱۹:۔تفسیر صافی میں ص ۱۲ میں و تری الذین ظلمو اٰل محمد حقھم فی غمرات الموت مسطور ہے حالانکہ موجودہ قرآن میں اس زیادتی کا کہیں نام ونشان تک نہیں ہے۔

اعتراض نمبر ۹۲۰:۔اگر آپ یہ مکر کریں کہ ہم تحریف کے قائل نہیں، میں تو براہ کرم ذیل کی عبارت کا جواب دیجئے الاعمال میں امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ سورت ثواب الاحزاب سورۃ بقر سے زیادہ طویل تھی مگر چونکہ اس میں عرب کے مردوں اور عورتیں کی عموماً اور قریش کی خصوصاً بداعمالیاں ظاہر کی گئی تھیں۔اس لئے اسے کم کر دیا گیا۔اور اس میں تحریف کر دی گئی، ترجمہ مقبول ص ۸۵۳۔

اعتراض نمبر ۹۲۱:۔حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۸۴۰ میں ہے۔آیت ترجی من تشاء منھن الخ آیت یا ایھا النبی قل لا ازواجک الخ کے ساتھ مگر قرآن مجید جمع کرنے کے وقت پیچھے ڈال دی گئی۔

فرمایئے آپ اس تقدیم تاخیر فے القرآن کے قائل ہیں یا نہ اور اس کا کیا جواب ہے جب کہ یہ بروایت امام جعفر صادق نقل کیا گیا ہے۔

اعتراض نمبر ۹۲۲:۔حاشیہ ترجمہ ص ۱۰۵ میں ہے تفسیر قمی میں وارد ہے کہ آیت اس طرح تھی۔

اِن اللہ اصْطَفٰی اٰدَمَ نُوْحاً وَّاٰلَ اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ عِمْرَانَ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلٰی الْعٰلَمِیْنَ ۰

تو لوگوں نے اصل کتاب سے لفظ آل محمد کو گرا دیا تصدیق وتکذیب سے مطلع فرمایئے۔

اعتراض نمبر ۹۲۳:۔اور ایک روایت میں ہے کہ اصل آیت یوں تھی اٰل اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ بجائے لفظ محمدؐ کے عمران بنا دیا۔

اعتراض نمبر ۹۲۴:۔جب آپ کے نزدیک موجودہ قرآن محرف، مبدل، مغیر متنا کر الحروف متنا فرا الحروف مدخل فیہ محذوف الآیات محذوف الکلمات، محذوف السور ناقص قرار پایا اور اصلی قرآن پاک آپ حضرات کی نزدیک وہی ہے جو حضرت امام مہدی صاحب کے پاس غار سر من رای میں موجود ہے تو کیا آپ اس مسئلے پر روشنی ڈال سکتے ہیں کہ اس اصلی قرآن کا تعارف کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۹۲۵:۔کیا اس قرآن اور موجودہ قرآن میں عینیت ہے یا غیریت، اگر عینیت یہ تو چھپانے کا کیا مطلب وہ تو ظاہر ہو چکا ہے۔

اعتراض نمبر ۹۲۶:۔اور اگر غیرت ہے تو من کل الوجوہ یا من بعض الوجوہ۔

اعتراض نمبر ۹۲۷:۔اور اگر من کل ابوجوہ غیریت سے تو فرمایئے ایمہ کرام کا عمل زمانہ ماضی میں کس درجہ کا رہا۔مقبول یا غیر مقبول۔

اعتراض نمبر ۹۲۸:۔اور اگر مقبول رہا تو کیسے کیا غیر قرآن پر عمل بھی مستوجب جنت بن سکتا ہے؟۔

اعتراض نمبر ۹۲۹:۔اور اگر یہ مقبول رہا تو معصومیت کے بقا کا ابھی سے انتظام فرمالیجئے۔

اعتراض نمبر ۹۳۰:۔فرمایئے جس کا ذکر اصول کافی میں وارد ہے تو اس سے مراد قرآن کچھ اور۔؟

اعتراض نمبر ۹۳۱:۔اگر کچھ اور ہے تو اس کا ثبوت چاہیے اور اگر وعین قرآن ہے تو اس عبارت کا جواب مرحمت فرمایئے؟۔

**فيها كل حَلَالٍ وَ حَرَامٍ و كل شَيْئيٍ يَحْتَاجُ النَّاسُ اليه (اصول كافی ص ۱۱۵ ایرانی)**

اس میں سب حلال اور حرام ہے اور ہر وہ چیز ہے جس کی طرف لوگ محتاج ہوں۔ کیا یہی عبارت **ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین** کا ترجمہ نہیں۔۔۔؟

اعتراض نمبر ۹۳۲:۔ فرمایئے سیدہ فاطمہؓ وہ قرآن ستر گز کا ہے اگر قرار ہے تو فہوالمقصو داور اگر انکار ہے تو ذیل کی عبارت کا جواب عنایت فرمایئے۔

**ما الجامعة قال صحيفة طولها سبعون ذراعاً...**

کیا ہے جامعہ قرآن ہے جس کی لمبائی ستر گز ہے (اصول کافی ایرانی ص ۱۱۵)۔!

اعتراض نمبر ۹۳۳:۔ فرمایئے سیدہ فاطمہؓ کے مصحف پر آپ کا ایمان ہے یا نہ اگر نہیں ہے تو بلا دلیل ہے اور اگر اثبات میں ہے تو کیا یہ سچ ہے کہ مصحف فاطمہ میں موجود قرآن مجید کا ایک لفظ بھی نہیں تھا۔

اعتراض نمبر ۹۳۴:۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو فہوالمقصو داور اگر جواب نفی میں ہے تو ذیل کی عبارت کا جواب دیجئے۔!

**و ان عندنا لمصحف و ما يد ويهم ما مصحف فاطمه قال قلت وما مصحف فيه مثل قرانكم ثلاث موات والله ما فيه من قرانكم حرف واحد (۱۱۵ اصول كافی ایرانی)**

بلاشبہ ہمارے پاس سیدہ فاطمہؓ اوران کو کیا خبر مصحف فاطمہ کیا ہے مصحف سیدہ فاطمہ کا تمہارے قرآن سے گناہ زیادہ ہے خدا کی قسم اس میں تمہارے قرآن میں سے ایک حرف بھی نہیں ہے۔

اعتراض نمبر ۹۳۵:۔ جب آپ کہ قرآنکی حقیقت معلوم ہو چکی کہ اس میں موجودہ قران حروف ہجا میں سے ایک حرف بھی نہیں ہے تو براہ کرم آگاہ فرمایئے کہ آخر وہ کون سے حروف میں جن سے ان آیات کا ترکب ہے مصحف اونٹ کی ران جتنا موٹا ہے کیا آپ اس کی تشریح آسان لفظوں میں فرما سکتے ہیں جس سے قلب مطمئن ہو جائے۔

اعتراض نمبر ۹۳۷:۔ اگر آپ یہ مکر کریں کہ قرآن مجید میں **انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحفظون** وارد ہے معلوم ہوا کہ قرآن محفوظ ہے لہذا سب روایتیں مردود ہیں تو سوال یہ ہے کہ ملا خلیل قزدینی کی عبارت مندرجہ الصافی شرح اصول کافی ص ۷۶ سطر ۲ باب النوادر جزششم کا کیا جواب ہے جب اس نے کھلے لفظوں میں اعلان کر دیا ہے۔

" ایں آیت دلالت نمے کند بر محفوظ بودن جمیع قرآن" یہ آیت دلالت نہیں کرتی کہ جمیع قرآن محفوظ ہے کیونکہ اس کے نسخ پر اور راتیں نازل ہو چکی ہیں یا مراد ہے کہ صرف ایک نسخہ امام مہدی کے پاس محفوظ ہے۔

اعتراض نمبر ۹۳۸:۔ اگر یہ مکر کیا جائے کہ صاحب تفسیر صافی نے یہ تصریح کی ہے کہ **حافظون عن التحريف و التغييرو النقصان** تو سوال یہ ہے کہ کیا آپ نے مذکورہ بالا عبارتوں سے صاحب تفسیر صافی کا عقیدہ معلوم نہیں کر لیا کیا اب بھی اس کی تفسیری عبارت سے استدلال درست ہو سکتا ہے۔

اعتراض نمبر۹۳۹:۔جب ائمہ معصومین (عندکم) کا عقیدہ مطابق تصریحات مذکورہ اس تفسیر کے خلاف ہے تو پھر استدلال کیسا؟

اعتراض نمبر۹۴۰:۔کیا آپ کے مذہب میں امام کے قول پر کسی غیر امام کے قول کو ترجیح دی جا سکتی ہے اگر جواب ثبوت میں ہے تو دلائل پیش کیجئے ورنہ مکر واپس لیجئے۔

اعتراض نمبر۹۴۱:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ صفین میں حضرت علیؓ کا امیر معاویہؓ کے سامنے موجودہ قرآن پیش کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے اہل سنت والجماعت میں تسلیم نہ کرتے پس جب ایسا نہیں تو مکر قابل تسلیم نہ رہا۔

اعتراض نمبر۹۴۲:۔اور اگر یہ مکر کیا جائے کہ قرآن مجید اور بھی کہیں نہ ہو لیکن لوح محفوظ ہونے کے قائل ہیں تو سوال یہ ہے کہ پھر قرآن اور توریت، وانجیل میں کیا فرق رہا جبکہ وہ کتابیں بھی لوح محفوظ میں ہیں اگرچہ دنیاء میں محرف ہو چکی ہیں۔

اعتراض نمبر۹۴۳:۔کیا اسی نظریئے کے پیش نظر آپ **انا له لحافظون** کا مفہوم مسلم طور پر پیش کر سکتے ہیں۔

اعتراض نمبر۹۴۴:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ صحیفہ علویہ ص۲۰۳ میں قرآن مجید کے فضائل موجود ہیں کیا پھر بھی تحریف کے قابل ہونے کی ملامت ہم پر باقی ہے تو یہ سوال ہے کہ بحث فضیلت میں ہے یا ایمان بالقرآن میں پھر کیا آپ فضیلت کے باب میں موجود قرآن کی قید دکھا سکتے ہیں۔

اعتراض نمبر۹۴۵:۔اگر تحریف قرآن کو بقول شماء تسلیم کر لیا جائے کہ اہل سنت بھی تو نسخ کے قائل ہیں کیا وہ تحریف میں شمار نہیں ہوتا تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ نسخ اور تحریف کے درمیان مابہ الامتیاز لغوی اور اصطلاحی فرق بتایئے۔

اعتراض نمبر۹۴۷:۔کیا **ما تنسخ من اية** اور **يحرفون الكلم عن**
**مواضعه** میں پروردگار عالم نے یہ واضح نہیں کر دیا کہ نسخ فعل اللہ ہوتا ہے۔اور تحریف فعل العباد۔

اعتراض نمبر۹۴۸:۔اگر آپ مکر کریں کہ حضرت عثمانؓ نے قرآن پر نہ رہا تو سوال یہ ہے۔یہ کہاں لکھا ہے قرآن جلا دیئے تھے کیا بخاری شریف میں یہ عبارت موجود نہیں؟**امر ا ن يحرق بما سوالا من القران** ..!
کیا تفسیری نوٹوں کا جلا دینا بھی قابل عیب ہے۔

اعتراض نمبر۹۴۹:۔اگر کوئی شخص کہنہ مسجد کو گرا دے اور اس کے قائم مقام تعمیر کر دے تو کیا یہ بھی قابل اعتراض ہے۔

اعتراض نمبر۹۵۰:۔جس روایت میں خرق آیا ہے اگر سے تسلیم کر لیا جائے تو کیا بھی پھر بھی تحریف کا مفہوم باقی رہے گا۔

اعتراض نمبر۹۵۱:۔خرق بعد الغسل تو آپ کے نزدیک قابل عمل ہے پھر اعتراض کیسا؟

اعتراض نمبر۹۵۲:۔اگر تسلیم کر لیا جائے تو سوال یہ ہے کہ جس قرآن مجید کی اشاعت کی تھی وہی موجودہ قرآن تھا یا کوئی اور نہ اگر کوئی اور یھا تو ثابت کیجئے؟۔

اعتراض نمبر۹۵۳:۔اگر موجودہ قرآن تھا تو آپ کا یہ استدلال پیش کرنا تحریف کے قابل ہونے کے سلسلے میں غلط ٹھہرا کیوں کہ جس کا ایمان نہ ہو کیا وہ بھی اس پر عمل کر سکتا اور اس کی مذہبی طور پر اشاعت کر سکتا ہے۔

اعتراض نمبر۹۵۴:۔اگر یہ مکر کیا جائے کہ اہل سنت کے قرآن کی فلاں سورت کو بکری کھا گئی تھی تو سوال یہ ہے کہ اس سے آپ کا ایمان با لقرآن کیسے ثابت ہوا۔سورت کھا جائے بکری اور ثابت ہو آپ کا ایمان بالقرآن

اعتراض نمبر۹۵۵:۔قرآن کا مقام کاغذ کی سطح ہے یا مسلمانوں کا دل ہے؟ براہ کرم قرآنی آیات سے ثابت کیجئے۔

# عقیدہ توحید نیز عظمت رسالت اور مقام

# عترت اور عقیدہ رجعت پر نظر ثانی کرنے کی دعوت

اعتراض نمبر ۹۵۶:۔ جب قرآن مجید کے متعلق آپ حضرات کا عقیدہ واضح ہو چکا کہ اس میں تحریف بھی ہو چکی ہے اور تغیر و تبدیل بھی۔ تو ذرا توحید کے متعلق بھی ارشاد فرمایئے کہ تاریخ الائمہ معتبر شیعی کتاب میں سیدناؑ کے متعلق لکھا گیا ہے کہ علیؑ کا معجزہ اک اک ہے نادر علی کی ذات ہے ہر شبہ پہ قادر کیا

جناب اس سے اتفاق ہے یا نہ؟

اعتراض نمبر ۹۵۷:۔ اگر اتفاق ہے تو کیا آیت ان اللہ علی کل شئی قدیر اس امر پر دلالت نہیں کرتی کہ یہ صفت خدا تعالیٰ کے لئے خاص ہے اور جو شخص اس صفت میں کسی مخلوق کو شریک کرتا ہے وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے

اعتراض نمبر ۹۵۸:۔ اور اگر اتفاق نہیں ہے تو ایسے عقیدہ رکھنے والے جناب کا کیا فتوٰے ہے نیز یہ بھی فرمایئے کہ جب آپ سیدنا علی کے متعلق ہر شیئے پر قادر ہونے کے منکر ٹھہرے تو کیا قضائے حاجات میں ان کو امداد کے لئے غائبانہ پکارنے اور ان کے حاجت روا ہونے کے بھی منکر ہیں یا نہ تفصیلی طور پر آگاہی بخشیئے۔

اعتراض نمبر ۹۵۹:۔ قران و توحید کے بعد حضور علیہ اسلام سے متعلق اپنے عقیدے سے آگاہ فرمایئے۔ کہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا رتبہ ساری مخلوقات سے افضل نہیں۔

اعتراض نمبر ۹۶۰:۔ اور اگر کم ہوتا ہے تو مختصر بصائر الدرجات کی ذیل کی عبارت روایت کا کیا جواب ہے کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور علیہ اسلام رجعت کے زمانہ میں حضرت علی مرتضی سمیت حضرت مہدی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

**اَوَّلَ مَا یُبَا یعه محمد رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ عَلٰے صلوۃ اللّٰہ مختصر بصائر الدرجات ۲۱۳**

**مؤلفه شیخ الخلیل حسن بن سلیمان تلمید شیخ الشهید الاول مطبوعه نجف°**

حضرت مہدی کے ہاتھ پر پہلے بیعت کرنے والے محمد رسول اللہ ہوں گے اور حضرت علے کرم وجہہ ہوں گے!

اعتراض نمبر۹۶۲:۔جب مغضولیت حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کت متعلق آپ کا عقیدہ معلوم ہو چکا ہے تو کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت علی مرتضی حضرت مقداد حضرت سلمان حجرت ابوذر حضرت عمار بن یاسر کے علاوہ باقی تمام حضرت کو آپ لوگ معاذ اللہ

۱ مرتد سمجھتے ہیں بحوالہ احتجاج

۲ ابوبکرؓ وعمرؓ کو فرعون وہان سمجھتے ہیں بحوالہ حاشیہ مقبول۔

۳ عائشہ صدیقہؓ کے متعلق آپ کا عقیدہ ہے کہ زمانہ رجعت میں ان کی جان پر کوڑے لگیں گے بحوالہ حق الیقین۔

اعتراض نمبر۹۶۳:۔کیا یہ بھی سچ ہے کہ آپ کا یہ عقیدہ ہے حضرت ثلاثہ کے دور خلافت میں سیدنا علیؓ نے تقیہ پر عمل کیا اگر چہ قرآن معاذ اللہ بدلتا رہا۔کفر پھیلتا رہا۔اور حق والوں کو حق نہ دیا گیا۔

اعتراض نمبر۹۶۴:۔کیا اصول کافی ص میں یہ حدیث موجود ہے۔

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا تَقْیَۃَلَہٗ جو تقیہ نہ کرے اس کا ایمان نہیں رہتا۔

اعتراض نمبر۹۶۵:۔میدان کربلا میں امام العصر سیدنا حسینؓ کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے۔کہ آپ نے یزید نمبر ا ابن زیاد اور شمر اور ان کی افواج کے مقابلہ میں تقیہ پر عمل فرمایا نہ؟

اعتراض نمبر۹۶۶:۔اگر عمل فرمایا تو لڑائی کیوں ظہور میں آئی اور اگر عمل نہیں فرمایا تو کیوں؟

اعتراض نمبر۹۶۷:۔کیا اس لئے کہ یہ خلیفہ ان کے نزدیک ناحق تھا یا تقیہ ان پر فرض نہ تھا ہر دو جہتوں پر تفصیل دے روشنی ڈال کر ہمارے قلوب کو مطمئن فرمائیے۔

اعتراض نمبر۹۶۸:۔سیدنا حسنؓ کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے جبکہ انہوں نے حضرت معاویہؓ کو پوری مملکت اسلامیہ جس کو سیدنا معاویہؓ نے بامر اللہ ان کے سپرد فرمایا سپرد فرمایا۔

اعتراض نمبر۹۶۹:۔فرمائیے آپ کا اہل سنت اور الجماعۃ کا کلمہ ایک ہی ہے یا مختلف؟

اعتراض نمبر۹۷۰:۔فرمائیے آپ کا اور اہل سنت والجماعت کا درود ایک ہے یا مختلف؟

اعتراض نمبر۹۷۱:۔فرمائیے آپ کا اہل سنت کی صحاح ستہ سے اتفاق ہے یا اختلاف؟

اعتراض نمبر۹۷۲:۔اگر اتفاق ہے تو من کل الوجوہ یا من بعض الوجوہ۔

اعتراض نمبر۹۷۳:۔کیا یہ صحیح ہے کہ آپ حضرات اس مذہب سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے جس مذہب کی ترویج زمانہ حال میں بیت اللہ اور مدینۃ الرسول میں ہے۔

اعتراض نمبر۹۷۴:۔کیا آپ اپنی ذمہ داری پر یہ ثابت فرما سکتے ہیں کہ آپ اپنی مذہب اور اصول مذہب کا رواج فتح مکہ سے لے کر اس دور تک کیوں نہ ہو سکا؟

اعتراض نمبر۹۷۵:۔فرمائیے اس مذہب کو دیناء میں کس طرح پیش کیا جائے۔

نمبرا جا کا قرآن محرف۔ مغیر مبدل اور ناقص ہو

۲ جس کا نبی دوسرے کے ہاتھ پر بیعت کرے۔

۳ جس میں علی کل شئی قدیر خدا تعالےٰ کے بغیر کسی اور کو تسلیم کیا جائے۔

۴ جس کا صحیح خلیفہ تقیہ کر کے دین کو چھپا جائے۔

۵ جس کے باطل خلفاء معاذ اللہ اپنی من مانی کروائیاں کر کے دین کے فساد برپا کریں۔

۶ جس کے صحیح خلیفہ کا معصوم بیٹا مملکت اسلامیہ کو ایسے شخص کے سپرد کر دے جو اس کے باپ کا معاذ اللہ مخالف ہو اور بارہا ان کے ساتھ لڑ چکا ہو

۷ جس کا نہ کلمہ طیبہ پر اتفاق ہو، نہ درود نہ مذہب رائج فی الکعبہ پر۔

# بحث صبر ودفزع

اعتراض نمبر۹۷۶:۔ جولوگ جز فضاء کرتے ہیں آپ کے نزدیک صابرین کے گروہ میں داخل ہیں یا نہ اگر داخل ہیں تو دلائل سے واضح کیجئے ۔نیز والصبر صنده الجزع مندرجہ ذیل ص ۱۱۱ اصول کافی مطبوعہ ایران کا کیا جواب ہے جب کہ صاحب کتاب نے صبر کو جزع فزع کی ضد قرار دیا ہے۔

اعتراض نمبر۹۷۷:۔ اور اگر داخل نہیں تو بے صبر گروہ کی سزا کے متعلق تصریح فرمایئے۔

اعتراض نمبر۹۷۸:۔ اگر آپ جزع فضع کے قائل ہیں تو یقیناً صبر کے خلاف ہیں پس قرآن مجید کی اس آیت کا جواب عنایت فرمایئے ان الله مع الصابرین جب کہ خداتعالےٰ کی تائید وحمایت صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اعتراض نمبر۹۷۹:۔ کیا جزع فزع کرنے والے تارکین صبر آیت ذیل میں درج شدہ بشارت سے نہیں۔

**وَ الَبَشِّر الصَّابِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْھُمْ مُصِیْبَۃٌ قَا لُوْ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنا اِلَیْہِ رَاجعُوْنَ ؕ**

اورخوشخبری دیجئے ان صبر کرنے والوں کو جب کہ ان کو مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اعتراض نمبر۹۸۰:۔ قرآن مجید حضور علیہ اسلام کو حکم دیا گیا ہے۔ وَاَصْبِرُوْ کَمَا صَبَرَ صبر کیجئے جس طرح پیغمبروں نے صبر کیا تھا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تمام پیغمبروں کا دستور العمل صبر ہے اور جولوگ جزع وفزع کرتے ہیں وہ پیغمبروں کے دستور کے خلاف کرتے ہیں

اعتراض نمبر۹۸۱:۔ اصول کافی مطبوعہ ایران ص ۳۴۰ میں ہے۔

**اَلَّصَبْرُ مِن. اَلْاِیْمَانِ بِمَنْزِلَۃِ الرَّاسِ مِنَ الْجَسَدِ فَاِذَا ذَھَبَ الرَّاسُ ذَھَبَ الْجَسَدُ کَذَلِکَ اِذَذَھَبَ الصَّبْرُ ذَھَبَ الْاِیْمَانُ ؕ**

صبر ایمان سے بمنزلہ سر کے ہے جسم سے پس جب سر چلا جائے تو جسم نہیں رہتا اسی طرح جب صبر چلا گیا تو ایمان نہیں رہتا۔

براہ کرم جواب مرحمت فرمایئے۔

اعتراض نمبر۹۸۲:۔اصول ص ۳۴۱ مطبوعہ ایران میں ہے

**وَ مَنْ صَبَرَ عَلٰے المصیبه کَتَبَ اللّٰهُ لَهُ ثلثمائه دَرَجَةً مَا بَیْنَ الدَرَجتین اِلیٰ دَرَجَةً کَمَا بَیْنَ اسَّماءِ الی الارض ؕ**

حضرت زین العابدینؑ سے روایت ہے فرمایا صبر ایمان سے بمنزلہ سر سے ہے جسم سے اس کا ایمان نہ رہا جس کا عبر نہ رہا۔

اعتراض نمبر۹۸۳:۔جواب دیجئے کیا ترک صبر ترک ایمان کو مستلزم ہے یا نہ۔اگر ہے تو دعوٰی سلامتی ایمان کیسا اور اگر نہیں تو این العابدین کے فرمان کا مطلب بیان کیجئے۔

اعتراض نمبر۹۸۴:۔اصول کافی ص ۳۴۲ مطبوعہ ایران میں ہے۔

**صَبرَ عِندَ الْمُصِیْبَهِ حَسن جَمِیْل !**

صبر مصیبت کے وقت بہت بہتر ہے۔ان لوگوں کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے جو صبر ترک کر کے جزع فرع کو نہ صرف اپناتے ہیں بلکہ اتراتے ہیں!

اعتراض نمبر۹۸۵:۔اصول کافی ص ۳۴۲ مطبوعہ ایران میں ہے۔

## فَمَنْ صَبرَ عَلٰے الْمُصِیْبَهِ کَتَبَ اللّٰهُ ثَلَثَمَا ئَةٍ دَرْجَةً کَمَا بَیْنَ الدَرَجَتَیْنَ اِلٰی الدَّرَجَةِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ اِلٰی الْاَرْضِ ..!

پس جس نے مصیبت پر صبر کیا خدا کیا خدا تعالےٰ اس کے لئے تین سو درجے ہوں گے دو درجوں کے درمیان اتنا مساحت ہوگی کہ جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔

اعتراض نمبر۹۸۶:۔جب واقع ہوگیا کہ جزع فزع خلاف صبر ہے تو فرمایئے موجودہ طرز پر عزاداری حضور علیہ اسلام سے ثابت ہے یعنی کیا آنحضور نے سابقہ انبیاء کے سوگ اس قسم کا عمل فرمایا؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو دلائل سے نوازیئے۔

اعتراض نمبر۹۸۷:۔نیز حسب ذیل ارشاد نبوی کا بھی جواب ارشاد فرمایئے جبکہ بروایت حضرت صادق علیہ اسلام ارشاد ہے۔بحوالہ حیات القلوب ج ۲ ص ۵۳۸۔

حضرت فرمود کہ در مصیبت ہا طپانچہ بروی خود مزنید وروی خود را مخراشید وموی خود را مکنید وگریبان خود را چاک مکنید وجامۂ خود را سیاں مکنید وواویلا مکنید

فرمایا کہ مصیبتوں میں طمانچہ منہ پر نہ مارو اپنے منہ کو نہ نوچو اپنے بال کھسوٹو اپنے گریبان چاک نہ کرو۔اپنے کپڑے کالے نہ رنگو اور وہائے ہائے نہ کرو۔

اعتراض نمبر ۹۸۸:۔ جب حضور علیہ اسلام کی وفات ہوئی تو حضور علیہ اسلام نے فرمایا فرمود صبر مکنید یعنی میری وفات کے بعد جزع فزع نہ کرنا۔ یہ امر کیا اس پر دلالت نہیں کرتا تا کہ حضرتؐ نے جزع فزع سے منع فرمایا اور حکم کا حکم فرمایا۔

اعتراض نمبر ۹۸۹:۔ ترجمہ مقبول ص ۱۰۹۹ کے حاشیہ نمبر ۱ میں ہے کہ حضور علیہ اسلام نے فرمایا وہ یہ ہے کہ "تم اپنے رخساروں پر طمانچے نہ ماروا پنے منہ نہ نوچو اپنے بال نہ کھسوٹو، اپنے گریباں چاک نہ کروا پنے کپڑے کالے نہ رنگو اور ہائے وائے کر کے نہ روؤ"

پس یا تو اس فرمان کا جواب دیجئے اور یا ان افعال سے توبہ کیجئے۔

اعتراض نمبر ۹۹۰:۔ نہج البلاغہ ج ۳ ص ۱۸۵ مطبوعہ الستقامہ میں سیدنا حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کا قول ہے:۔

## ینزل الصبر علیٰ قدر المصیبة و من ضرب یده علیٰ فخدهٖ عند مصیبة حبط عمله

صبر مصیبت کے انداز پر ہوتی ہے جس نے اپنا ہاتھ ران پر مارا مصیبت کے وقت اُس کے عمل ضائع ہو گئے۔

جب پیٹنا حبط اعمال کا باعث ہے تو اس فعل سے اظہار برئت کیوں نہیں کرتے؟

اعتراض نمبر ۹۹۱:۔ شعث بن قیس کا بیٹا ہوا فوت ہوا سیدنا علی المرتضی نے ان کو تعزیت میں فرمایا۔

اِنْ صَبَرُتَ خَبری عَلَیْکَ الْقَدْرُ وَاَنْتَ مَاجُوُروَاِنْ جَزَعْتَ جَرَیٰ عَلَیْکَ الْقَدْرُ وَ اَنْتَ مَا زُوْرُ نهج البلاغه ص ۲۲۴.

اگر تو صبر کرے گا تقدیر اوپر جاری ہو چکی اور تو اجر دیا جائے گا اور اگر تو جزع فزع کرے گا۔ تقدیر تیرے اوپر جاری ہو چکی ہے۔ اور تو عذاب دیا جائیگا۔!

آپ حضرات کے نزدیک حضور علیہ اسلام کے بعد یقیناً علےٰ المرتضیٰؓ کا درجہ ہے۔ جب حضور اکرم ص اور سیدنا علے المرتضےؓ دونوں جزع فزع کے خلاف ہیں ت وآپ کا عمل ان کے احکام کے برعکس کی مصلحت اور کون سی نص پر مبنی ہے۔

اعتراض نمبر ۹۹۲:۔ من لا یحضرہ الفقیہ ص ۳۵۹ ج ۲ میں ہے!

مَنْ ضَرَبَ یَدَهُ عَلٰے فخُذِهٖ عِنْدَ مُصِیْبَةٍ حَبطَ عَمَلَهُ.

جس نے اپنے ہاتھ ران پر مصیبت کے وقت مارا، اس کے عمل برباد ہو گئے!

فرمایئے کیا جواب ہے۔

اعتراض نمبر ۹۹۳:۔ من لا یحضرہ الفقیہ ص ۸۱ ج میں ذیل کے الفاظ کے معنی بیان کیجئے؟

قَالَ اَمِیْر الْمُوْ مِنِیْنَ فِیْمَا علمَ اَصْحَابِہٖ لَا تَلْبِسُوْ السَّوادَ فِانّہٗ لِبَاسَ فِرْ عَوْنَ ْ

اعتراض نمبر۹۹۴:۔جب مدینہ ہسے سیدنا حسن بعزم کونہ تشریف لے جانے لگے تو یہ لفظ فرمایئے۔

نجدا سوگندم وہم کہ صبر پیش آوریدوست از جزع و بے تابی برارید جلاء العیون ص ۳۵۳ ْ

تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ صبر کرنا۔اور جزع فزع سے بے تابی ہاتھ کو اٹھالینا۔۔۔!

اعتراض نمبر۹۹۵:۔جلاء العیون ص ۳۸۷ کی اس عبارت کا کای جواب ہے

چوں من  از تیغ اہل جفا بعالم بقا رحلت نمایم گریبان چاک مکیند ورد مخراشید واویلا مگوئید۔

جب میں اہل جفاء کی تلوار سے شہید کیا جاؤں تو تم گریباں کو چاک نہ کرنا منہ نہ چھیلنا اور ہائے ہائے نہ کرنا۔

اعتراض نمبر۹۹۶:۔بہلیت کذائیہ طریقہ سوگواری جب جملہ انبیاء ورسل اور ائمہ کرام سے ثابت نہیں تو اس کا موجد آپ کی تحقیق میں کون ہے۔

اعتراض نمبر۹۹۷:۔سیدنا حسینؓ کا تعزیہ بنایا اور باقی حضرات کا نہ بنا اس کی کیا وجہ ہے؟

اعتراض نمبر۹۹۸:۔بہلیت کذائیہ مراسم عزاداری کے تارکین پر آپ کا کیا فتوٰی ہے!

اعتراض نمبر۹۹۹:۔مراسم عزاداری کے درجے کی تصریح کیجئے کہ فرض ہے یا واجب۔

اعتراض نمبر۱۰۰۰:۔مسلم ممالک میں سے اس سلسلے میں آپ کے ساتھ کونسا ملک عملی طور پر متفق ہے۔۔۔آپ کا فقیر دوست محمد قریشی نقشبندی عفاءُ اللہ